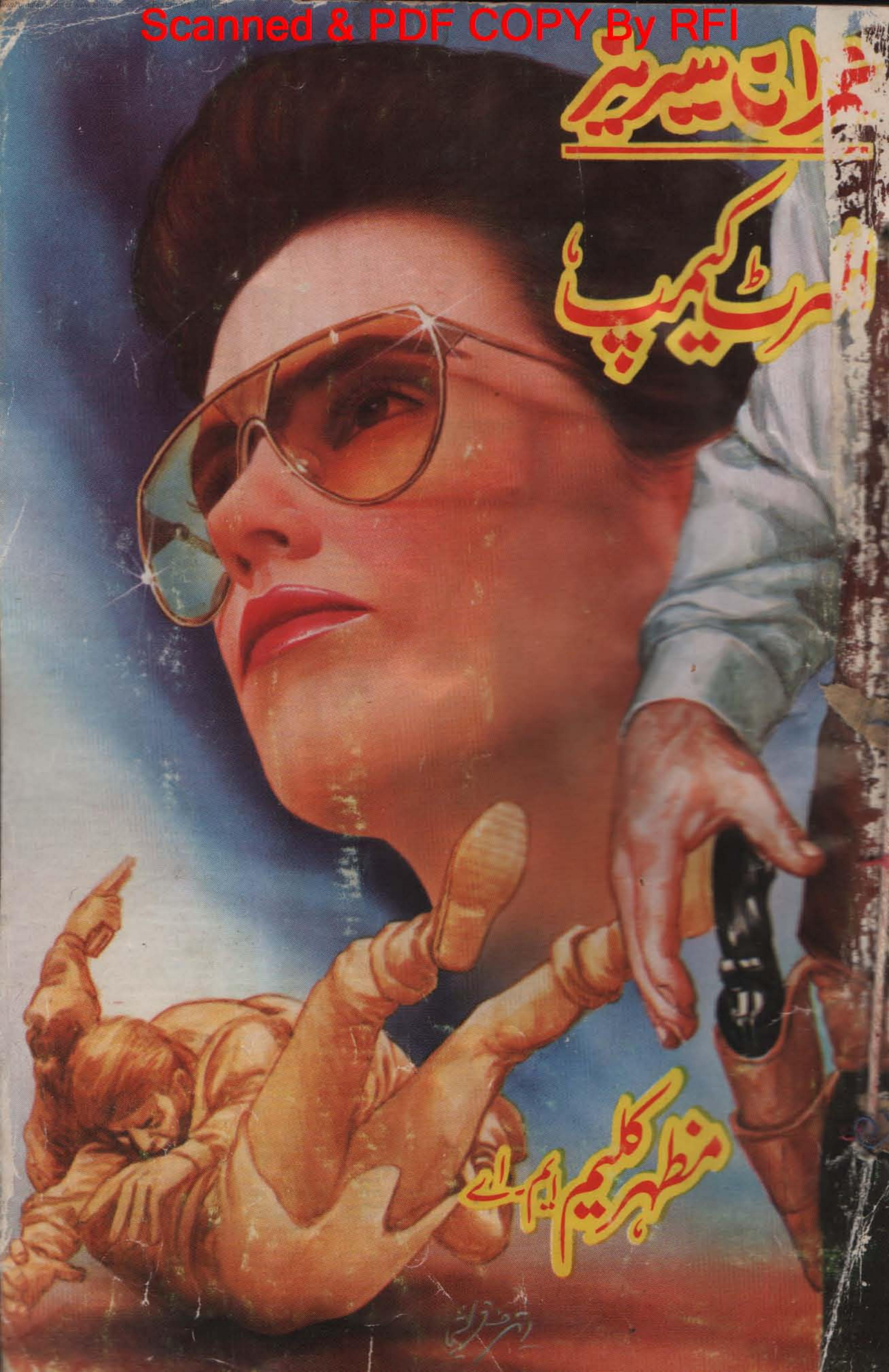


Scanned & PDF COPY By RFI

ارٹ سینچ

ٹکیب

منظور کلکمیں ایجاد



# Scanned & PDF COPY By RFI

الرٹکیپ

منظہر کلیم ایم لے

یوسف برادرز پاک گیٹ  
مدتاخ

# Scanned & PDF COPY By RFI

عمران نے چوہا بند کیا اور پھر ناشتے کو ٹڑے میں رکھ کر وہ ٹڑے اٹھائے باوری جی خانے سے نکل کر ڈر انگ رومن کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا علیہ خاص انخراپ ہوا تھا۔ ہاتھوں اور کپڑوں پر بڑے بڑے دبھے تھے۔ منہ پر کئی جگہ کالک لگی ہوئی تھی اور اس حالت میں وہ خاصاً مفعک نہیں لگ رہا تھا۔ سلیمان کئی روز سے چھٹی پر اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔ اور عمران کو صبح صبح اٹھ کر ناشتے کے لئے کسی ہوٹل کا رخ کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے آج عمران نے فیصلہ کیا کہ وہ ناشتہ خود بنائے گا۔ یونکہ اس کے خیال کے مطابق دنیا میں سب سے آسان کام ناشتہ کی تیاری ہے۔ بس انہوں نے یہم پرشت کئے۔ تو سوں کوینک کر ان پر مکھن لگایا۔ دیلے میں چینی اور دودھ ڈال کر ڈش تیار کی۔ اور پھر چائے کی کیتنی

# Scanned & PDF COPY By RFI

" لا چوں دلاتوہ۔ اگر ناشتہ تیار کرنے میں اس قدر عذاب بھگتنا پڑتا ہے تو کھانے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہو گا۔ یہ باد رچی کیرمی تو ہماری جاسوسی سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔ میں خواہ مخواہ غریب سیلیمان پر برستا رہتا ہوں۔ لیں آج سے اس کی تخریج ڈبل ۔۔۔ وہ تو داقعی مظلوم ہے "۔۔۔ عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور ٹوٹے لائکر میز پر رکھی اور خود ہاتھوں پر لگے ہوتے دھیے صاف کرنے کے لئے باختہ روم کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ کال بیل بجھنے کی آداز سنائی دی۔ آداز مسلسل آرہی تھی۔

" ارے کیا آفت آگئی۔ ذرا ملکہ دھو کر ناشتہ تو کرنے دو۔ اتنی مشکل سے تو یہ ناشتہ تیار کیا ہے "۔۔۔ عمران نے رو دینے والے ہجھے میں کہا۔ لیکن گھنٹی تھی کہ مسلسل بچے جا رہی تھی اور آخر مجبوراً عمران کو باختہ روم جانے کی بجائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنا پڑا۔

" کیا مصیبت ہے "۔۔۔ عمران نے انتہائی جھلاکے ہوئے ہجھے میں کہا اور دروازہ کھول دیا۔

" کیا تم بھرے ہو گئے ہو سیلیمان۔ گھنٹی کی آداز نہیں سنتے " دروازے پر کھڑی ایک بودھی عورت نے عمران سے بھی زیادہ جھلاکے ہوئے ہجھے میں کہا۔ اس کی ہاتھوں پر ہوئے پیششوں کی عینک لگی ہوئی تھی۔ اور بیاس سے وہ متوسط طبقے کی بزرگ عورت لگ رہی تھی۔

چوہے پر چوڑھا کر اسی میں پانی ابالا۔ چائے کی پتی کے دو ٹین پچھے اس میں ڈالے۔ دودھ اور چینی ڈالی۔ اور بس ناشتہ تیار ہو گیا۔ لیکن اب جب کہ وہ ناشتہ تیار کرنے کے باد رچی خانے سے نکل رہا تھا۔ تو اب اس کا نیال قطعاً بدل چکا تھا۔ اب اس کے نیال کے مطابق دنیا میں سب سے مشکل کام ناشتہ تیار کرنا تھا۔ کیونکہ انہوں نے نیم برشت ہونے کی بجائے اس قدر کیک سکتے تھے کہ چٹانوں کا روپ دھار چکے تھے۔ چائے کا چاندنی ابل کر کر بار اس کے ہاتھوں کو جلا چکا تھا۔ چینی کی بجائے وہ نہک ڈال بیٹھا تھا۔ اس لئے اُس سے دوبارہ چائے بنانی پڑی۔ چوہا جلتے جلتے بند ہو جاتا تو جب تک وہ چوہے کو دوبارہ درست حالت میں لے آتا۔ چائے اس دورانِ کھٹنڈی اور بدمزہ ہو چکی ہوتی۔ تو سس یا تو پچھے رہ جاتے یا پھر بالکل جمل جاتے۔ دیلے میں دودھ نیادہ پڑھاتا تو وہ دیلے کی ڈش کی بجائے دودھ کا گلاس بن جاتا اور کم دودھ ڈالتا تو دلیہ اس قدر گاڑھا ہو جاتا کہ جیسے آٹا نہ رہا ہوا ہو۔ اس لئے تقریباً دو گھنٹے کی زبردست مشقت کے بعد جب وہ ناشتہ تیار کرنے میں کامیاب ہوا تو اُس سے خطرہ تھا کہ انہوں ناشتے کی شکل کسی شریف آدمی نے دیکھ لی تو وہ اُس سے انسان کی بجائے کسی جنگل سے منفرد رجانور ہی سمجھے گا۔ لیکن اب چونکہ وہ بڑی طرح تنگ آچکا تھا۔ اس لئے بس جیسا بھی ناشتہ بناتھا وہ اُس سے ٹڑے میں اٹھا کر نکل آیا تھا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

"بھلی کابل تو کیا سیمان آپ کو بھلی فراہم کرتا ہے۔ وادہ۔ اچھا سائیڈ بنس ہے" — عمران نے یہر ت بھرے انداز میں کہا۔

"سیمان بہت اچھا ہے۔ وہ نہ صرف میرا میں اپنے پاس سے اداکرتا ہے بلکہ بنک میں جا کر بل ادا بھی کر لتا ہے۔ میں بوڑھی غریب عورت ہوں۔ یہاں سے دس فلٹ دو رہتی ہوں۔ میں خود تو جا کر لائے میں کھڑی نہیں ہو سکتی لیکن اب کیا ہو گا۔ آج اگر بل نہ بھرا گی تو وہ بھلی والے ۲۰ کر بھلی کاٹ دیں گے اور پھر میرے پاس پیسے بھی نہیں ہیں" — بڑھیا کا ہجہ واقعی تھوڑا تھا۔ اور اب بات عمران کی سمجھی میں آج گئی تھی۔

"تو کیا ہوا بوڑھی اماں۔ سیمان صاحب نہیں ہیں تو کیا ہوا میں ان کا نوکر موجود ہوں۔ لائیے بل بھے دیکھیے میں آجھی جا کر بھر آتا ہوں" — عمران نے سر ملا تے ہوئے کہا۔

"لیکن پیسے۔ وہ کہاں سے آئیں گے۔ میرے پاس تو نہیں ہیں۔ پورے چوالیں روپے اپنخاں پیسے کا بل ہے" — بوڑھی اماں نے شکستہ ہجھے میں کہا۔

"آپ پیسوں کی فکر نہ کریں۔ میں نے صبح ہی سیمان صاحب کی جیب سے چھاں روپے کا نوٹ اڑایا ہے۔ میرا تو خیال تھا آج جی بھر کر گول گپے کھاؤں گا۔ لیکن چلو گول گپے پھر کھاؤں گا۔ آپ کابل بھر دیا ہوں" — عمران نے کہا۔

"لاخول ولا قوتہ۔ مجھ پہلے ہی تمہاری شکل دیکھ کر یہی اندازہ

کیا بات ہے اماں۔ ویسے اس عمر میں سبھی تمہاری انگلی میں اتنی قوت ہے کہ اتنی دیر تک مسلسل گھٹی بجا سکتی ہو تو جوانی میں کیا ہوتا ہو گا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ادہ۔ تم کون ہو۔ کیا سیمان کے نوکر ہو" — بڑھیا نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماں۔ میں اس کا نوکر ہوں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ خود کہاں گیا ہے" — بڑھیا نے قدر میں مایوس سے ہجھے میں کہا۔

"صاحب دور میں گیا ہوا ہے۔ آج انٹریشنل باؤرچی ایسو سی ایشن کی سالانہ میٹنگ میں۔ اور وہ اس کا صدر ہے" — عمران نے بڑھے مدد بانہ ہجھے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو بڑا غصب ہو گیا آج تو آخری تاریخ ہے" — بوڑھی اماں نے انتہائی مایوس ہجھے میں کہا۔

"آخری تاریخ ہے۔ کیا مطلب۔ کیا عذر رائیل نے آپ کو ہوت کی باقاعدہ تاریخ دے رکھی ہے" — عمران نے چونک کر کہا۔

"تم واقعی بھرے ہو۔ یہ سیمان کو کی سوچی کہ تم جیسے احمد اور بھرے کو نوکر رکھیا اس نے۔ میں بھلی کے بل کی آخری تاریخ کہہ رہی ہوں۔ تم پتہ نہیں کیا کیا بلے جا رہے ہو" — بڑھیا نے انتہائی غصیلے ہجھے میں کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

”نہیں۔ تم شکل سے ہی اچھے لگتے ہو۔ تم نے اُسے رقم دا پس نہیں کرنی۔ تم پہلے باقی پسے نکالو۔ میں خود اُسے دوں گی۔ نکالو پاپخ رد پے آکا دن پتیے۔ جلد ہی نکالو۔ اور ہمارا تم میرے ساتھ چلو۔ اور میرے سامنے بل بھرو۔ مجھے تم پر قطعی اعتبار نہیں ہے۔“ بوڑھی اماں نے اس بار سمجھا کہ یہ میں کہا۔

”داح۔ حساب میں تو کمپیوٹر سے بھی تیز ہو۔ اتنی جلد ہی تقاضا کا حساب لگایا۔ اب میرے پاس ٹوٹے ہوئے ہے۔ میں ہی آپ کو دوں گا۔ اب تو آپ کی تسلی ہو گئی۔“ عمران نے مسکرا تے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تم میرے ساتھ چلو۔ بل بھرو اور بل اور باقی رقم مجھے دو۔ تم پہ میں ہرگز اعتبر نہیں کر سکتی۔“ بوڑھی اماں نے سخت لمحے میں کہا۔

”اچھا۔ آپ اندر آ کر بیٹھیں۔ میں ناشتہ کر لوں۔ پھرے بل لوں پھر آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔“ عمران کو خدا کا متحسار ڈالنے ہی پڑے۔

یہ وقت ہے ناشتہ کرنے کا، کوئی ضرورت نہیں۔ ناشتہ کرنے کی۔ اور تم نوکر ہو۔ اسٹ صاحب تو نہیں ہو۔ پھرے بل کر جاؤ گے۔ ایسے ہی چلو۔ چلو۔“ بوڑھی اماں نے کہا۔

ہورہا تھا کہ تم چور گئے ہو۔ پتہ نہیں سیمان نے کیا دیکھ کر تمہیں نوکر کہا یا ہے۔ اب چوری کی رقم سے بل بھرو گے۔ نہ میں اپنی عاقبت کیوں غراب کر دیں۔ ٹھیک ہے کاٹ دیتے ہیں تو کاٹ دیں بھلی میں اندھیرے اور گرمی میں جی لوں گی۔ لیکن چوری کی رقم سے بل بھرا جائے لا حول ولا قوہ۔“ بوڑھی اماں نے بڑے غصے لمحے میں کہا اور واپس ٹھنڈنے لگی۔ ”ارے ارے۔ بوڑھی اماں۔ وہ تو یہ مذاق کر رہا تھا۔ صاحب نے مجھے خود پیے دیتے تھے۔ اور بتایا تھا کہ آپ آئیں گی تو آپ کابل بھرنا ہے۔“ عمران نے جلد ہی سے کہا۔

”اچھا۔“ دیکھا کتنا اچھا ہے سیمان۔ اللہ تعالیٰ نے جزا دے۔ سنجانے کشنه غریب اُسے دن رات دعائیں دیتے ہیں۔ کتنے پیے دیتے ہیں اس نے“ بوڑھی اماں نے اس بار خوش ہو کر کہا۔

” بتایا تو ہے۔ پچاس روپے دیتے ہیں۔“ عمران نے زپھ ہو کر جواب دیا۔ دیتے تو اب وہ دل ہی دل میں ناشتے پر فاستحکم پڑھ پکا تھا۔

”لیکن بل تو چوالیں روپے اپنخاس پیے کا ہے۔“ بوڑھی اماں نے چونک کر کہا۔ ”تو کیا ہوا۔ میں باقی رقم صاحب کو واپس کم دوں گا۔“ عمران نے کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

باز دیکڑ کر کس سے سائیڈ سینٹ پر زبردستی بھاتے ہوئے کہا  
اور پھر دروازہ بند کر کے وہ گھوم کر دوسرا ہی طرف آیا۔ اور  
سٹرنگ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمجے کار ایک جھٹکے سے  
آگے بڑھی تو بڑھیا کے حلق سے چین نکل گئی۔

"اے اے اے بچاؤ بچاؤ" یک لخت بھی نہ  
کوک بھری گڑیا کی طرح پختا شروع کر دیا۔ اور عمران نے  
یک لخت گھرا کر پریک لگانی تو بڑھیا کا سر زور سے  
دنڈ کر کہن سے جا گکرایا۔

"اے خدا تمہارا ابڑھ غرق کرے۔ تمہاری قبر میں  
کرڑے پٹیں میرا سر توڑ دیا۔ ہائے ہائے" بڑھیا  
نے بے اختیار دنوں ہاتھوں سے سر کپڑ کروں سے کوتا  
شروع کر دیا۔

"تو آرام سے جیونا۔ یہ بچاؤ بچاؤ کیا تھا" — عمران  
نے جھلانے ہونے لے چکے میں کہا۔ وہ آج تک دوسروں  
کو جھلا ہبھت میں بستلا کر دینے کا عادی رہا تھا۔ لیکن شاید  
زندگی میں یہی بار اس بڑھیا کے ہاتھوں وہ خود جھلاہت  
میں بستلا ہو گیا تھا۔

"اے تمہیں کار چلانی تو آتی نہیں۔ بس بیٹھ گئے۔ پہچہ ہاتھ  
میں کپڑ کر۔ اس طرح چلاتے ہیں کار۔ یک لخت بھگا دی۔  
کسی دیوار میں مار دیتے تو تمہارا اکیا جاتا۔ مجھ بورھی کی ہڑیاں  
ٹوٹ جاتیں۔ چلو یہی نچے اترد۔ ہم پیدل جائیں گے" — بڑھیا

"اچھا چلو۔ آج پتہ نہیں بیچ کس کا منہ دیکھ لیا تھا"

عمران بڑھاتے ہوئے باہر نکل آیا۔  
"آئینہ دیکھا ہو گا۔ تم سے زیادہ منحوں شکل اور کس کی ہو  
سکتی ہے" — بڑھیا نے جواب دیا اور عمران اس کے

نوب صورت بواب پر داتھی دل کھول کر نہیں پڑا۔ بڑھیا اس سے بھی دوڑا کہ آگے ثابت ہو رہی تھی۔

عمران نے دروازہ بند کیا۔ تالا لگا کر جانی دہیز کے  
پیچے کھسکائی اور پھر سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"اے اے اے۔ کہاں بھاگے جا رہے ہو۔ آہتہ چلو" بڑھیا نے تیز لمحے میں کہا۔

"تم یہی نچے آؤ۔ میں اتنی دیر میں کار نکال لوں" — عمران  
نے جلدی سے کہا۔ اور پھر انہی تیزی سے سیڑھیاں اترتا  
ہوا یہی سڑک پر آ گیا۔ اس نے گراج کا دروازہ کھول  
کر کا۔ باہر نکالی تو اس وقت بڑھیا آہتہ سیڑھیاں  
اتھی ہوئی یہی نچے پہنچی — کار دیکھ کر اس کے پہرے  
پر داتھی زلزلہ سا برپا ہو گا تھا۔

"یہ کس کی کار ہے" — بڑھیا نے چیرت  
سے اس نوب صورت اور جہیہ ماذل کی نوب صورت کار  
دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم اندر بیٹھو۔ اماں تمہیں آم کھانے سے مطلب ہوں  
چاہیے۔ گھٹلیاں بگنے کا فائدہ" — عمران نے بڑھیا

# Scanned & PDF COPY By RFI

ادہ ادہ - بُریک - تمہارا مطلب ہے اس کی بُریک نہیں ہے۔ ادہ - پھر یہ رکے گی کیسی - یا اللہ میں بُلیجے بُٹھائے کس مصیبت میں پھنس گئی۔ اس سے تو اچھا تھا وہ بُجلی ہی کاٹ جاتے ۔۔۔ بُڑھیا نے اب باقاعدہ خوف سے مدعا شروع کر دیا۔

ادے کا رکی بُریک کی بات نہیں کر رہا۔ نہ دس بُریک ڈاؤن کہہ رہا تھا ۔۔۔ عمران نے کہا۔

وہ کیا ہوتا ہے ۔۔۔ بُڑھیا نے رُدنابند کر کے پڑے مخصوص ہے ابھی میں کہا۔

کاروں کی بیماری ہوتی ہے۔ میں صرف ڈرائیوری نہیں کاروں کا ڈاکٹر بھی ہوں ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ادہ اچھا اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں بھی سوچ رہی تھی۔ کہ تمہاری شکل ڈنگر ڈاکٹروں سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن یہ تم جا کہاں رہنے ہو۔۔۔ اچاک بات کرتے کرتے بُڑھیا نے چونک کہ پوچھا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

بل بھرنے ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

ادے۔ تمہارا ستیاناں۔ یہ تم نمھے انداز کے کہاں لے جائے ہو۔ بل بھرنے والا بُنک تو قریب تھا۔ یہ تو تم کسی شی سڑک پر آگئے ہو۔۔۔ بُڑھیا نے اس بار قدمے خوف زده ہیجے میں کہا۔ اور عمران بُڑھیا کی بات پر اس قدر

نے دروازہ کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے آہستہ سے ڈاؤن گئے بُڑھادی۔ اچھا اب آہستہ چلا دی گا۔ تم فکر نہ کر دیں۔ عمران صاحب نے مجھے اس کا رکا ڈرایور رکھا ہے ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈرائیور ۔۔۔ ادہ تو تم ڈرائیور ہو۔ ادہ دہ بھی اس قدر خوب صورت کا رکے۔ شکل دیکھی ہے اپنی۔ مجھے تو تم سڑکیں کوٹھنے والے اینجن کے ڈرائیور لگتے ہو۔۔۔ بُڑھیا نے کہا۔ ادہ عمران نے ایک بار پھر دل کھول کر قہقہہ لگایا۔ آج ماں قی سیر کو سوا سیر جکر گیا تھا۔

میں نے تو اس سے بھی زیادہ خوب صورت کا ریس چلانی پڑیں۔ لیکن پھر سنجانے کیا ہوتا ہے۔ وہ کامیں خود بخود نہ کھی۔ کسی دیوار یا کسی سڑک سے جا کر فکر ا جاتی ہیں۔ اور مجھے ننھے سرے سے نوکری ڈھونڈھنی پڑتی ہے۔

عمران نے کہا۔ وہ بھی اب لطف لینے لگا تھا۔

ارے ارے۔ رد کو۔ رد کو۔ مجھ پہلے ہی خطرہ تھا۔

بُڑھیا ایک بار پھر پختے لگی۔

زیادہ اپنی آداز میں نہ چھوڑ بوڑھی اماں۔ درد کا رکو اخلاق قلب ہو جائے گا۔ اور پھر اخلاق قلب ہو گیا تو اس کا نہ دس بُریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے ۔۔۔ عمران نے سر ٹھاتے ہوئے کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

عمران نے یہر بھرے لیجے میں کہا۔  
”بل بھرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ اور کس لئے کھڑے

ہیں۔ تم مجھے وہ پچاس کا نوٹ ترکوا کر لے گایا دو۔ اور خود لائے  
ہیں کھڑے ہو جاؤ۔ میں تو اتنی دیر یہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ میں تو  
دالپس گھر جاؤں گی۔“ — بڑھانے کے کہا۔

”ارے خدا کی یناہ۔ اس قدر لمبی لائے۔ ارے یہ تو سارا  
دن لگ جائے گا ایک بل بھرتے بھرتے اور کھڑے کھڑے  
ٹھانگیں سوچ جائیں گی۔ گردے فیل ہو جائیں گے۔“ — عمران  
نے کار کا در داڑھ کھو لئے ہوئے کہا۔

”تو اور کیا۔ تمہارا ایصال تھا کہ بنک والے تمہارے  
انتظار میں بیٹھے ہوں گے کہ تم کب آؤ اور وہ بل بھر دیں۔  
یہ نوبل۔ لیکن وہ لے گایا۔“ — بڑھانے اینی چادر کے  
پلو کی گانٹھ کھول کر اس میں سے مٹا ترکابنکال کر عمران  
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”واہ۔ میں سلیمان صاحب کا نوکر ہوں۔ مجھے کیا ضرورت  
ہے لائے میں لگنے کی۔“ — عمران نے کہا۔ اور بیل کے کر  
تیزی سے بنک کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا بات ہے۔ بل بھرنا ہے۔“ — در داڑھے پر  
کھڑے مسلح چوکیدار نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روکنے ہوئے  
کہا۔ اس نے شاید عمران کے ہاتھ میں کپڑا ہوابل دیکھ  
لیا تھا۔

زور سے ہنسا کہ کار تیزی سے ڈولی اور سیدھی سامنے والے  
ٹرک کی طرف بڑھی۔ اور بڑھیا کے حلق سے اس قدر خوفناک  
پیچنگھی کہ عمران داقعی گھر آگی۔ اور لفتنا اس گھر امتحن۔ میں  
خوف ناک ایکسٹرنٹ ہو جانا یقینی تھا۔ لیکن عمران نے  
لاشور می طور پر سینگ موڑ کر ٹرک سے ہونے والا ایکسٹرنٹ  
بال بال بچا لیا۔

”کہاں ہے وہ بنک جہاں۔ یہ بل بھرا جاتا ہے۔“  
عمران نے کار سیدھی کرتے ہوئے پوچھا۔

”وہ وہیں فلیٹ سے آگے۔ خدا کے لئے جلدی واپس  
چلو۔ میرا تو خوف سے دم نکلا جا رہا ہے۔“ — بڑھانے  
روتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ذرا آگے جا کر کار موڑ  
لی اور پھر واپس چلنے لگا۔ گواہ سے ساری دنیا کی معلومات  
رمہتی تھیں۔ لیکن آج اُسے پتہ چلا تھا کہ اُس سے تو یہ بھی معلوم  
نہیں کہ بھلی کا بل بنک میں بھرا جاتا ہے اور وہ بنک فلیٹ  
کے قریب ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس فلیٹ کے  
قریب پہنچ گیا۔ اور پھر بڑھیا کی رہنمائی میں وہ ایک عمارت  
کے سامنے پہنچ ہی گیا جس پر بنک کا بڑا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔  
لیکن عمران نے دیکھا کہ وہاں ایک کھڑکی کے سامنے  
لوگوں کی ایک لمبی قطار موجود تھی جو گھوم کر ٹرک کی سائیڈ سے  
ہوتی ہوئی بخانے کہاں تک چلی گئی تھی۔  
”یہ لوگ یہاں کیوں قطار بنائے ہوئے کھڑے ہیں؟“

# Scanned & PDF COPY By RFI

"اے اے کون ہو تم۔ کیا بات ہے"۔ میجر نے  
نے چونکہ عمران کی طرف دیکھا جس کا حلیہ اور پکڑتے  
دونوں ہی انتہائی مفحوم کہ خیز ہو رہے تھے۔

بجھے سیمان صاحب نے بھیجا ہے۔ یہ بل بھرنا ہے۔  
عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔  
سیمان صاحب۔ "وہ کون ہیں"۔ میجر نے  
بھی دسی سوال کیا جو چوکیدار نے کیا تھا۔

"ڈاکٹر یکٹر جزل سنٹرل انٹلی جنس سر رحمان کے لڑکے  
عمران کا بادرپھی ہے۔ اتنا تعارف کافی ہے یا مزید بھی کروں"۔  
عمران نے کہا۔

کیا کیا۔ ڈاکٹر یکٹر جزل سنٹرل انٹلی جنس۔ اودہ اودہ  
کہاں ہے بل۔ دکھاہ بجھے۔ میجر نے بوکھلا کر کھڑے  
ہوتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے بل اور ساتھ ہی جیب سے پچاس کا نوٹ  
نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ اور میجر بل اکھانے تے خود  
باہر کی طرف بھاگ پڑا۔ اور عمران اس کی بوکھلا ہٹ پر  
لے اختیار مسکرا دیا۔ وہ کار و باری افراد جو کہ پہلے عمران کو  
دیکھ کر ناگوار سے انداز میں ہونٹ بھینچے یعنی پہلے یکدم عمران  
کی طرف متوجہ ہو گئے۔

جناب آپ تو سر رحمان کے خاص آدمی ہوں گے  
میرا ہمی ایک کام ہے جناب۔ اگر آپ کہا دیں تو میں آپ

"ہاں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے بجھے میں  
جواب دیا۔

"تو ادھر جا کر لائن میں کھڑے ہو جاؤ۔ ادھر کیوں منہ  
اٹھائے آرہے ہو"۔ چوکیدار نے انتہائی تنفس  
لے چکے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے لائن کی طرف اشارہ  
کر دیا۔

"مم۔ مگر میں تو سیمان صاحب کا نوکر ہوں  
میں کیسے لائن میں کھڑا ہو سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔  
"سیمان صاحب۔ "وہ کون ہیں"۔ چوکیدار  
نے یہاں ہو کر پوچھا۔

"اے تم سیمان صاحب کو نہیں حانتے۔ کمال ہے۔  
اس کا نام سن کر تو بنا کا میجر دس دفعہ سلام کرتا ہے۔ آخر  
دو انٹرنیشنل گاہ ایسوی ایش کے صدر ہیں"۔ عمران  
نے جان بوجھ کر بادرپھی کی بجائے گاہ کا لفظ استعمال کیا تھا۔  
"اچھا۔ اچھا۔ ٹھیک ہے"۔ چوکیدار نے حب توقع  
ستھتے ہوئے کہا۔ انٹرنیشنل اور ایسوی ایش کے ساتھ صدر  
کے الفاظ ہی چوکیدار کے لئے کافی تھے۔

اور عمران مسکرا تاہم اندرون داخل ہوا۔ اور سیدھا میجر کے  
کمرے میں پہنچ گیا۔ دہماں چار پانچ کار و بارے می قسم کے افراد  
 موجود تھے۔ اور میجر میں فون پر کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ عمران  
بڑے اطمینان نے جا کر صوفی پر بیٹھ گیا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

بولنا ہو گا اور اس کے بعد تم سر رحمان کی جیب میں اور چالان پھٹ کر ردی کی ٹوکرہ میں۔" لیکن جناب میں بھی غریب آدمی ہوں" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اچھا میں سمجھ گیا۔ آپ کی خدمت تو انتہائی ضروری ہے" — موئی ڈوند دالے نے سہر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور جلدی سے جیب سے پانچ پانچ سو کے دونوں نوٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ عمران نے دونوں نوٹ باتھیں کپڑے۔

بس آپ نے جا کر نوٹوں کا بندل میز پر رکھنا ہے اور کہنا ہے جناب میں اس سے زیادہ رشوت نہیں دے سکتا۔ لفظ رشوت آپ ضرور استعمال کریں گے۔ یہ کوڑ درڑ ہے۔ اگر آپ نے یہ لفظ استعمال نہ کیا تو پھر نہ صرف آپ کا چالان نہیں پھٹے گا بلکہ سر رحمان آپ کو دفتر سے بھی باہر نکال دیں گے۔ جب آپ رشوت کا لفظ میں گئے تو پھر وہاں ایک زبردست ڈرامہ کھیلا جائے گا۔ سر رحمان غصے کی شدت سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ آپ پرچمیں گے چلائیں گے اور کہیں گے کہ آپ رشوت دیتے ہیں۔ میں آپ کو تکرار کردار دوں گا۔ لیکن آپ اپنے موقف پر اٹھے رہیں۔ بس ڈرامہ ختم، سر رحمان سمجھ جائیں گے کہ آپ واقعی صحیح آدمی ہیں۔ چنانچہ پولیس والپس چلی جائے

کی خدمت کر دل گا اور دعا میں بھی دل گا۔" — ایک موئی ڈوند دالے نے بڑے گھکھیاٹے ہوئے لجے میں کہا۔ "آپ کو سر رحمان سے کام ہے۔ اچھا نیا کام ہے" عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی میں۔ میرا صدر میں ہوٹل سے ہوٹل نشاط۔ بس جناب ڈپاں نجات نے کس طرح کوئی آدمی میثاث لے کر آگئا۔ وہ جناب میرا چالان ہو گیا۔ آپ صاحب سے سفارش کر دیں۔ وہ چالان پھوڑ دیں۔ میں آپ کی خدمت کر دل گا۔" موئی ڈوند دالے نے کہا۔

"اُرے یہ کون سی بڑی بات ہے۔ یہ کام تو سر رحمان برداہ راست کرتے ہیں۔ میں روز دیکھتا ہوں۔ آپ ایسا کہیں۔ بڑے نوٹوں کا ایک بندل لیں۔ اور سیدھے سر رحمان کے دفتر پہنچ جائیں باہر کھڑے چڑھا سی سے کہیں کہ آپ سپرینٹ نیٹ فیاض کی شکایت کرنے آئے ہیں۔ یہ کوڑ ورڈز ہیں۔ راس سے سر رحمان سمجھ جائیں گے کہ آپ ان سے چالان جھڑواانے کی بات کرنے آئے ہیں۔ بس جب آپ سر رحمان کے سامنے پہنچیں تو....."

عمران یکدم بات کرتے رک گیا۔

"تو جناب۔" — موئی ڈوند دالے نے انتہائی بے چینی سے کہا۔

بس ہی ایک خاص نقطہ ہے۔ آپ کو صرف ایک لفظ

# Scanned & PDF COPY By RFI

لادنے جیل میں گزر جائے گی۔ اسی نے جان بوجھ کر یہ ڈرامہ کھلا دیا۔ تاکہ ہر کام رشوت دے کر کرانے والوں کو کچھ سبق توہیر حال ملنا چاہئے۔

بکس سے باہر آ کر جب وہ کار تک پہنچا تو بڑھیا اُسے دیکھ کر غصے سے چخنے لگا۔

ادے تم اندر کیوں چلے گئے تھے۔ خواہ منواہ وقت غماٹ کیا۔ اب تک لائن میں کچھ تو آگے پہنچ چکے ہوتے ہوئے تم نے سوچا ہو گا کہ تم لاث ہا جب ہو کہ تمہیں لائن میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔ بڑھیا نے انتہائی غصے سے بچے میں کہا۔

بڑھی امام۔ آخرین سلیمان صاحب کا نوکم ہوں۔ سلیمان صاحب تمہارے بیل کا مینجر کو کہہ گئے تھے۔ اس نے جیسے ہی میں اندر گیا۔ مینجر نے بڑے ادب سے مجھے کوکی پیش کی۔ کوک کی بوتل پلانی۔ عمران نے سٹرنگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا تو تم اندر بیٹھے بوتل میں پیتے رہئے ہو۔ اور میں یہاں دھوپ میں ستر قی رہی ہوں۔ تمہیں شرم نہ لئی نوکم ہو کر بوتل پیتے ہوئے۔ بڑھیا نے انتہائی غصے سے بچے میں کہا۔

چو اگر آپ ناراض ہو رہی ہیں تو میں آپ کو بوتل پلا دیتا ہوں۔ اصلیتی۔ تو سوتا نوے روپے میں رکھ لیتا ہوں۔

گی اور آپ بھی ان کے ساتھ۔ عمران نے کہا۔ "لگ لگ میں بھی پولیس کے ساتھ" مونی تو نہ دالے نے انتہائی خوف زدہ بیجے میں کہا۔ "تو آپ دہاں ذفتر میں کیا بیٹھ کر آرام کرتے رہیں گے۔ جناب آپ کا کام ہو جائے گا تو آپ واپس توجایاں گے بس کام ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔ اور مونی تو نہ دالے نے سہ بلا دیا۔

"کمال ہے بھائی۔ اس ملک میں رشوت لینے کے لئے کیا کیا ڈرائے کھلے جاتے ہیں"۔ ایک اور آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی ڈرائے کھلنے کے لئے رشوت لی جاتی ہے۔ عمران نے کہا۔ اور وہ آدمی اس طرح سرہلانے لگا جیسے عمران نے واقعی کوئی گھری بات کہ دی ہو۔ اُسی لمحے مینجر والپس آیا۔ اور اس نے رسیدہ اور لقا یا رقم عمران کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا" اور کوئی حکم جناب پیرے لائی۔

"بس شکریہ"۔ عمران نے کہا۔ اور بل اور لقا یا رقم کے کوتیری سے باہر چل پڑا۔ دیے دے وہ جاتے جاتے اس ہوٹل کے مالک کو دیکھ کر دل سی دل میں بے اختیار ہنس پڑا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ یہ جیسے ہی سر رحمان کے سامنے رشوت کی رقم رکھے گا۔ اس کی باقی آدمی زندگی

# Scanned & PDF COPY By RFI

بندھنے لگی۔

"اے وہ بقايا۔ وہ کہاں ہے۔ اچھا تو تم اسے بھی ہضم کرنا چاہتے ہو۔ نکالو پانچ روپے آکا دن پیسے" بڑھا کو اچانک بقايا رقم یاد آگئی۔

کمال ہے۔ اس عمر میں ایسی یادداشت کہ ایک پیسے جی کم یاد نہیں رہا۔ یہ لو" — عمران نے مسکراتے ہوئے کو بوتل پلا دینا۔ اور بوڑھی اماں کو میرے آکاؤنٹ سے ایک ہزار روپے دے دینا۔ چنانچہ میں نے بوتل پی۔ اور آپ کے لئے ایک ہزار روپے لے لیا۔ اب آپ بوتل پینا چاہتی ہیں تو میں تین روپے خرچ کر کے بوتل آپ کو پلا دیتا ہوں۔ باقی نوسوتانوے روپے میرے" — عمران نے کار واپس فلیٹ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"اے اے۔ قدم داقتی اپکے ہو۔ نکالو۔ وہ ایک ہزار روپے جلدی نکالو" — بڑھانے انتہائی غضب ناک ہجھے میں کہا۔

"اچھا تو میں اب چور بھی بن گیا اور اچکا بھی" — عمران نے بے اختیار سنتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا سلیمان مجھے ملے گا تو میں اسے بتاؤں گی کہ اچکا ساری رقم ہضم کر رہا تھا اور بوتل بھی اس نے منفث تھیں لی ہے" — بڑھانے منہ بناتے ہوئے کہا۔ دیکھ کر، سے نیچے اتر کر وہ جلدی جلدی آگے بڑھ گئی جیسے سے خڑھ ہو کہ اور پکھ دیدیں رک گئی تو عمران لازماً اس سے

عمران نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"نوسوتانوے روپے کیا مطلب" بڑھانے بڑی طرح چونک کرو پوچھا۔

"وہ سلیمان صاحب میں جو کو کہہ گئے تھے کہ میرے نوکم کو بوتل پلا دینا۔ اور بوڑھی اماں کو میرے آکاؤنٹ سے ایک ہزار روپے دے دینا۔ چنانچہ میں نے بوتل پی۔ اور آپ کے لئے ایک ہزار روپے لے لیا۔ اب آپ بوتل پینا چاہتی ہیں تو میں تین روپے خرچ کر کے بوتل آپ کو پلا دیتا ہوں۔ باقی نوسوتانوے روپے میرے" — عمران نے کار واپس فلیٹ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"اے اے۔ قدم داقتی اپکے ہو۔ نکالو۔ وہ ایک ہزار روپے جلدی نکالو" — بڑھانے انتہائی غضب ناک ہجھے میں کہا۔

"یکن وہ بوتل" — عمران نے سہمے ہوئے ہجھے میں کہا۔

"لخت بھجو بوتل پی۔ وہ ایک ہزار روپے نکالو" — بڑھا نے غرتے ہوئے کہا۔ ایک ہزار روپے کی رقم کا سن کہ وہ داقتی پھر گئی تھی اور عمران نے جلدی سے پانچ پانچ روپے کے دہی دو نوٹ نکال کر بڑھانے کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ بڑھانے کا پھرہ خوشی سے انار کی طرح سرخ ہو گیا۔ اس نے بڑے اطمینان سے انہیں دو تین بار گتبا پھر اسے اپنی چادر کے پلو سے

# Scanned & PDF COPY By RFI

سلیمان کی دی ہوئی رقم چھین لے گا۔ اور عمران مسکراتے ہوئے شجے اترا۔ اس نے گیراج کھول کر کار اندر کی اور پھر گیراج بند کر کے وہ مسکراتا ہوا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ یکن جیسے ہی وہ دروازے کے سامنے پہنچا کیس لخت پوکاپ پڑتا۔ کیونکہ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے جو لیا۔ اور سیکرٹ سروس کے دوسرے ساتھیوں کے ہنستے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"یا اللہ رحم کر۔ بڑی مشکل سے ایک بڑھیا سے سچھا چھوٹا ہے تو ایک اور بوڑھی میم سے داسٹے پڑنے والا ہے۔" عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے خاصی اوپنجی آوازیں کہا۔ تاکہ جو لیا اور دوسرے ساتھی سن لیں۔ اور واقعی اس کی آواز سنتے ہی ڈرائیور روم میں خاموشی سی چھا گئی۔ اور مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

**ہلکے** نیلے رنگ کی کار جھیل کی طرف جانے والی سڑک پر دریافتی رفتار سے چلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ سیڑھیوں ایک دریافتی نے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی تھی جس کے کافل میں سنہرے رنگ کے بڑے بڑے بڑے بُندے کے کار کی رفتار کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ لمزرے میں تھے۔ لڑکی کے بال شانوں تک تھے۔ اور اس نے سیلیٹی رنگ کی شلوار قیضی پہنی ہوئی تھی۔ جب کہ نوجوان کے جسم پر بمدادِ رنگ کے قیمتی پیریے اور جدید تمادش کا سوٹ تھا۔

معلوم ہے عاطف سپلانی کس وقت پہنچ گی یہاں۔

لیکن مسکراتے ہوئے پوچھا۔

بس اتنا معلوم ہے کہ آج پہنچنے والی ہے۔ دیکھو کس

# Scanned & PDF COPY By RFI

"باس نے اڈہ بدل دیا ہے۔ اب اس نے فیصلہ کیا ہے کہ سرداز نیا اڈہ ہو گا۔ اور بس اس اڈے کا صرف اُسی کو علم ہو گا جسے بس آگاہ کرے گا" — عاطف نے جواب دیا اور لڑکی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ایک بات پوچھوں عاطف بُرا تو نہیں منادے گے" اچانک لڑکی نے کہا۔ اور عاطف پوچھ پڑا۔

"بُرا اور تمہاری بات کا۔ ڈین رضیہ۔ یہ تم نے کسے سوچ لیا" — عاطف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور لڑکی جس کا نام رضیہ تھا بڑے دلکش انہاں میں ہنس پڑی۔

"میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں عاطف کہ کیا اس تنظیم میں کام کر کے ہم اپنے ہی ملک کی جڑیں کو کھو کھلانہ نہیں کر رہے ہیں" رضیہ نے بڑے سخیہ ہجھے میں کہا۔

"کیا مطلب کیا کہنا چاہتی ہو تو" — عاطف نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ بس کا تعلق رو سیاہ سے ہے۔ اور یکنہ بس کا تعلق اپ لینٹہ کی ایک جنی حادث سے ہے۔ اس طرح تھرڈ بس کا تعلق کافرستان سے ہے۔ جب کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اور یہ یمنوں ملک مل کر پاکیشی میں ناجائز اسلحے کے ڈھیر لگائے چلے جا رہے ہیں رو سیاہ دالے یا اسلحہ بھیتے ہیں۔ حادثاً لے یہاں اس اسلحے کو استعمال

وقت آتی ہے" — نوجوان نے جس کا نام عاطف تھا۔ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا بات ہے۔ تم سے بھی اب یہ باتیں چھپیائی جانے لگی ہیں" — لڑکی نے یہ تھہ بھرے لمحے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جو تم سوچ رہی ہو۔ آج نخل کے حالات تو تم دیکھ رہی ہو۔ حکومت نے نگرانی انہائی سخت کر دی ہے۔ قدم قدم پر چکنیگ ہو رہی ہے۔ حکومت کے خفیہ اداروں کے بنے شمار افراد ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے بس نے بھی رازداری کچھ زیادہ ہی اختیار کر لی ہے" — عاطف نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی حالات بہت ٹائٹ جا رہے ہے ہیں لیکن ہماری سپلائی کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہاں کے سب اعلیٰ افسران تو ہماری مشہی میں ہیں۔ لمبی لمبی رقبیں ان کے گھروں میں پہنچنے پہنچ جاتی ہیں" — لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی وجہ سے ٹواب تک کسی نے ہم پر باتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کی۔ پھر بھی اختیاط اچھی ہوتی ہے۔" — عاطف نے جواب دیا۔ اور اسی لمحے اس نے کار ایک باتی رو کی طرف موڑ دی۔

"ادھر کیوں جا رہے ہے ہو" — لڑکی نے کار مڑتے ہی چونک کر پوچھا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

سے اس کی لاش واپس کی گئی اس صورت سے میری بوڑھی مال مرگی۔ جو مکان میری مال نے ساری عمر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر بنایا تھا۔ اس پر ایک بااثر آدمی نے قبضہ کولیا اور میری شپولیس نے سنی نہ حکومت نے میرے پاس رقم نہ تھی کہ میں خپچ کر کے اپنے مکان کا مقدمہ لٹھا۔ اس لئے میں بے یار و مددگار گیوں میں دھکے کھاتارہ گیا۔ اب دو صورتیں باقی رہ گئی تھیں کہ یا تو میں ڈاکو اور لیٹرا بن جاتا۔ یا پھر بھکاری۔ اور میں نے بھکاری بننے کی بجائے پہلا راستہ اختیار کر لیا۔ پھر میں نے اپنے باپ۔ بھائی۔ ماں۔ بہن کا بھرپور دل بھر کر انتقام لیا۔ میرے دل میں جو گھر بھڑک رہی تھی وہ کسی طور پر ٹھنڈی نہ ہو رہی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ پاکیشیا کے ایک ایک آدمی کو گویوں سے بھون ڈالوں۔ پورا ملک ہی تباہ کر دوں۔ اسی وجہ سے میری جرأت۔ بہادری کے ہر طرف چھپے ہونے لگئے۔ اور پھر بس کی نظریں مجھ پر پڑ گیئیں اور تجھی کہ میں اس تنظیم میں شامل ہو گیا۔ اب میری پشت پر میں خاتور ملکوں کی ایجنسیاں ہیں اور اب جو کام ہو رہا ہے اس سے یقیناً میرا انتقام ضرور پورا ہو گا۔ اس ملک کی آخر کار اینٹ سے اینٹ بچ جائے گی۔ یہاں کے ہر آدمی کو خون دیتا ہو گا۔ اس ملک کو تباہ ہونا ہی پڑے گا۔ عاطف کا بچہ اس قدر جذباتی تھا کہ رضیہ حرمت سے ۹ سے دیکھتی رہ گئی۔

کرنے کا ٹارگٹ منتخب کرتے ہیں اور کافرستان والے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اس اسلحے سے یہاں بے گناہ افراد کی خون کی ہولی کھلتے ہیں۔ اور یہ دھنہ دز بڑھتا جا رہا ہے۔ کیا اس سے ہمارا ملک تباہ دب باد نہ ہو جائے گا۔ — رضیہ کے ہاتھ میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔ "شکر ہے۔ تم نے یہ باتیں میرے سامنے کی ہیں کسی اور کے سامنے نہیں کیں۔ درنہ دوسرے لمبے ہم دونوں کی لاشیں کسی چوک پر پڑی نظر آتیں۔ پلیز رضیہ یہ باتیں اپنے ذہن سے کھڑج کر بکال دد۔ ہمیں ملک سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم تو اپھی طرح جانتی ہو۔ کہ میرے ساتھ اس سر ملک نے کیا سلوک کیا ہے۔ میرے بھائی کو یہاں کی پولیس پکڑ کر لے گئی اور پھر اس کی لاش واپس آئی۔" بے پناہ تشدد سے میرے بھائی نے دم توڑ دیا۔ حالانکہ اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ دہ ایک طالب علم تنظیم کا عہدے دار تھا اور حکومت کے خلاف باتیں کرتا تھا۔ اس کے بعد مجھ پر روزگار کے تمام دردماں بند ہو گئے۔ حالانکہ میں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ میرا باپ نبی کی وجہ سے خون تھوکتا مر گیا۔ اور میں اس کے علاج کے لئے رقم آکھتی کرنے کے لئے در بدر ٹھوکیں کھاتا رہا۔ میری چھوٹی بہن کو کالج جاتے ہوئے انہوںکا اور پھر ایک چھٹے بعد یہاں کے ایک وڈیوے کے قیمتے

# Scanned & PDF COPY By RFI

ہوئے کہا۔

"میری بات چھوڑو۔ میں کیا ہوں کیا نہیں ہوں۔ میں تو صرف تمہاری محبت کی خاطر اس دھنے کے میں ملوٹ ہوتی ہوں۔ لیکن میر اپنی بھجے مسلسل لعنت ملامت کرتا آ رہا ہے۔

رضیہ نے جواب دیا۔

"سو، ہی رضیہ۔ اب میں اتنا گے نکل چکا ہوں کہ اب واپسی کا کوئی راستہ باقی نہیں رہا۔ اب تو اس دھنے کے سے بخلنے کا راستہ صرف موت ہے۔ اور میں فی الحال مرننا نہیں چاہتا۔ بچریں خود تو یہ سارے دھنے نہیں کرتا۔ میرا کام تو صرف سپلانی کی نگرانی کرنی ہے اور انہیں مخصوص گوداموں تک پہنچانا ہے۔ باقی ٹارگٹس اور ٹارگٹس پر عمل درآمد کا کام تو دوسرے لوگوں کا ہے اور دوسرا لے لوگ کیا کرتے ہیں اور کیوں کرتے ہیں اس سے مجھے کی مطلب ہو سکتا ہے۔" — عاطف نے انتہائی سنجیدہ ہجھے میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی۔ میں بھر حال تمہارے ساتھ چل اچھے وقت میں بھی اور بُرے وقت میں بھی۔

رضیہ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"بس آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آئندہ اس قسم کے خیالات کا تمہارا تو ایک طرف تصور تکمیلہ اس کے ذہن میں نہیں آنا چاہیے۔ درست مجھے اپنے ہاتھوں تمہیں گولی مارنی پڑے گی۔" عاطف نے انتہائی سخت ہجھے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہو چکا ہے۔

"ادہ۔ تو تمہارے دل میں ملک کے خلاف اس قدر آگ بھری ہوتی ہے۔ لیکن عاطف ذرا سوچو کے کیا ایسے واقعات کافرستان میں نہیں ہوتے۔ رہتے کیا اپ لینڈ اور رویاہ دا لے سب فرشتے ہیں۔ کیا دنال جبرا و استحصال نہیں ہوا کرتا۔ میں مانتی ہوں کہ تمہارے ساتھ بہت زیاد تیاں ہوتی ہیں۔ لیکن کیا یہ زیاد تیاں پاکیشیا کے عوام نے کی میں۔ کیا انتقام لینے سے اس ملک سے جبرا و استحصال ختم ہو جائے گا۔ تم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ تمہیں یہ بات سوچنی چاہئیے کہنی کہ یہ تمہارا اپنا ملک ہے۔ اس کی تعمیر و ترقی تمہاری تعمیر و ترقی ہے۔ تمہیں لوگوںی نہیں کہنی کہ تو کیا ہوا تم مزدوری بھی کر سکتے ہی۔ چھوٹی موٹی ملازمت بھی کر سکتے ہی۔ لیکن تم تو صرف ڈپٹی مکثہ بننا چاہتے ہی۔ اب تمہاری کیا حیثیت ہے۔ تم ڈاکو، لیٹیرے، بد معاش، غنڈے سے اور ملک کے غدار بن چکے ہو۔ بظاہر تمہارے پاس بلے پناہ دولت ہے۔ نئے سے نئے ماظل کی کاریں ہیں۔ کمرشل بنس ہیں۔ کروڑوں کی جائیدادیں ہیں۔ اور تم بظاہر پاکیشیا کے انتہائی معزز شہری ہو۔ لیکن تم خود جانتے ہو کہ تم کیا ہو۔ کیا تمہارا اپنیہ واقعی مردہ ہو۔ کیا تمہارے ضمیر میں کبھی کوئی خلش سیدا نہیں ہوتی۔" — رضیہ جب بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔

"لیکن تم پر آخر یہ بھوت کیسے سوار ہو گیا ہے۔ تم خود بھو تو اسی کشنی کی سوار ہو۔" — عاطف نے ہونٹ بھینچتے

# Scanned & PDF COPY By RFI

"گھ۔ اس بار بہت بجا ری اور قیمتی کھیپ آرہی ہے۔ اس لئے اس بار تمہیں نگرانی بھی انتہائی سخت کرنی ہو گی" — باس نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر ہیں باس" — عاطف نے جواب دیا۔

"گھ۔ یہ لوفائل۔ اس میں سپلائی کے متعلق تمام تفصیلات موجود ہیں۔ تم نے اس بار پوائنٹ تھرٹی سے اسے لینا ہے۔ اور پھر گودام میں پہنچا کر مجھے رپورٹ دینی ہے" — باس نے سامنے میز پر رکھی ہوئی ایک سرخ رنگ کی فائل انٹا کر عاطف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ باس۔ کیا راستے میں چینگ کے سلے میں تم انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں" — عاطف نے فائل لے کر اُسے جیب میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"جب فائل تمہارے حوالے کی جاتی ہے تو تمام انتظامات پہلے ہی مکمل کر لئے جاتے ہیں۔ یعنی پھر بھی تم نے محتاط رہنا ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کی حب الوطنی اچانک جاگ پڑے۔ ایسی صورت میں تم جانتے ہو تمہاری کیا ذمہ داری ہوتی ہے" باس نے کہ خت میں کہا۔

"یہ باس" — فوری صفا یا۔ — عاطف نے جواب دیا۔ اور باس نے سر ملا دیا۔

"یہ سپلائی رات کو کسی وقت گوداموں تک پہنچے گی۔ اور

ہی اس نے کار ایک بڑی کوٹھی کے پھاٹک کی طرف موڑ دی۔ وہ اس وقت ایک رہائشی کا لوٹی میں موجود تھے۔ پھاٹک پہکار روک کر عاطف نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن سمجھایا تو پھاٹک خود پنجوں کھلتا چلا گی۔ اور عاطف کار اندر لے گیا۔ یہ خاصی بڑی اور وسیع کوٹھی تھی۔ برآمد میں میں مشین گنوں سے مسلح چار کر خدت پھر دل دالے آدمی خاموش کھڑے تھے۔ عاطف نے کار پورپر میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ دوسرا ہی طرف سے رضیہ بھی نیچے اتر آئی۔ اور پھر وہ دونوں آگے تیچھے چلتے ہوئے دریا فی راہداری سے گزر کر ایک بڑے کھرے میں داخل ہو گئے۔ یہ کمرہ شنگ روم کے انداز میں سمجھایا گیا تھا۔ یہاں پڑے بڑے صوف موجود تھے۔ اور ان میں سے ایک پر لمبے قد اور دبليے پتلے جسم والا ایک روسیا ہی بیٹھا ہوا تھا وہ شکل دصورت سے کوئی انجینئر لگتا تھا۔ اس کے چہرے پر خاص مولیے شیشوں والی عینک تھی۔

"آؤ عاطف بیٹھو" — اس روسیا ہی نے نشکن ہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں اس کے سامنے دالے صوف پر ہو دبان بیٹھ گئے۔

"نئی سپلائی کی دصولی کے لئے انتظامات مکمل کر لئے ہیں" روسیا ہی نے کہ خت ہجے میں پوچھا۔

"یہ باس۔ گوداموں کو چکر کریا گیا ہے" — عاطف نے جواب دیا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

نے بھی اٹھ کر بس کو سلام کیا اور پھر وہ بھی عاطف کے پیچھے نکرے سے باہر نکل آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو نوں کار میں بیٹھ دوبارہ شہر جاتے والی سڑک پر روان دوائی تھی۔

"بُخار نے یہ اسلحہ اب کہاں تباہی پھیلانے گا۔ بُخار نے کس قدر بلے گناہ دوگ مارے جائیں گے۔ بُخار نے کتنے گھرانے تباہ ہو جائیں گے۔" — رضیہ نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

یعنی عاطف نے نہ ہی کوئی جواب دیا اور نہ اس کی طرف مرکز دیکھا دہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

"تمہیں کہاں آتاروں رضیہ" — شہر پنج کو عاطف نے پوچھا۔

"میرے فیکٹ پر اور کہاں" — رضیہ نے کہا۔ اور عاطف نے سر ملا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک سڑک پر بنے ہوئے اپارٹمنٹس کے سامنے پنج کر رک گئی۔ اور عاطف نے انہیں بنہ کیا اور نیچے اتر آیا۔ رضیہ بھی باہر آگئی۔

"کیا تم بھی آؤ گے فیکٹ میں" — رضیہ نے چونک کہ پوچھا۔

کمال۔ آج کی ساری رات مصروف رہنا پڑے گا۔ اس سے یہ سوچ رہا ہوں کچھ دیکھ آدم ہی کر لوں" — عاطف نے کہا اور رضیہ نے مسکراتے ہوئے سر ملا دیا۔ لفٹ کے لیے وہ دونوں چند ہی لمحوں میں چوتھی منزل پر پنج گئے۔

ریس نے پرس سے چابی نکال کر ایک اپارٹمنٹ کا ذر واژہ کھولا۔

یہ اس وقت ڈیلوٹی پر ہوں گا۔ تم نے مجھے دہان فون کر کے رپورٹ دینی ہے۔ تم نے فون پر مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ فرض کی رقم کا بندہ ولبت ہو گیا ہے۔ — بس نے کہبیک ہے بس" — عاطف نے سر ملاہاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ یہ سخت لوگوں کیوں کرتے ہیں" — رضیہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں رضیہ۔ جس کام میں ہم ملوث ہیں یہ انتہائی سخت کام ہے۔ ہر قسم کے شک و شبہ سے بالآخر رہنے کے لئے ہمیں ہر قسم کا کام کرنا پڑتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج تک ہم پر کسی کو شک نہ ہو سکا ہے۔ میں مل میں انجینئر ہوں۔ عاطف بن لس کرتا ہے تم عاطف کی لیٹھی سیکرٹری ہو۔ اسی طرح مطلوب مل میں مزدوری کرتا ہے اور افریس اب ٹیکسی چلاتا ہے۔ اور بھی سب کارندے کوئی نہ کوئی کام کرتے ہی ہیں"۔

باس نے جواب دیا۔ اور رضیہ نے سر ملا دیا۔ جیسے بات اس کی سمجھیں آگئی ہو۔

"او۔ کے بس۔ اب مجھے اجازت دیجئے" — عاطف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ پوری اقیما طکرہ" — بس نے کہا۔ اور عاطف او۔ کے کہہ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ رضیہ

# Scanned & PDF COPY By RFI

"کوئی خاص بات نہیں ہے۔ بس کام کے بارے میں سچھا۔" عاطف نے چنگی لیتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"نہیں۔ کوئی اور بات ہے۔ ورنہ ایسی پلائیاں تو اکثر آتی رہتی ہیں تمہارے لئے تو یہ معمول کا کام ہے۔" رضیہ نے کہا۔

"اس بار بآس نے زیادہ سخت نگرانی کا کہا ہے۔ اس لئے بہر حال تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" عاطف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میری باتوں سے تم رنجیدہ ہوئے ہو تو میں معافی مانگ لیتی ہوں۔" رضیہ نے کہا۔

"اے نہیں ڈیڑ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے غداری نہیں کر سکتیں۔ اور بآس بھی اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ ورنہ شاید تم اب تک دس بار تقریباً پہنچ چکی ہوتیں۔" عاطف نے منتہی ہوئے کہا۔ اور رضیہ بے اختیار جھر جھری لے کر رہ گئی۔

"او۔ کے۔ اب میں چلتا ہوں مجھے ایک اور ضروری کام یاد کیا ہے۔ کل صبح دفتریں ہی ملاقات ہو گی۔ پھر یہم جشن کا کوئی خاص پروگرام بنایں گے۔" عاطف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ضرور ضرور۔" رضیہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور

اور دوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ تین مکروں کا لگزرمی خلیٹ تھا جسے انتہائی خوب صورت انداز میں سجا یا گیا تھا۔

"چائے کا ایک کپ تو پیوا دو۔" عاطف نے اندر داخل ہوتے ہی ایک کرسی پر آدم کرنے کے سے انداز میں لیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی بنالاتی ہوں۔" رضیہ نے کہا۔ اور تیزی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے کچن میں جاتے ہی عاطف پھر تیز سے اٹھا اور اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکالا۔ اور سایہ میز پر پڑے ہوئے ٹیکی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے جلدی سے اس کے ماڈل پس کا ڈھکن لکھولا۔ اور اس بٹن کو جس کے نیچے چکنے والی ٹیپ لگی ہوئی تھی۔ ایک پتی کے اوپر رکھ کر دبایا تو وہ بٹن اس پتی کے ساتھ چیک گیا۔ اس نے جلدی سے بٹن کے دریافتی حصے پر انگلی رکھ کر اس سے مخصوص انداز میں دبادیا، اور پھر ماڈل پس کا ڈھکن بند کر کے رسیور دوبارہ کہیٹل پر رکھا اور کسی پر آت کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد رضیہ چائے کے دو کپ اٹھائے کمرے میں آئی اور اس نے ایک کپ عاطف کی طرف بڑھا دیا۔ عاطف نے کپ اس کے ہاتھ سے یا اور آہستہ آہستہ چکیاں لینے لگا۔ "کیا بات ہے۔ آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہو۔" رضیہ نے دوسرا کپ ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھ کر پوچھا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

بات کم کے واقعی اس نے غلطی کی سے، عاطف اس دھنے سے بہت آگے تک پہنچا گیا تھا۔ وہ واپس نہیں آ سکتا۔ بلکہ اب وہ رفیعہ سے بھی کھٹک گیا تھا۔ اس لئے اس کا ردیہ رفیعہ سے انتہائی سرد مہری کا ہو گیا تھا اور کم از کم رفیعہ یہ بات بدداشت نہ کر سکتی تھی۔ وہ عاطف کو اس قدر چاہتی تھی کہ وہ اس کا بگڑا ہوا موڑ بھی بدداشت نہ کر سکتی تھی۔ لیکن اس کا ضمیر اُسے بار بار جھوڑ رہا تھا کہ اُسے لے گناہ افراد کے تحفظ کی غرض سے پکھا کرنا چاہیے۔ لیکن وہ کیا کو سکتی ہے۔ یہ بات اس کی سمجھیں نہ آ رہی تھی۔ اُسے ایچھی طرح معلوم تھا۔ کہ یہاں کی پولیس کے چھوٹے سے لے کر بڑے افسر تک سب کو تنظیم کی طرف سے باقاعدہ بھی رقمیں ملتی ہیں۔ اس لئے بجائے اس کے وہ کارروائی کوں انہوں نے عاطف کو اطلاع کر دینی ہے۔ اور پھر عاطف اُسے خود گولی مار دینے سے بھی باز نہ رہے گا۔ وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ عاطف کو بھی کوئی گزندہ پہنچے اور کسی طرح اس تنظیم کا بھی خاتمه ہو جائے۔ لیکن کوئی صورت اس کی سمجھیں نہ آ رہی تھی۔ اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں کونہ کے کی طرح لیکا۔ اُسے پنج کلاس فیلو ٹریا یاد آ گئی۔ تھی سنترل انٹیلیجنس کے ڈائیکٹر پریل سر رحمان کی بیٹی تھی۔ اور رفیعہ کو تو اپنے والد اور والدہ کی ایک ایکیڈٹر میں ہلاک ہو جانے کے بعد تعلیم جھوڑ کر سروس جائیں کہ فی پہنچی تھی۔ لیکن ثریا کے ساتھ اس کے

عاطف مسکراتا ہوا مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اس نے جاتے ہوئے دروازہ پند کر دیا تھا۔ لیکن رفیعہ کے ہونٹ پھٹ گئے تھے اور اس کی پیٹا فی پشکنیں سی پھیل گئی تھیں۔ عاطف کا ردیہ پہلے سے یکسر بدل گیا تھا۔ اس نے جاتے ہوئے اُسے خدا حافظ بھی نہ کہا تھا۔ اس طرح اٹھ کر چلا گیا تھا جیسے وہ یکسر اجنبی ہو۔ لیکن رفیعہ اُسی طرح خاموشی سے بیٹھی چاہئے پتی رہی۔ چاہئے کا کپ خالی کر کے وہ اٹھی۔ اور اس نے میز پر رکھا ہوا عاطف کا خالی کپ اٹھایا اور دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے ذہن میں ایک بھوپنچال سا آیا ہوا تھا۔ وہ کافی عرصے سے عاطف کے ساتھ تھی۔ اور اُسے عاطف کے اصل بُرنس کا پوری طرح علم تھا۔ لیکن آج تے پہلے اس نے کبھی اس بات کی پرواہ نہ کی تھی لیکن کل اچانک ایک کام کے سلسلے میں اُسے دوسرے شہر جانا پڑ گیا جہاں کل بہت بڑا فاد ہوا تھا۔ اس شہر کے رہنے والے دو گروپوں کے درمیان یہ فساد اس قدر شدت سے پھیلا تھا کہ اس نے شہر کی کئی کالوینیوں کو لپیٹ میں لے لیا تھا اور پھر فوج نے آ کر بڑھی مشکل سے اس سارے علاقے پر کنٹرول کیا تھا۔ لیکن رفیعہ نے جو حالات وہاں دیکھتے تھے اس نے اس کے ضمیر کو جھنچھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عاطف سے بات کرے گی۔ چنانچہ اس نے عاطف سے بات کی۔ لیکن اب اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ عاطف سے

# Scanned & PDF COPY By RFI

لگی۔ فون کرنا بے سود تھا۔ ہو سکتا ہے عمران اس کا نام ہی بھول گیا ہو۔ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ کل کوئی وقت نکال کر وہ اس کے قبیل میں جائے گی تاکہ اس سے تفصیلی بات ہو سکے۔ لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ پہلے وہ چیک کرے گی کہ عمران اس قابل بھی ہے کہ اس سے اتنی بڑی بات کی جائے۔ اگر اس نے اُس سے قابل سمجھا تو بات کرنے کی درندہ دا پس آجائے گی۔ یہ فیصلہ کر کے اُسے الہینا ہو گیا اور وہ اُنہوں کو بیٹھ ردم کی بڑھ گئی۔

ملاقات موجود تھے۔ کبھی کبھار سہر را ہے ان کی ملاقات ہو جاتی تو وہ کئی کئی گھنٹے ریستوران میں بیٹھی گپس لگاتی رہتی تھیں۔ ثیریا کبھی اکیلی گھر سے نہ نکلتی تھی۔ اس کے ساتھ ان کا پہ انا ملازم پابا ہوتا تھا۔ اُسے خیال آیا تھا کہ وہ ثیریا کو فون کر کے اُس سے ساری بات بتادے تاکہ وہ اپنے باپ کو کہہ کر اس تنیلجم کا خاتمه کر دے۔ لیکن پھر اس نے یہ خیال بدل دیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس طرح عاطف ٹارگٹ میں آجائے گا۔ اور وہ سر جمان کی عادات جانتی تھی۔ انہوں نے کسی کو بھی نہیں بختنا پھر آفردہ کیا کرے۔ یہی سوچتے سوچتے وہ واں اُک کمر سی پم بیٹھ گئی۔ لیکن کوئی صحیح بات اس کی سمجھی میں نہ آ رہی تھی۔ اچانک اس کے ذہن میں ثیریا کے بھائی عمران کی شکل ابھری اور وہ بیٹھ بیٹھے مسکرا دی۔ اُسے یاد آ گیا تھا کہ ثیریا کے ساتھ کئی بار اس کی عمران سے ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ وہ بے حد شرارتی اور منخرہ سانوجوان ہے۔ جسے اس کی اپنی عادات کی وجہ سے سر جمان نے گھر سے نکالا ہوا ہے۔ اور ثیریا نے ایک بار اُسے بتایا تھا کہ عمران ہیں کی کسی جاسوسی ایکنسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اُسے عمران کی طبیعت سے بھی دافیت تھی۔ وہ لازماً اس کی بات مان جائے گا۔ کہ عاطف کو کوئی گزندہ پہنچے اور اگر عمران سمجھنا کہ سکاتو کم از کم اس کے ضمیر کی خلش تودہ ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ سوچ کر اس نے عمران کا فون نمبر معلوم کرنے کے لئے ریستوران کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن پھر زدہ رک

# Scanned & PDF COPY By RFI

اللہ تعالیٰ نے مہمان بھج دیتے ہیں کہ خود بھی کھائیں گے۔ اور تمہیں بھی کھلائیں گے۔ اور ہے ہاں۔ یہ نے سنہرے جو لیں ناشستہ بنانے میں ایکپرٹ ہے۔ — عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

” مجھے کیا ضرورت پڑھی ہے تمہارے لئے ناشستہ بنانے کی۔ اور تم مہمانوں کو نوکر سمجھ رہے ہو ” — جو لیا نے پھاڑ کھانے والے بچے میں کہا۔

” تو اور کیا۔ نوکر وہ ہوتا ہے جو حکم مانے اور جو بہت زیادہ مانے اُسے مہمان کہتے ہیں یعنی بڑا نوکر یا انہی فرمابردار نوکر ” عمران نے فلسفہ بھکارتے ہوئے کہا۔

” مہمان کیسے فرمابردار نوکر ہو گیا یہ منطق میری سمجھ میں تو نہیں آئی ” — یکپیش شکیل نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ جو لیا کے ساتھ صفردار اور یکپیش شکیل تھے۔

” مہا جانتے ہو کے کہتے ہیں ” — عمران بات اعدہ سمجھانے پر اتر آیا۔  
” ہاں۔ مہابڑے کو کہتے ہیں ” — یکپیش شکیل نے بواب دیا۔

” گدھ۔ اب یہ بھی بتا دو کہ مان کے کہتے ہیں۔ چلو میں بتا دیتا ہوں۔ مان کا منصب ہے مان نے دالا۔ مہمان دو حروف پر مشتمل لفظ ہے۔ یعنی مہا اور مان۔ مہا مخفف ہو کر مہہ بن گیا۔ اس طرح جہاں کا معنی ہوا بہت مان نے دالا۔ اور جو بہت مانے اُسے

” یہ تم بوڑھی میم کے کہہ رہے تھے ” — عمران کے ڈرائیور میں داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھنے ہوئے جو لیا نے غاثتے ہوئے کہا۔  
” ظاہر ہے بوڑھی کو ہی کہا جاسکتے ہیں۔ بڑھی مشکل سے ناشستہ تیار کیا تھا۔ کہ بڑھیا بھلی کابلے کے کے آن پلکی۔ اب خدا غذا کر کے اس سے پچھا چھڑ دایا ہے تو..... ” — عمران نے صوف پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جان بوجھ کر فقرہ نامکمل چھوڑ دیا۔

” عمران صاحب۔ کم از کم گھر آئے مہمانوں کا تو کچھ خیال کر لیا کریں ” — صدر نے منتے ہوئے کہا۔  
” اچھا تو تم مہمان ہو۔ داہ دا ثقی یہ تو خوش نصیبی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کتنا حسیم ہے۔ سیماں چھٹی پر چلا گیا ہے تو

# Scanned & PDF COPY By RFI

اُسی لمحے در دازہ کھلتے اور پھر ایک نوجوان نسوانی آداز سنائی  
وہی وہ عمران کو پوچھ رہی تھی۔

”عمران صاحب موجود ہیں“ — صدر کی آداز جواب  
میں سنائی دی۔ اور جو لیا نسوانی آداز سن کر چونکہ گئی۔ اس کے  
ساتھی وہ اس طرح سیدھی ہو کر جیٹھے گئی جیسے شیر فی خلے کی  
بوسوں مگر کہ مستعد ہو جاتی ہے۔

چند لمحوں بعد ڈرائیکر دم کے در دازے پر ایک نوجوان  
ادرنوب صورت مقامی لڑکی نظر آئی۔ اس نے انتہائی خوبصورت  
باس پہننا ہوا تھا۔

”آئیے آئیے تشریف لا یتے۔ نہے نصیب۔ کمال  
ہے۔ ایک بل بھرنے سے اس قدر کایا پڑت۔ داہ مجھے معلوم  
ہوتا تو میں جو لیا کے فلیٹ کی بجلی کا بل بھی بھر دیتا۔“ — عمران  
نے اٹھ کر کہا۔ اور جو لیا جو عمران کے منہ سے پہلے بڑھا کی  
کہانی سن چکی تھی۔ بڑی طرح ہونٹ بینچ کر رہ گئی۔ وہ عمران کاٹنے  
بخوبی سمجھے گئی تھی۔

”جی میر انام رضیہ ہے۔ اور میں آپ کی بہن ثیریا کی سہیلی ہوں۔“  
تنے والی نے مسکراتے ہوئے عمران سے براہ راست مقاٹب  
چکر کہا۔ اور اب عمران نے بھی اُسے پہچان لیا کیونکہ وہ  
تھی کے ساتھ اُسے دو تین بار پہلے بھی مل چکا تھا۔

”اچھا تو آپ آہی گئیں۔ مجھے ثیریا نے کہا تھا۔ لیکن میں تو  
سے ماق سم جھا تھا۔ بہر حال آئیے تشریف رکھئے۔“ یہ

ذکر ہی کہتے ہیں — عمران نے ہمراہ تے ہوئے جواب دیا۔  
اور اس کی اس نرالی منطق پر صدر اور کیپشن شکیل کے ساتھ جو لیا  
بھی ہنس پڑی۔

”تم سے باتوں میں جیتنا نمکن ہی نہیں ہے۔ اب کہاں کی کوڑی  
لے آئئے ہو۔“ — جو لہانے ہنستے ہوئے کہا۔  
”یہ دور کی نہیں نزدیکی کوڑی ہے۔ بالکل سامنے دلے  
صوفے کی۔ دیے ایک بات ہے کوڑی کا لفظ بھی بڑا معنی خیز  
ہے۔ یہ کڑوہی کا مخفف بھی ہو سکتا ہے اور کوڑھی کا بھی۔“  
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جو لیا نے تو بُما سا  
منہ بنالیا لیکن صدر اور کیپشن شکیل ایک بار پھر ہنس پڑے۔  
اُسی لمحے کاں بیل بجھنے کی آداز آئی۔

”اے کہیں وہ بڑھا دوبارہ نہ آن پسکی ہو سوئی گیس کا بل  
اٹھائے۔ مجھے معلوم ہوتا کہ سلیمان کے چھٹی جانے پر اس  
طرح کی بڑھیا دل سے داسٹھ پڑے گا تو اس کی بجائے میں  
خود چھٹی چلا جاتا۔“ — عمران نے سہی ہوئے بچے میں کہا۔  
کاں بیل ایک بار پھر بھی اور عمران منہ بناتا ہوا اٹھا۔

”میں دیکھتا ہوں۔“ — صدر نے ہنستے ہوئے کہا اور  
تیزی سے در دازے کی طرف بڑھ گیا۔

”بل بھرنے کے ساتھ ساتھ بقا پار قم بھی دے دینا وہ اعتبار  
نہیں کرے گی تم پہ۔“ — عمران نے چھپے سے ہاں کا  
لگاتی۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

"آپ کی باتیں میری سمجھیں نہیں آتیں۔ بہر حال آئی۔ ایم۔ سوری۔ میں نے آپ کو ڈسٹریب کیا۔ میں پھر آؤں گی" — رفیعہ نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں جاؤ گی۔ تم تو یہاں مستقل، بنتے کی نیت سے آئی ہو۔ ہم چلے جاتے ہیں۔ انھوں صفرہ اور شکیل چلیں۔ ہر شخص اپنی حیثیت اور سوچ سے آگے نہیں جا سکتا۔ لگھٹا توگ لگھٹا ہی رہتے ہیں۔ چاہے وہ کتنا ہی اپنے آپ کو اعلیٰ پوز کرنے کی کوشش کریں" — جولیانے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے انتہائی کرمخت بھجے ہیں کہا۔ اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں قسمت۔ ایک کھلاڑی الگ بغیر مقل ملے کے ہی داک آٹ کر جائے تو دونسرے کی بھت یقینی ہو جاتی ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مجھے آپ لوگوں کی باتیں سمجھیں نہیں آ رہیں۔ میں تو ایک انتہائی ضرورتی کام سے آتی تھی۔ یکنہماں کامابول دیکھ کر مجھے افسوس ہو رہا ہے آپ لوگ بنجنے کے کس چکر میں ہیں" رفیعہ نے پھٹکا رہتے ہوئے کہا۔ اور پھر انھکر کردہ اس قدر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی جیسے قیامت اس کا پیچا کر رہی ہو۔

"ٹھہرہ" — اچانک دروازے کے سامنے کھڑی جو لیانے کرمخت بھجے ہیں رفیعہ کو رد کرنے ہوئے کہا۔ اور

میں بولیانا فرداٹر ہیں۔ یہ صفرہ سعید ہیں اور یہ کیپٹن شیکل میں بولیانا فرداٹر بھی اسی مقصد کے لئے تشریف لائی ہیں جس مقصد کے لئے آپ آئی ہیں۔ اب یہ تاقسمت کی بات ہے اس کے فیصلے تو آسمانوں پر ہوتے ہیں" — عمران نے کہا۔ "جی — کیا مطلب۔ ثریا نے کہا تھا۔ کیا کہا تھا۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھی" — رفیعہ نے بڑھی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ وہ آگے بڑھ کر صوفی پر بیٹھ گئی تھی۔ لیکن جولیا کے چہرے پر یک لمحت زلزلے کے سے آٹا۔ پیدا ہو گئے تھے۔ وہ انتہائی کینہ تو ز نظر دل سے رفیعہ کو دیکھنے لگی۔ رفیعہ تو عمران کی بات نہ سمجھی تھی لیکن جولیا عمران کا اشارہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔ اُسے یقین آگیا تھا کہ عمران کی بہن ثریا اپنی سہیلی رفیعہ سے عمران کا رشتہ کرنا چاہتی ہے۔ اس نے اس کسی بہانے سے عمران کے فلیٹ میں بھج دیا ہے اور عمران جس طرح اب اس پر ریشمہ خطمی ہو رہا تھا۔ اس سے جو لیا کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے تھے۔

"ثریا نے آپ کی بڑھی تعریفیں کی تھیں۔ کہ آپ بہت سکھ ہیں۔ سلیقہ منہ ہیں۔ امور خانہ دار تھی کا بھی دسیع تحریر ب رکھتی ہیں بساں کے انتخاب کا بھی سلیقہ آپ کو آتا ہے۔ آپ فلیٹ کو جنت بنانے کی بھی ماہر ہیں دغیرہ دغیرہ" — عمران کی زبان چل پڑی۔ اور رفیعہ اس طرح ہونٹ پجا نے لگی جیسے اُسے احساس ہوا ہوا کہ وہ کسی غلط جگہ پر آگئی ہے۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

کہ والپس چلی جائے یا جس کام کے لئے آئی ہے اُسے پورا کرے۔ جب بیردنی دروازہ بند ہونے کی آذ سنائی دی تو رفیعہ نے ایک طویل سانس یا اور پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمران کے سامنے دالے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"مجھے تیریا نے ایک بار بتایا تھا کہ آپ جاسوسی دغیرہ بھی کرتے ہیں۔ آپ شاید پر ایک یویٹ جاسوس ہیں" — رفیعہ نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

"آپ کی شادی کب ہوئی ہے" — عمران نے پوچھا۔

"شادی — میری تو شادی نہیں ہوئی کیوں" — رفیعہ نے حیرت بھرے ہجے میں کہا۔ "ادہ اچھا۔ میں سمجھا کہ شاید آپ کو اپنے شوہر پیش ک ہو گیے اس لئے آپ کسی پر ایک یویٹ جاسوس کی تلاش میں ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ بات نہیں۔ میں دعاصل اپنے خمیر کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہاں آگئی ہوں۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ میں نے یہاں آکر اپنی جان کا خطروہ مول لیا ہے۔ یکن میں کیا کر دیں۔ مجھ سے بحث اب مزید نہیں دیکھے جاتے۔ ہزاروں بے گناہ افراد کی موت نے مجھے چھپھوڑ کر رکھ دیا ہے۔" — رفیعہ نے کہا۔ اور اس بارہ عمران کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

رفیعہ پونک کر کر گئی۔ "تم کس کام کی غرض سے آئی ہی" — جو لیانے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سے مطلب تم لوگوں کو ملک کی نکھر ہی نہیں ہے۔ اور ہاں تم تو غیر ملکی ہو۔ تھیں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ البتہ مجھے افسوس تو ان لوگوں پر ہے کہ ملک پر قیامت ٹوٹ ہے۔ اور یہ یہٹھے اس طرح چیزیں ہانکر ہے میں جسے بہر حال ٹھیک ہے جب ملک کا مقدار ہی ہی کھٹکا تو میں کو ان ہوئی ہوں دخل دینے والی" — رفیعہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھی۔ جسے دہ جو لیا کون بردستی ایک طرف ہٹا کر — باہر نکل جاتے گی۔ یکن اس کے منہ سے نکلے ہوئے ان فقردوں نے پوری محفل کو چونکا دیا تھا۔ "مس رفیعہ: پلیز دی آر۔ دیر می سوری۔ آپ تشریف رکھیں۔ اور جو ضروری بات کرنی ہے کہ لیں۔ ہم جا رہے ہیں" — صفردر نے آگے بڑھ کر انتہائی سخیہ ہجھے میں کہا۔ اور پھر وہ جو لیا اور کیسٹن شیکل کو اشارہ کرتے ہوئے باہر کی طرف چل پڑا۔ عمران خاموش بیٹھا پلکیں جھپکا رہا تھا۔ رفیعہ کے فترے نے اُسے بھی چونکا دیا تھا۔ یکن کوئی ایسی بات اس کی سمجھیں نہ آری ہتھی۔ جس کا تعلق رفیعہ جیسی لڑکی سے ہوتا۔ رفیعہ تذبذب کے سے انداز میں وہ دروازے کے قریب کھڑی ہتھی۔ جیسے فیصلہ کر کے پار ہی ہو۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

انتہائی سنجیدہ بھے میں کہا۔ اور اٹھ کم تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازے سے باہر نکلتے ہی اس نے اس طرح دونوں پیر مار نے شروع کر دیتے جیسے وہ رفیعہ کو یہی تاثر دینا چاہتا ہو کہ وہ بیرونی دروازے کی طرف جا رہا ہے لیکن وہ ڈرائیور میں کے دروازے کے قریب ہی رکا ہوا تھا اور ساتھ ہی وہ انتہائی محتاط انداز میں اوت سے انه رجھانک رہا تھا۔ رفیعہ کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ اس لئے عمران کو دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہ تھا۔ لیکن جب رفیعہ کو اس نے اُسی طرح بے حصہ حرکت پڑھنے والے دیکھا تو وہ بے آواز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف گیا اور دروازہ انہ سے بند کر کے دلیں آگیا۔ اس کا خیال تھا کہ رفیعہ اس کے اٹھتے ہی کوئی بم یا کوئی ڈکٹافون پہاں نصب کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس لئے اس نے اُسے موقع دیا تھا۔ لیکن رفیعہ اُسی طرح خاموش بیٹھی تھی۔ اس لئے عمران کا منکر دور ہو گیا تھا۔ وہ اب زیادہ اطمینان سے آ کر بیٹھ گیا۔

مس رفیعہ آپ بالکل بے نکر ہو کر مجھے سب کچھ بتا دیں۔ آپ چادر آپ کے آدمی پر ہرگز کوئی آنچ نہ آئے گی” — عمران کا لمحہ اس قد رنجیدہ نھا کہ رفیعہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔

تو ہمی دیر پہنچ انہائی مسخرہ اور لاابالی نظر آنے والا عمران اپ اس قدر برباد اور سنجیدہ نظر آرہا تھا کہ رفیعہ واقعی حیران

دھاکوں سے متعلق کوئی راز جانتی ہیں ” — عمران نے کہا۔ ”بس یونہی سمجھے یہ بھی۔ مسئلہ صرف دھاکوں کا ہی نہیں۔ یہ کیھل بہت طویل اور گہرا ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک کیھل کھیل کھیل سکتے ہیں۔ لیکن یہی آپ مجھے یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس سلسلے میں اگر آپ کو کوئی اشارہ دیا جائے تو کیا آپ کچھ کہ بھی سکتے ہیں یا نہیں؟“ — رفیعہ نے جواب دیا۔

”پہلے آپ یہ بتایں کہ آپ کو یہاں آئے کامشوہ کس نے دیا ہے۔ اور کون کون لوگ جانتے ہیں کہ آپ یہاں آئی ہیں؟“ عمران نے انتہائی سنجیدہ بھے میں کہا۔

”مجھے کسی نے مشوہہ نہیں دیا۔ اور نہ کسی کو میرے یہاں آنے کا علم ہے۔ پہلے یہی نے سوچا کہ ثریا سے بات کر کے یہ بات آپ کے ڈیٹھی کے علم میں لے آؤ۔ لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ آپ کے ڈیٹھی کی عادت میں جاشی ہوں۔ وہ انتہائی سخت مزاج اور با اصول آدمی ہیں۔ وہ اس کام میں ملوث کسی بھی آدمی کو نچھوڑیں گے۔ جب کہ میں ایک آدمی کو بہر حال سچانا چاہتی ہوں۔ پھر مجھے آپ کا خیال آگیا۔ ثریا نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کسی جاسوس ایجنٹی کے لئے کام کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کچھ کر سکیں۔ لیکن میری شرط یہ ہو گی کہ میرے آدمی کو آپ نے ہر صورت میں سچانا ہے۔“

رفیعہ نے جواب دیا۔

”ایک منٹ۔ میں دروازہ بند کر آؤ۔“ — عمران نے

# Scanned & PDF COPY By RFI

"اک میں سے آپ کا آدمی کون سا ہے" — عمران نے  
مرد ہبھے میں پوچھا۔

"وہ ان میں سے نہیں ہے۔ وہ یہاں کام مقامی آدمی ہے۔  
اس کے ذمہ اس اسلئے کی سپلائی کو مختلف پاؤانش سے لے  
کر گوداموں تک پہنچانا ہے اور پھر وہاں سے اسے مطلوبہ جگہوں  
پر تقسیم کرنا ہے۔ اس کا نام عاطف ہے۔ عاطف ٹرینر کا پوریشن  
کام اک عاطف، جو باظا ہر بہت بڑا بنس میں ہے میں عاطف کی  
سیکرٹری ہوں۔ اور ہم دونوں کی عنصریہ شادی ہونے والی  
ہے۔ عاطف کے ساتھ بہت زیاد تیار ہوئی ہیں۔ اس لئے  
عاطف انتقامی جذبے کے سخت اس چکر میں ملوث ہو گیا ہے۔  
رضیہ نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے عاطف کے ساتھ ہونے  
والی تمام زیادتیوں کی تفصیل بتا دی۔

"ہو ہے۔ تو آپ چاہتی ہیں کہ عاطف کو کوئی گزندہ پہنچ۔ لیکن  
میں رضیہ یہی تو ہو سکتا ہے کہ اس تنظیم کے خاتمے کے بعد  
عاطف ایسی ہی کسی دوسری تنظیم میں شامل ہو جائے" — عمران  
کا ہبھے خاصا سخت تھا۔

میں اُسے سمجھا لوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن  
وہاں راست پر آجائے گا۔ وہ احتمال انسان ہے بس بھٹک گیا  
ہے۔ — رضیہ نے بڑے باعتماد ہبھے میں کہا۔  
عاطف کو معلوم ہے کہ آپ میرے پاس ہی ہیں۔

مران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

رد گئی تھی۔  
"آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت پاکیشیا میں کیا ہوا رہا ہے۔  
رضیہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اپنی طرح معلوم ہے۔ بہر حال آپ تمہید میں وقت ضائع  
ذکر میں اصل بات بتائیں" — عمران نے ہونٹ ہبھے میں کہا۔  
"اس سارے کھیل کے پیچھے ایک تنظیم کا کام کر رہی ہے۔  
اس تنظیم کا نام ہے لانگ میک۔ اس کا مربراہ ایک رو سیاہی  
انجینئر ہے جو کہ یہاں ایک غیر ملکی کارخانے میں انجینئر ہے۔ اس  
کا نام بالوف ہے۔ دوسرا بار اس اپ لینڈ کا باشندہ ہے۔  
اس کا نام افراسیاب ہے۔ وہ باظا ہر ملکی چلاتا ہے۔ اور تیسرا  
باس ہے مطلوب۔ اس کا تعلق کا فرستان ہے ہے۔ وہ  
بناظا ہر ایک بول میں مزدود ہے۔ یہ تینوں اس تنظیم کے بارے میں  
اور ان کا کام ہے پاکیشیا میں مکمل تباہی۔ اور پاکیشیا کے ایک  
 حصے کو ملک سے علیحدہ کرنا۔ اس سلسلہ میں یہ گزشتہ دو  
تین سالوں سے باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔ اسلئے کی بڑی بڑی  
کیسپیں خفیہ طور پر آتی ہیں۔ یہ اسلئے رو سیاہ سے آتا ہے۔  
اور بالوف اسے کنٹرول کرتا ہے۔ افراسیاب کا کام ٹارگٹس  
مقرب کم کے اپنے ایکٹوں کے ذریعے دھماکے کرنا ہے۔ اور  
مطلوب کا کام ہے۔ ملک کے اس خلصے حصے میں اس اسلئے  
کی مدد سے مختلف گروپوں میں فساد ڈلوانا۔ اور قتل عام کرانا۔  
رضیہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

کا آدمی ہی باقی رہ جاتا ہے۔ اُسے یقیناً سب معلومات حاصل ہوں گی" — عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ آپ اُسے کچھ نہیں کہیں گے۔ پیز़ اگر اس کا بال بھی بیکا ہوا تو میں خود کشی کر لوں گی" — رضیہ نے انتہائی جذباتی ہبھے میں کہا۔

"ارے ارے۔ آپ خواہ مخواہ گھبرا گیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہم صرف اس سے معلومات حاصل کریں گے۔ اس کا بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔ البتہ اس کی سہ حفاظت کریں گے۔ جب یہ تنظیم ختم ہو جائے گی تو اُسے آزاد کر دیا جاتے گا اور آپ کا نام بھی درمیان میں نہ آئے گا۔ آپ قطعی بے نکر رہیں" عمران نے کہا اور رضیہ نے سر پلا دیا۔

"یہاں ہے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ ورنہ میرا فہریہ مسلسل مجھے لعنت طامن کرتا رہتا۔ اب مجھے اجازت دیجیئے" رضیہ نے مطمئن انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔

"دیسے یہ آپ کو ایک مشورہ دوں گا کہ آپ اس تنظیم کے خاتمے تک کہیں جھپپ جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ اور اگر آپ چاہیں تو یہ آپ کی حفاظت کا مکمل انتظام کر سکتا ہوں۔ کیونکہ جیسے ہی اس تنظیم کے خلاف کام شروع ہوا انہوں نے سب سے پہلے آپ پر ہے لوگوں پر ہی شکر کرنا ہے" — عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ انہیں ہم پر کمکل اعتماد ہے۔"

"نہیں۔ میں دفتر سے اٹھ کر یہاں آئی ہوں۔ عاطف کہیں گیا ہوا ہے۔ میں نے ایک سہیلی سے ملنے کا بہانہ کیا اور باقی وقت کی پھٹی کر کے آجی۔ دیسے میں نے یہاں آنے سے پہلے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا تھا کہ مجھے یہاں آتے ہوئے کوئی دیکھنا سکے" — رضیہ نے جواب دیا۔

"میک ہے" — آپ ان لوگوں کے متعلق جتنی تفصیل آپ جانتی ہوں بتا دیں" — عمران نے کہا۔ "میں زیادہ نہیں جانتی۔ مطلوب اور افراسیاب کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ بالوف روزانہ نیا اڈہ بدلتا ہے۔ اور صرف ان لوگوں کو اس اڈے کے متعلق بتاتا ہے جن کو چاہتا ہے۔ اور عاطف نے ہی مجھے بتایا ہے کہ وہ مسئلہ میک اپ بھی بدلتا رہتا ہے۔ دیسے بھی میری اس سے چار پانچ بار ملاقات ہوئی ہے۔ ہر بار اس کا حلیہ مختلف ہوتا ہے" — رضیہ نے جواب دیا۔

"یکن وہ جس کارخانے میں کام کرتا ہے۔ وہاں تو ایک ہی شکل میں رہتا ہو گا" — عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یکن وہ وہاں مقامی میک اپ میں ہوتا ہے۔ وہ یہاں کی مقامی زبان بہت اچھی طرح بولتا ہے۔ اس لئے اُسے سب مقامی ہی سمجھتے ہیں۔ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ دراصل روایا ہی ہے" — رضیہ نے جواب دیا۔

"تو ایسی صورت میں تو کام کو آگے بڑھانے کے لئے آپ

# Scanned & PDF COPY By RFI

پر ہو رہا ہے اور معمولی درجے پر ہے۔ لیکن اب رفیعہ کی بات سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ ہم معمولی بات سمجھ رہے ہیں تھے۔ معمولی نہیں ہے۔ تین ملک اس چکر میں ملوث ہیں۔ اور اس بار واقعی انہوں نے نیا کھیل کھیلا ہے۔ بالکل نئے آدمی ڈالے ہیں جنہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔ اس لئے یہ چکر کافی دیر سے چل رہا ہے۔ اور اب اسے مزید آگے نہیں بڑھنا چاہیتے۔ — عمران کا ہجہ بے حد سخت تھا۔ صفردار گیپشن شکیل تو عمران کی بات سنتے، ہی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف پک گئے تھے۔ اس لئے اب کمرے میں عمران اور جو لیا اکیلے رہ گئے تھے۔ ”ایسی بات ہے تو پھر بس سے بات ہونی چاہیئے کیونکہ جب تک بس حکم نہ دے سے ہم صرف مکہماں کے کہنے پر تو نہیں دوڑ سکتے۔ — جو لیا نہ کہا۔

”ہاں، یہ بات کرتا ہوں۔ — عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے رسیور الٹھا کر نمبر ڈائل کرنے کے لئے ہاتھ ڈائل کی طرف بڑھا یا ہی تھا کہ اچانک بیرونی دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے کی آواز سنائی دی اور عمران اور جو لیا دونوں ہی چونک پڑے عمران کا ڈائل کی طرف بڑھتا ہوا کوڑک گی تھا۔

”عمران صاحب، رفیعہ کو گولی مار دی گئی ہے۔ یہاں سے تیرے چک پہ۔ وہ بس سے اتری ہی کھنچی کہ اچانک کسی طرف سے گولی آئی اور رفیعہ کی کھوبڑی صاف ہو گئی۔ میں اس سے تلاش کرتا ہو اُس وقت وہاں پہنچا جب وہ مر چکی تھی۔ — صفر نے

آپ بے نظر ہیں۔ — رفیعہ نے باعتماد ہجھے میں کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران خاموش کھڑا اُسے داپس جاتے دیکھتا رہا۔ جب بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز اُسے سنائی دی تو اُس نے اپنی آواز میں کہا۔

”آپ لوگ اب بیٹھ روم سے باہر آجائیں وہ جا چکی ہے۔“ عمران کا ہجہ خاصاً سخت تھا اور چند لمحوں بعد جو لیا۔ صفردار اور گیپشن شکیل را بہاری سے ہوتے ہوئے ڈرانگ روم میں آگئے۔ ”مکہماں کیسے معلوم ہوا کہ ہم باہر جانے کی بجائے بیٹھ روم میں ہیں۔ — بولیا نے حیرت بھرے ہجھے میں کہا۔

”مجھے معلوم تھا کہ تم اتنی آسانی سے جانے والی نہیں ہو۔“ بہر حال صفر روم اس لڑکی رفیعہ کے چھپے جاؤ۔ تم نے اس کے پیچھے سائے کی طرح رہتا ہے۔ اور اگر کسی بھی لمحے اس کی جان خطرے میں نظر آئے تو تم نے اسے نہ صرف بچانا ہے بلکہ اُسے دانش منزل پہنچا دینا۔ اور گیپشن شکیل تم فوراً عاطف ٹریڈرز کار پوریشن کے مالک عاطف کی مصروفیارت کا کھوج لگاؤ۔ میں اسے فوراً طور پر دانش منزل بخوبانا چاہتا ہوں۔ زندہ اور میمع ج سلامت۔ — عمران نے انہیں خفک ہجھے میں کہا۔

”لیکن رفیعہ نے جو کچھ بتایا ہے۔ یہ ہماری لائی کام کا تو کام نہیں ہے۔ یہ تو انسٹیلی بنیں اور اسی قسم کی دوسرا یا ایکسیوں کا کام ہے۔“ جو لیا نہ کہا۔

”اب تک میرا بھی یہی نظر یہ تھا۔ کہ یہ سب کچھ سیاسی بنیادوں

# Scanned & PDF COPY By RFI

ٹیکٹ فٹ کی گھنٹی بجتے ہی عاطف نے ہاتھ بڑھا کر  
سیور اٹھایا۔

"یہ — عاطف بول رہا ہوں" — عاطف نے  
سخت بجھے یہ کہا۔

"منظور بول رہا ہوں باس۔ میں رضیہ دفتر سے نکلی ہیں اور  
پھر اچانک ایک ریستوران میں داخل ہو کر اس کے دوسرا  
ددوڑا نے سے غائب ہو گئی ہیں" — دوسری طرف سے  
ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ادہ۔ اجتنق آدمی اُسے تلاش کرو۔ ہر صورت میں" — عاطف  
نے انتہائی غصیلے بجھے یہ کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے دھڑام  
سے، سیور کی ٹیڈل پر کھ دیا۔ اس کی پیشافتی پر بے پناہ تکنیں  
بھیل گئی تھیں۔ رضیہ کا اس طرح ڈاچ دے کر نکل جانا بے حد

ڈرائیور میں آکر تیز تیز لپجے میں کہا۔

"ادہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ رضیہ  
نے ان کے متعلق ہمیں بتا دیا ہے اور اب وہ لاذناً اس فلیٹ پر  
حملہ آور ہوں گے" — عمران نے اٹک کر کھڑے ہوتے ہوئے  
کہا۔

"یقینی بات ہے" — صدر نے جواب دیا۔

"ادہ کے۔ پھر ہم پھلے دردوانے سے نکل جاتے ہیں اور  
باہر ک کہاں کی نگرانی کریں گے" — عمران نے کہا۔ اور  
پھر وہ ان دونوں کو ہمراہ لئے تیزی سے پھلے دردوانے سے  
نکل کر فلیٹ سے باہر آ گیا۔ اور اس کے بعد ان تینوں نے  
مختلف سمتیوں میں پھیل کر فلیٹ کی نگرانی شروع کر دی۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

اپنی کسی ہیلی سے ملتا ہے۔ اس کے بعد منظور کی پرورث آئی تھی۔  
کہ رضیہ ڈاچ دے کر نکل گئی ہے۔

"یہ عمار کون ہو سکتا ہے۔ جس کا پتہ رضیہ نے معلوم کیا ہے۔  
وہ یقیناً اس کے پاس گئی ہو گی" — عاطف نے سوچتے  
ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے ٹیکی فون کا  
رسی ہوا تھا یا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔  
"یہ" — عاطف ٹریڈرز کار پریشن" — دوسرا طرف  
سے استقبالیہ کا و نظر پر بھی لٹکی کی آداں سنائی دی۔  
"میں عاطف بول رہا ہوں۔ ایکس چنج آپریٹر سے میری بات  
کراؤ" — عاطف نے انتہائی کرخت ہجھے میں کہا۔  
"یہ بس" — ہولڈ آن کریں" — دوسرا طرف  
سے انتہائی موبدانہ ہجھے میں کہا گیا۔  
"یہ بس" — چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آدا  
سنائی دی۔

رضیہ نے کہاں فون کیا تھا اور اس نے کیا کیا باتیں  
سے۔ پوری تفصیل بتاو" — عاطف نے انتہائی کرخت  
مشن کی کامیابی کی پرورث دے سکے۔ اس پرورث کے بعد  
وہ فارغ ہی ہوا تھا کہ اسے دفتر سے خفیہ طور پر اطلاع دی  
گئی کہ رضیہ نے دفتر سے اپنی کسی سہیلی ٹریا کو فون کیا ہے۔  
اور اس کے بھائی عمار کی رہائش گاہ کا پتہ پوچھا ہے۔ اور  
کہا گیا کہ دفتر سے اٹھ گئی کہ اس نے

بس — انکوائری پلیز" — رابطہ قائم ہوتے ہی

خدا کا لگ رہا تھا، رضیہ نے جس طرح اس سے باتیں کی تھیں۔ اس  
سے عاطف اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اب رضیہ کا خاتمه اس کی اپنی زندگی  
کے لئے ضروری ہو گیا ہے۔ یکن وہ آخری لمحے تک اُسے  
چیک کرنا چاہتا تھا۔ اُسے واقعی رضیہ سے دلی محبت تھی۔ یکن  
اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے مشن کو بھی نظرے میں نہ ڈال سکتا  
تھا۔ چنانچہ وہ رضیہ کو آخری لمحے تک چانس دینا چاہتا تھا۔  
اس کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ دقتی جذبائیت سے  
زیادہ کچھ نہ ہو۔ اور اس خدشے کے پیش نظر اس نے رضیہ  
کے فلیٹ والے فون میں ڈگنا فون بھی لگا دیا تھا اور پھر باہر  
نکل کر وہ کافی دیر تک انتظار بھی کرتا رہا۔ یکن رضیہ نے فون ہی  
نہ کیا۔ جب اُسے تسلی ہو گئی کہ رضیہ سونے کے لئے چل گئی ہے  
تو اس نے الہیمنان کا سانس لیا۔ اور پھر اپنے مشن پر نکل گیا۔ یکن  
صبح دفتر میں اس نے جب رضیہ کو پھر کھو یا کھو یا ہوا پایا تو اس  
کے ذہن میں شک کے نکجھورے رینگے لگے۔ چنانچہ اس  
نے اپنے خاص آدمیوں کو رضیہ کی نگرانی پر لگا دیا۔ اور خود وہ  
یہاں اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر میں آ گیا۔ تاکہ بس کو رات کے  
میں پوچھا۔ اور جواب میں اُسے پوری تفصیل بتادی گئی۔  
"خ" نے اد۔ کے کوہ کو پاٹھ بڑھا کر کریڈل دبادیا۔ اور پھر  
"خ" نے سترل ایکس چنج کے انکوائری کے نمبر ڈائل کر نے  
کر دیئے۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

”اب اسے مرتا پڑے گا۔ اسے بھی اور اس کے ساتھی عمران کو بھی“ — عاطف نے ایک چھٹکے سے اٹک کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے ملختہ باختہ ردم کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ میک اپ بھی کرے اور ضروری سامان بھی لے لے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس پتے کی طرف دوڑی جا رہی تھی۔ جس طرف اُسے عمران کا فلیٹ بتایا گیا تھا۔ اس نے میک اپ کر کھا تھا اور ایک چھوٹی لیکن انہتائی طاقتور گن اسی کے گھٹنوں پر رکھی ہوئی تھی۔ اور پھر جیسے ہی وہ کار ہو گکر ایک پوک کی طرف بڑھا۔ اس نے دہانِ رکی ہوئی ایک بس سے رضیہ کو پنجے اترتے دیکھا۔ رضیہ کو دیکھتے ہی عاطف نے بھی کسی تیزی سے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ اور پھر گن جس پر جدید قسم کا سائیلنسر لگا ہوا تھا اسکا کر اسی کی نال کھڑکی ہیں رکھا دی۔ رضیہ بس سے اتک کر شاید کسی ٹیکسی کی تلاش میں کھڑہ ہی تھی۔ بڑک پر سے کاروں کا سلاب سا گزر رہا تھا۔ عاطف کے ہونے پنجے ہوئے تھے۔ رضیہ کے چہرے پر بے پناہ سکون اور اطمینان کی جھلکیاں نظر آ رہی تھیں۔ اور اسی اطمینان اور سکون نے عاطف کے دل میں نزلہ سا برپا کر دیا تھا۔ اس وقت اُسے وہ رضیہ ہرگز نظر نہ آ رہی تھی۔ اس نے ٹوپیگر پر انگلی رکھ دی۔ اب اُسے گزرتی ہوئی کاروں کے درمیان ایسے گیپ کا انتظار تھا جس سے وہ رضیہ کو نشانہ بناسکے۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر اس کا نشانہ ذرا برابر بھی پوک گیا یا اس سے اندازے کی غلطی ہو گئی تو گہلی کسی کار میں بیٹھنے ہوئے آدمی کو

دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ ”دیکھئے۔ میرے ایک دوست نے مجھے ایک فون نمبر دیا ہے۔ لیکن یہ فون نمبر خراب ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اپنے دوست کے پاس جا کر اس سے ضروری بات کر سکوں۔ آپ پیزیر مجھے بتائیے کہ اس نمبر کا پتہ کیا ہے“ عاطف نے انتہائی مہذب بانہ لجھے ہیں کہا۔ اور ساتھ ہی وہ نمبر دوہرایا جس پر رضیہ نے اپنی سہیلی ٹولی سے بات کی تھی۔ ”ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔“ — دوسری طرف سے کہا گی۔ اور عاطف ہونٹ پھٹک کر خاموشی ہو گیا۔ ”ہیلو۔“ — چند لمحوں بعد انکو اتوہمی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔ ”یس پیزیر۔“ — عاطف نے جواب دیا۔ ”یہ نمبر ڈائریکٹ جیز ل سفلی انٹیلی جنس سے رحمان کی رہائشگا کا نمبر ہے۔ پتہ نوٹ کر لیجئے۔“ — دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے عمر رحمان کی رہائشگا کا پتہ بتا دیا۔

”تعینک یو۔“ — عاطف نے کہا۔ اور سیور رکھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کچڑیا۔ اب اس بات میں کوئی شک باقی نہ رہا تھا کہ رضیہ اس سے غداری پر عمل کی ہے۔ یہ عمران یقیناً سفلی انٹیلی جنس میں کوئی بڑا عہدے دار ہو گا۔ وہ ڈائرنگ جیز کا لڑکا ہے۔ اور رضیہ یقیناً اب اس عمران سے ملنے کی ہو گی۔ عمران کا پتہ اُسے معلوم ہو گیا تھا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

وہ عمران کے فلیٹ کا رخ کر سکے۔ چوک پر پولیس کی کاریں ایمبویشن کاڑی کھڑی اُسے دور سے ہی نظر آگئی تھی۔ انہوں نے چوک کی ناکہ بندھی کر رکھی تھی۔ اور پھر عاطف کو جب ایک آدمی سے معلوم ہوا کہ ایک نوجوان عورت کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس عورت کی کھوپڑی ہی الگی ہے تو عاطف نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے پیٹ سے ایک گولہ سانکھلا اور اس کے گھے میں پھنس گیا۔ عاطف ایک جھکے سے واپس مڑ گیا۔

"ادہ۔ کاشش رضیہ۔ تم تنظیم سے خداومی نہ کریں مجھے اب ساری عمر اس بات کا افسوس رہے گا کہ میں نے اپنے ہاتھوں مہمیں ہلاک کر دیا ہے" — عاطف نے آہستہ آہست خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اور پھر قدم بڑھاتا واپس اپنی کار کی طرف بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے عمران کے فلیٹ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ رضیہ کا انتقام وہ اب اس ثہریا کے بھائی عمران سے لے گا۔ وہ اس کی نہ صرف بویشاں اڑادے کے گا بلکہ اس کا پورا فلیٹ ہی تباہ کر کے رکھ دے گا۔ یہی سوچتا ہوا وہ تھوڑی دیر بعد اس سڑک پر پہنچ گیا جس پر عمران کا فلیٹ تھا۔ اس نے کار کی رفتار آہستہ کی۔ اور فلیٹوں کے سورج دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور چند لمحوں بعد اُس سے اس کا مشکوبہ فلیٹ نظر آگیا۔ اس نے کار فلیٹ سے ذرا ۲۰ گے کے لیے کر ایک سائیکل پر رکھ کی اور پھر اس نے کوٹ کی اندر دنی جیب

چلتے جائے گی اور پھر اس انہلائی بارہ نقطہ چوک پر اس کا اپنا صحیح سلاط بخل جانا ناممکن ہو جائے گا۔ یکن آگر اس کا نشانہ درست ثابت ہوا تو پھر نہ صرف رفیعہ نجم ہو جائے گی بلکہ درمیان میں سے گزرتے ہوئے کاروں کے سیلا ب کی وجہ سے کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ گولی کہاں سے چلا گئی ہے۔ اس کی نظریں رضیہ پر جمی ہوئی تھیں۔ چونکہ جس طرف رفیعہ موجود تھی وہ جگہ اس جگہ سے خاصی نیچے تھی۔ جہاں عاطف کی کار موجود تھی۔ اسی لئے عاطف نے حالانکہ نال کھڑکی پر رکھی ہوئی تھی۔ اور خود وہ اس نال سے خاصاً اپنچا تھا۔ یکن اُسے معلوم تھا کہ نال اور رضیہ کے درمیان سیدھہ موجود ہے۔ پھر ایک گیپ کا اندازہ لگاتے ہی اس نے ہونٹ بھینچ کر ٹریکر دبادیا۔ شکا کی ہلکی سی آدازناہی دی۔ اور دوسرے لمحے اس نے رضیہ کو کسی گینہ کی طرح اچھل کر نیچے گرتے دیکھا اور اس کے لبواں پر اپنے نشانے کی درمیگی کی مسکراہٹ اور اپنی بے پناہ دوست کی موت کا غم اکٹھے ہی نمودار ہو گئے۔ عذرک سے گردتی ہوئی کاروں کی بیکوں کے سورا در لوگوں کے پختنے کی آدازوں نے اُسے یک لمحت چونکایا۔ اس نے گھن کو نیچے کھسکایا اور دوسرے لمحے کار کو تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ کافی دور آگے جا کر اس نے کار ایک سائیکل پر رکھ کر وہ کار سے نیچے آیا اور اُس سے لاک کر کے واپس پیدل اس چوک کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ پوری تسلی کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ اس کے بعد

# Scanned & PDF COPY By RFI

سے ایک جدید قسم کا مشینی پیش نکالا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ فلیٹ کی سیڑھیوں کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے ایک نظر اپر دیکھا اور پھر ہوتے بھینجتے ہوئے اس نے ٹانگ اٹھا کر ہلکی سیڑھی پر رکھی ہی تھی کہ یہ لخت اُس سے دائیں طرف سے سائیں کی تیز آواز سنائی دی اور دوسرا لمحے دہ بے اختیار پہنچتا ہوا نیچے فٹ پاتھ پر گما۔ ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں اُسے صرف اتنا احساس ہوا کہ اس کی گردان میں کوئی گرم سلاخ اتمگھی ہے اور پھر جس طرح یک مرے کا شش بندہ ہوتا ہے۔ اس طرح اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔

کمرے کے بند دروازے پر مخصوص اندازیں دستک  
ہوئی تو میر کے چیچے بیٹھا ہوا بالوف چونک پڑا۔  
”یس—کم ان۔“ بالوف نے تیز اور اونچے بیچے میں کہا۔ دوسرا لمحے دروازہ کھلا اور ایک درمیانے جسم کا ماک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔  
”باس۔ عاطف کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔“ نوجوان نے قریب ۲ کم مواد بانہ ہیجے میں کہا۔  
”تفصیل سے روپرٹ دو۔“ بالوف نے سخت ہیجے میں کہا۔  
”باس۔ اس کی بڑی بڑی تھی وجہ سے ہمارے آدمی نے اُسے ٹویس کر لیا تھا۔ اور پھر اس کی بڑی بڑی تھی میں سے نقطہ نظری اور عمران ہی اس کی سمجھیں آئے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی

# Scanned & PDF COPY By RFI

ریسے نے آج صحیح دفتر سے سدر حان کی رہائش گاہ پر ان کی بیٹی ثیرا سے بات کی۔ ثیرا اس کی ہمیلی تھی۔ اس نے ثیرا سے ایک ضروری کام کا کہہ کر عمران کے فلیٹ کا پتہ حاصل کیا۔ اور پھر وہ دفتر سے الٹھ کر اس عمران سے ملنے گئی۔ عاطف کو شاید اس پر کوئی شک تھا۔ اس نے اس کا آدمی اس کا تعاقب کر رہا تھا لیکن ریسے اس آدمی کو ڈالج کر کے نکل گئی۔ اس پر عاطف اپنے بیٹھ کو اڑھ سے میک اپ کر کے نکلا۔ وہ شاید اس عمران کے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں چوک پر اُس سے ریسے نظر آئی۔ در اس نے ریسے کو بھرے بازار میں گولی سے اڑا دیا۔ اس کے بعد وہ تسلی کم کے والپس آیا تو اس کی خود کلامی نے ہمارے آدمی کو چوک کا دیا۔ اس کے بعد وہ عمران کے فلیٹ میں مشین پٹل سمیت جانا چاہتا تھا۔ کہ ہمارے آدمی نے اُس سے ٹھی۔ تھری سے ٹادیا۔ میرا خیال ہے یہ کوئی رقبا نہ چشمک لھتی۔ شاید عاطف کو تک تھا کہ ریسے عمران سے کسی ناجائز مقصد کے تحت ملنے گئی ہے۔ ”نوجوان نے کہا۔

”ادھ۔ یہ بات نہیں ظریف جو تم سوچ رہے ہو۔ سنٹرل انٹلی جنس کے ڈائئریکٹر جنرل کا حوالہ درمیان میں نہ آتا تو میں بھی ہی سمجھتا۔ لیکن اس حوالے کے بعد بات دوسری لائن پر مٹر گئی ہے۔ ریسے یقیناً ہماری پرتل گئی تھی۔ اس نے وہ عمران سے ملنے گئی ہے۔ اس کے ناجائز تعلقات عمران سے ہوتے تو اس سے ثیرا سے عمران کے فلیٹ کا پتہ پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ عاطف کو شاید پر جو انکو اتری کی ہے۔ اس سے ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔

کہ ریسے کو چوک پر گولی عاطف نے خود ماری ہے۔ یہ انتہائی حیران کن بات تھی۔ چنانچہ فوری طور پر ہمارے آدمی نے مجھ سے ٹرانسپیری پر بات کی۔ اور میں نے آپ سے۔ آپ نے عاطف کے فوری خاتمے کا حکم دے دیا۔ اور یہ حکم اس ایجنت تک پہنچا دیا گیا۔ جو اس کے تعاقب میں گیا ہوا تھا۔ عاطف نے لگاگ روڈ پر پرانے کار ایک طرف روکی اور یچے اتم کہ وہ فلیٹ نمبر دو سو سے کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پٹل کی جگہ بھی نظر آئی۔ پھر یہ سے ہی وہ فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتے لگا۔ ہمارے آدمی نے ٹھی۔ تھری کی مدد سے اس کا خاتمہ کر دیا۔ اور عاطف وہیں فلیٹ کی سیڑھوں کے سامنے ہی فٹ یا تھپڑا ڈھیر ہو گیا۔ اور ہرادھر کے بہت سے لوگ وہاں اسکھتے ہو گئے۔ پھر پولیس آگئی۔ اور عاطف کی لاش اٹھا کر لے جانی گئی۔ لیکن ہمارے ایجنت نے ایک اہم ترین بات کا یتھہ چلا لیا ہے۔ یہ فلیٹ ایک نوجوان علی عمران نامی کا ہے۔ وہ یہاں کی سنٹرل انٹلی جنس کے ڈائئریکٹر جنرل کا لڑکا ہے۔ ”نوجوان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ادھ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن ہیری سمجھ جیں یہ بات نہیں آئی کہ عاطف نے آخڑ ریسے کو خود گولی کیوں ماری۔ وہ دونوں تو ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے۔ ” بالآخر نے ہوش بھیجی ہوئے کہا۔

”یہی بات میں نے سوچی تھی۔ اس نے اس پاؤ ایجنت پر جو انکو اتری کی ہے۔ اس سے ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

یہیں بس۔ آپ کی بات درست ہے۔ میں ابھی اس کے  
نتیجات کرتا ہوں۔ — طریف نے ایٹھتے ہوئے کہا۔ اور  
ون کے سر پلانے پر وہ تیز تیز قدم امداداً کمرے سے باہر  
چل گیا۔

طریف کے باہر جاتے ہی بالوف نے میز کی دماز کھولی۔  
اس میں سے ایک بچوٹا سا جدید قسم کا ٹرانسیمیٹر باہر نکالا اور  
س پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجیٹ کرنے کے بعد اس نے  
س کا بٹن دبادیا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسیمیٹر سے ایک باریک سی آداز  
ٹھانی دی۔

”مطلوب بول رہا ہوں اور“ — بولنے والے کا ہجہ  
خاصاً باریک تھا۔

بالوف بول رہا ہوں مطلوب۔ عاطف اور رضیہ دونوں نے  
تجسم سے فداء کی کوشش کی تھی۔ اس لئے ان دونوں کو ہلاک  
کر دیا گیا ہے، اور مجھے خطرہ ہے کہ رضیہ نے یہاں کی حکومت  
ہمارے متعلق بیانیاتی معلومات مہیا کر دی ہوں۔ اس لئے  
میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنا تمام سینٹ اپ فوری طور پر بدل  
یں۔ چنانچہ اب میں کار خانے سے استغفاری دے کر ایک  
نس میں بن جاؤں گا۔ تم مزدوری بچوڑ کو ٹاپ بار سنبھال لو۔  
کی طرح افراسیاب کو بھی اعلان کر دو، کہ وہ فوراً ٹیکسی  
خانیونگ بچوڑ کر ٹرانسپورٹ کمپنی والا افس سنبھال لے۔ ہم سب  
نے میک اپ بھی بدلتے ہیں اور ہمارے کو ڈبھی اب سے

اس غداری کا علم ہو گیا۔ اس لئے اس نے خود ہی رضیہ کو سزا دے  
دی۔ اور میں نے بھی فوری طور پر عاطف کے قتل کا حکم اس لئے  
دے دیا تھا کہ عاطف کا خود رضیہ کو ہلاک کرنے کا مطلب ہی  
تھا کہ کوئی انتہائی سیریس مسئلہ درپیش آگیا ہے۔ ادب ڈائریکٹر  
جزل کی بات سامنے آجائے سے مجھے اپنے فیصلے پر کوئی افسوس  
نہیں رہا۔ — بالوف نے کہا۔ اور سامنے بیٹھے ہوئے  
тратیف نے سر پل دیا۔

”تواب بس مزید کیا حکم ہے۔ کیا اس عمران کا بھی خاتمه  
کر دیا جائے؟“ — طریف نے کہا۔

”ظاہر ہے اس کی موت بھی اب ضروری ہو گئی ہے۔ کیونکہ  
ہمیں ہرگز یہ معلوم نہیں ہے کہ رضیہ نے عمران کو کیا کیا بتایا ہے۔  
رضیہ ہماری تنظیم اور ہماء میں آدمیوں سے کافی حد تک واقف تھی۔  
اس لئے ہو سکتا ہے اس نے کافی معلومات مہیا کر دی ہوں۔ لیکن  
اس سے پہلے میں ہمارے ذمہ ایک اور کام لگانا چاہتا ہوں۔  
عاطف کی موت کے بعد لازماً حکومت کی مشینری عاطف کے  
آدمیوں کو ٹوٹو لے گی۔ اس لئے تم فوری حرکت میں آجاد اور  
عاطف کے گرد پ کے ہر آدمی کو فوری طور پر ہلاک کر دو اور  
اس کے تمام اڑے تباہ کر دو۔ تاکہ اس ذریعے سے ہماری  
تنظیم کے متعلق کوئی کیلو حکومت کو نہ مل سکے۔ اس کے بعد ہی  
ہم عمران کے خاتمے کے لئے کام کریں گے۔ — بالوف

# Scanned & PDF COPY By RFI

بخاری آوازِ ستائی دی۔

"بالوف بول رہا ہوں" — بالوف نے کہنا شروع کر دیا۔ اور پھر اس نے دیسی ہی تفصیلی ہدایات اپنے ہیئت کو ارتھ کو دینی شروع کر دیں۔ چیزیں اس نے مظلوب کو دی تھیں۔

"اوہ یہ بس۔ میں سمجھ گیا بس۔ آپ بے فکر ہیں اور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پورا سیدھا اپ بدل دو۔ ہیئت کو ارتھ تو یہی رہتے گا۔ لیکن باقی تمام اڑے بدل دو۔ اسلخ کے تمام فرست گودام فوری طور پر خالی کر دو۔ اور تمام اسلخ مقابل گوداموں میں منتقل کر دو۔ اب فرست گوداموں کو قطعاً استعمال نہ کیا جائے گا۔ پوری تنظیم میں نئی ہدایات پہنچا دو۔ اب آئندہ سے ان نئی ہدایات کے مطابق ہی سارا کام ہوا کرے گا اور" — بالوف نے کہا۔

"یہ ریٹہ بس۔ آپ کے احکامات کی مکمل اور فوری تعیین ہو گی اور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور اینہاں آں" — بالوف نے انہتائی مطمئن ہجھے میں جواب دیا۔ اور ٹرانسیمیٹر آف کر کے اس نے اوپنجی نشست کی کرسی سے سرٹیک دیا۔ اس کے چہرے پر اب گھرے الہمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

تبديل ہو جائیں گے۔ اب فرست کوڈ کی بجائے سیکنڈ کوڈ مستقل طور پر استعمال ہو گا۔ اسی طرح ہمارے نام بھی سیکنڈ کوڈ کے مطابق بدل جائیں گے۔ میں اب ریٹہ بس ہوں گا۔ ثم نمبر ۶۵ اور افراسیاب نمبر ۷۰ اور" — بالوف نے پوری تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ بس۔ — لیکن عاطف اور رضیہ نے کس طرح غداری کی۔ وہ تو ہمارے بہت باعتماد نمبر ۷۷ تھے اور" مظلوب نے حیرت بھرے ہجھے میں کہا۔

"یہ سب کچھ اس رضیہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے پہلے ہی کوٹشش کی تھی کہ عاطف اس رضیہ کو چھوڑ دے۔ لیکن وہ کسی طرح اُسے چھوڑ نے پر آمادہ نہ تھا۔ اس لئے میں مجبوڑا اُسے بدداشت کر تاچڑ آیا۔ اور پھر آخر کار میرا اندازہ درست نکلا اور رضیہ کی وجہ سے عاطف کو بھی اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے اور" — بالوف نے کہا۔

"اوہ یہ بس۔ بہر حال ٹھیک ہے، بے اس طرح ہمارے مشن میں کوئی رکاوٹ نہ آئے گی۔ اور کام اُسی مقام سے آگے بڑھتا ہے گا اور" — مظلوب نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اور اینہاں آں" — بالوف نے سر ہاتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیمیٹر آف کر کے اس کی ناہ گھما کر ایک اور فریجنی سیٹ کی اور پھر بیٹھن دیا۔ "یہس — ہیئت کو ارتھ اور" — بیٹھ دیتے ہی ایک

# Scanned & PDF COPY By RFI

ہی تبدیل کر دیا ہے۔ — عمران نے قدرے جھنجلاتے ہوئے ہجھے میں کہا۔

" ٹاہر ہے عمران صاحب۔ ایسا ہونا ہی تھا۔ درد نہ تو وہ حقیقہ چوہوں کی طرح گھیر کر مار لئے جاتے۔" — بلیک زید نے جواب دیا۔

" اب ہمیں خود انہیں ٹریس کرنا ہو گا۔ یہی میرے ذہن میں کوئی واضح لائکہ عمل نہیں آ رہا۔" — عمران نے ہونٹ کا ٹتے ہوئے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ انہوں نے اسلی شاک کرنے کے لئے لازماً دارالحکومت میں ہی گودام بنائے ہوئے ہوں گے۔ ان گوداموں کو اگر ٹریس کر دیا جاتے تو ہمیں ۲ گے پڑھنے کا یکیوں سکتا ہے۔" — بلیک زید نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے ہم گا یک کی مدد سے دارالحکومت کی ایک ایک عمارت چیک کریں۔" — عمران نے ہنریہ ہجھے میں کہا۔

" اتنا تو میں بھی سمجھتا ہوں بس کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ میرے ذہن میں الفارینز کی بات تھی۔" — بلیک زید نے کہا۔

" وہ نہیں۔ الفارینز کو پورے دارالحکومت پر نہیں پھیلا یا جاسکتا۔ کیونکہ یہاں ہماری اپنی فوج کے بھی لئے کسے بے پناہ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان سب نے پورا سیٹ اپ

. ہم کمبل انہیہرے میں والپس پہنچ گئے ہیں بلیک زاطف اور رضیہ کی موت کے ساتھ ہی لانگ سرکل نے ہر دہ آثار ختم کر دیئے ہیں جن سے ان کی نشانہ ہی ہو سکتی۔ عاطف کے تمام اڈے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے واپس افراد ختم کر دیتے گئے ہیں۔ اور با دبودز بدبست تلاش کے نہ کسی کا رخانے میں دہ بالوف دریافت ہو سکتے ہے۔ اور نہ ہی وہ مطلوب اور افراسیاب کا پتہ چل سکا ہے۔ باودن کو تو پھر بھی تلاش کیا جا سکتا تھا کیونکہ بھر حال کارخانوں کی تعداد کو گنا جا سکتی ہے۔ اور اس میں موجود انجینئرز کو چیک کیا جاسکتا ہے۔ یہاں لا تعداد یہی ڈرایور ہیں۔ اور لا تعداد مزدور۔ البتہ افراسیاب کے متعلق چھان بن سے یہ اظہاع ملی ہے کہ وہ اچانک غائب ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان سب نے پورا سیٹ اپ

# Scanned & PDF COPY By RFI

نھانی نے جواب دیا۔

"مار تھم کوئی نیا آدمی ہے۔ پہلے تو اس کا نام سننے میں نہیں آیا۔" — عمران نے ایک سٹپ کے ہی ہجھے میں کہا۔

"یہ بس۔ ایک لمحاظ سے وہ نیا آدمی ہی ہے۔ کیونکہ بتایا گچھے کہ مار تھم پہلے کسی خفیہ تنظیم سے منسلک تھا۔ اور پھر کسی مشن کے دوران اس کی آنکھوں میں ایسی رین پڑیں کہ وہ بالکل انہا ہو گیا۔ انہا ہونے کے بعد اس نے یہ دھندے سے تو چھوڑ دیتے۔ البتہ اس نے ایک ایسی خفیہ تنظیم بنالی جو معلومات اُنھی کو کے اُسے پہنچاتی ہے اور انہا مار تھم ان معلومات کو باقاعدہ فروخت کرتا ہے۔" — نھانی نے جواب دیا۔

"ادھ۔ وہ انہا ہے۔ پھر یقیناً وہ اس دھندے سے میں ملوث ہو گا۔ تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو؟" — عمران نے پوچھا۔

"ٹاپ بار کے بمآمدے میں موجود ایک پیکاپ بوٹھ سے جناب" — نھانی نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم دیں۔" — میں عمران کو بتھا رہے پاس بھیجا ہوں۔ پھر عمران خود ہی باقی کارروائی کرے گا" — عمران نے کہا اور دوسرا طرف سے کوئی لفظ سننے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے شاید ہی مار تھم سے کوئی خبر مل سکے۔ اس قدر بادسائل تنظیم یوں عام مجرموں کے بس کی نہیں ہو سکتی"

ذخیرے موجود ہیں۔ اور دوسرا بات یہ کہ لازماً اسکے کے ان گھوڈا ہوں کے گھوڈا ہوں نے جدیدہ ترین حفاظتی انتظامات بھی کر رکھے ہوں گے۔ آخر تین طک اس میں ملوث ہیں۔" کوئی عام مجرم تنظیم نہیں ہے۔ البتہ بتھا رہی بات سے میرے ذہن میں ایک نیا آئیٹھا آیا ہے۔ رضیہ کے متعلق جو انکو اتری نھانی نے کی ہے۔ اس کے مطابق رضیہ جبار اپارٹمنٹس کی پوچھتی منزل کے کمرہ نمبر بارہ میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہے۔ اور یقین عاطف بھی اکثرہ ماں آتا جاتا رہتا ہو گا۔ جبار اپارٹمنٹس کی اپنی شیلیفون ایکس پیچجے ہے۔ دہائی سے شاید کسی ایسے فون نمبر کا علم ہو جائے جو محفوظ ہو۔ تو اس اڈے سے شاید اس تنظیم کے بارے میں کوئی نئی بات معلوم ہو سکے" — عمران نے کہا۔ اور بلیک زیر دنے سر برداشت دیا۔

اسی لمحے میز پر پیٹے ہوئے یہی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"ایک سٹپ" — عمران نے مخصوص ہجھے میں کہا۔ "نھانی بول رہا ہوں جناب عمران صاحب نے میری ڈیوٹی لگانی کتھی کہ میں زیم زین دنیا سے کسی ایسے آدمی کو تلاش کر دل جو کہ انتہائی باخبر آدمی ہو۔ اور میں نے ایس آدمی تلاش کر لیا ہے۔ اس کا نام مار تھم ہے۔ اور وہ ٹاپ بار میں بیٹھا ہے۔ اس کے متعلق پوری زیم زین دنیا کا یہ خیال ہے کہ مار تھم پاکیشیا میں ہو نے والے ہر دلائل سے پوری طرح باخبر رہتا ہے۔"

# Scanned & PDF COPY By RFI

"اے عمران صاحب۔ آپ۔ اب کیا کیا جائے۔ یہاں تو چاہئے یا کوک پینا اسے آپ کو مشکل کرنے کے مترادف ہے۔"  
نحافی نے مسلسل اتے ہوئے جواب دیا۔

"۱۰۵۵ مارچ تھم کہاں ہے۔" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"۱۰۵۶ انہوں نال میں اپنے مخصوص کیبن میں موجود ہے۔ کیبن نمبر چار۔ اس نے اپنے لئے مستقل طور پر رینزر کرایا ہوا ہے۔ وہ مستقل وہیں بیٹھا رہتا ہے۔ اس سے ملنے والے اُسی کیبن میں ہی جا کر اُس سے ملتے ہیں۔" — نحافی نے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اکھڑا ہوا۔

"آدمیرے ساتھ۔ اس انہ ہے مجرکو بھی دیکھ لیں کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔" — عمران نے کہا۔ اور نال کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ نحافی بھی سر ہلاتا ہوا اس کے چھپے چل پڑا۔ وہسکی کی بوتل اس کے ہاتھ میں لٹھی۔ وہ بوتل کی پے منٹ پہنچے ہی کہ چکا رہتا۔ اس لئے وہ اٹھینا سے چلتا ہوا عمران نے چھپے نال میں داخل ہو گیا۔ ٹاپ بار کا نال خاصاً ڈالا اور شاندار انہا زیں سمجھا ہوا رہتا۔ دل میں طرف کی بنز کی ایک طویل قطار بھی ہوئی تھی جن پر پہنچے پڑے ہوئے تھے اور باہر بج جل رہے تھے۔ جو کی بن ٹکھا ہوتا اس پر بلب جل جاتا۔ خالی کیبن کا بلب بچھا رہتا۔ اس لئے آنے والوں کو خود ہی پتہ چل جاتا کہ کون سا کیبن مصروف ہے اور کون سا خالی ہے۔ چار نمبر کی بن کا بلب جل رہا تھا اور عمران خاموشی سے قدم اٹھاتا اُسی

سیکر رہا تھا کہ کہا۔  
یکسونہ انہوں نے تو پھر داقی اس سے کچھ نہ کچھ معلوم ہو سکتے ہے۔ کیونکہ عام نفیات یہی بتاتی ہیں کہ انہوں نے آدمی کے باقی حواس بے حد تیز ہو جلتے ہیں۔ اور بعض ایسی باتیں جسے نارمل آدمی نہیں سن سکتا یا سمجھ سکتا انہوں نے افراد سن بھی لیتے ہیں اور سمجھ بھی لیتے ہیں۔ بہر حال اسے ڈھولا تو جا سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔ اور تیزی سے ڈرینگ رومن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈرینگ رومن سے باہر آیا تو اس کا بیاس بدھ کا تھا۔ یکن اس نے میک اپ نہ کیا تھا۔ عمران ڈرینگ رومن سے نکل کر بیردنی دردanza سے کی طرف بڑھ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار ردا نش منزل سے نکل کر خاصی تیز رفتار می سے ٹاپ بار کی طرف بڑھ گی جا رہی تھی۔

ٹاپ بار پہنچنے سے پہلے ہی عمران نے کار ایک سایید پر روکی اور خود پہنچے اور کمر وہ پہلے ہی ٹاپ بار کی جدید طرز کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ یہ بار ابھی حال ہی میں وجود میں آیا تھا۔ اور عمران اس سے پہلے اس بار میں کبھی نہ آیا تھا۔ عمران جیسے ہی ٹاپ بار کے بیردنی برآمدے تک پہنچا اس نے نحافی کو برآمدے میں موجود کر سیوں میں سے ایک پر۔ بڑے اٹھینا سے وہسکی کی بوتل ہاتھ میں پکڑے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ "اچھا تو یہ عیاشی ہو رہی ہے۔" — عمران نے اس کے ساتھ دالی کر سی پر جیختے ہوئے بنز نے بیچے میں کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

میں تمہارے پاس فردخت کرنے آیا ہوں۔ اگر میں اس کی طرف اشارہ بھی کر دوں تو تم لاذماً انہیں خریدنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ درہ دوسرا ہی صورت یہ تمہاری اپنی جان بھی جا سکتی ہے۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم واضح بات کرو۔" — مارکھم نے الجھے ہوئے ہیچے میں کہا۔

"صرف اشارہ کروں گا لانگ سرکل" — عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے سرگوششیانہ انداز میں کہا۔ اور انہوں نے مارکھم لانگ سرکل کے الفاظ سن کر اس بُری طرح اچھلا کہ جیسے اس کے سرپریم کپٹ پڑا ہو۔

"ادہ ادہ۔ تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوتی ہے۔ دوست۔ مجھے لانگ یا شارٹ سرکل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" — مارکھم نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی۔ اچھا اجازت" — عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بیٹھو۔ اب آگئے ہو تو پیز بیٹھو۔ بولو کیا پیو گے۔" مارکھم نے بے چین سے بیچے میں کہا۔

"پہنچنے کا سامان ہمارے پاس پہنچے سے موجود ہے۔ تم تکلیف نہ کرو۔ تم صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں ان معلومات کے خریدنے میں دلچسپی ہے یا نہیں" — عمران نے کہا۔ دیے اس نے تو انهیں ہیرے میں تیر چلا یا تھا۔ لیکن لانگ سرکل کا نام من

کیجن کی طرف بڑھتا گیا۔

"کیا میں انہوں نے مارکھم" — عمران نے پر دہ مٹا کر سامنے کرسی پہ بیٹھے ہوئے اندھے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے نابینا ہونے کی وجہ سے ہی عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہی مارکھم ہے۔ کیجن میں دہ اکیلا بیٹھا ہوا شراب پہنچنے میں مصروف تھا۔

"ادہ۔ یہ کم ان پیز" — انہوں نے چونکہ کہ کہا۔

"میرا نام ڈیگر ہے اور یہ میرا ساتھی جیکب ہے" — عمران نے آگے بڑھ کر اپنا اور نجافی کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"تم شاید کوئی معلومات خریدنے آئے ہو۔ لیکن معاف کرنا میں کسی اجنبی سے کوئی بات نہیں کیا کرتا۔ یہ میرا اصول ہے۔" مارکھم نے خشک ہیچے میں کہا۔

"ہم معلومات خریدنے نہیں بلکہ فردخت کرنے آئے ہیں" — عمران نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور مارکھم اس کی بات سن کر بُری طرح چونکہ پڑا۔

"ادہ۔" — کیا مطلب — کیسی معلومات۔ یہ تو معلومات خریدنے کا کوئی دھنہ نہیں کرتا۔ بس میرے مخصوص ذرائع ہیں جن سے میں معلومات حاصل کرتا ہوں خریدنے نہیں ہوں۔" مارکھم نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے مارکھم۔ لیکن اس کے باوجود جو معلومات

# Scanned & PDF COPY By RFI

نہیں ہو گی۔ یہ اڈہ میرا جا ہوا ہے۔ یہاں سے ٹپنے کے بعد مجھے بے حد تکلیف اٹھانی پڑے گی اور پھر میں کیسین کا ڈبل کرایہ ادا کرتا ہوں۔ — مارکھم نے جواب دیا۔

تم پیکو کو پوری طرح نہیں جانتے مارکھم۔ وہ انہتائی وہی ہے اب بھی وہ تمہارے قتل کا حکم دے چکا تھا۔ لیکن ہم نے اُسے سمجھایا کہ خواہ مخواہ تمہارا خون بہانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہم نے اُسے بتایا کہ ہم خود چیک کر لیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ جب تک تم خود پیکو کی تسلی نہ کرو البتا بننے کی نہیں۔ — عمران نے جواب دیا۔

وہ جس طرح چلے ہے تسلی کر سکتا ہے۔ ویسے اُسے میری طرف سے بتا دینا کہ مارکھم کو وہ کمزور یا ایکلانہ سمجھے۔ اُسے میری تمام چیزوں کا پوری طرح علم نہیں ہے۔ بار بزنس میں وہ نیا آیا ہے۔ اسنے لئے وہ اس قدر چین ہے۔ ورنہ مجھے تو یہ بھی

معلوم ہے کہ وہ مظہوب سے پیکو کیوں بنائے ہے۔ لیکن میں نے کبھی ایسے دھنده دیں اپنی شانگ نہیں اٹھائی۔ اس لئے اُسے بتا دو کہ اُسے میری طرف سے کوئی خطرہ درپیش نہ آئے گا۔

مارکھم نے ہونٹ کا شتے چوتے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ ہم سمجھادیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ سمجھ جائے گا۔ لیکن اگر پھر بھی اُسے شک رہا تو پھر ہم اُسے یہی مشورہ دیں گے کہ وہ تم سے براہ راست بات کرے۔ — عمران نے سر ہلا تے ہوئے کہا۔

میں اس پر بھی ہر وقت تیار ہوں۔ میں یہاں موجود ہوں اور وہ

کوئی طرح مارکھم چوکتا تھا۔ اس سے فاہر ہوتا تھا کہ مارکھم لانگ سرکل کے متعلق جانتا ہے۔ اور تھران بھی جانتا چاہتا تھا۔

میں تو مردتا کہہ رہا تھا۔ ویسے اصل بات یہ ہے کہ مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ نہ ہی یہ میری ریخ کا کام ہے۔ میرا کام تو عام مجرموں کو عام سی معلومات فردخت کرنا ہے۔ میں بڑھی منظیموں کے یکجہ میں کبھی نہیں الجھتا۔ اور لانگ سرکل کے متعلق کچھ جاننے کی خواہش رکھنے والا کم از کم اس قدر اطمینان سے ٹاپ بار میں نہ بیٹھا ہوتا۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ تمہیں پیکو نے بھیجا ہو گا۔ وہ جب سے یہاں آیا ہے۔ اُسے ہی خطرہ لا حق رہتا ہے۔ حالانکہ میں نے اُسے ہمیشہ یقین دیا ہے کہ میں اس کے دھندرے میں کبھی ملوث نہیں ہوں گا۔ — مارکھم نے ہونٹ کا ٹھتھے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب ہمیں یہی یقین آگیا ہے۔ لیکن پھر آخر تھم نے اڈے کے لئے ٹاپ بار کوئی کیوں منتخب کیا سے ہے باس اس بات سے پریشان رہتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کسی اور بار کا رخ کرو۔ آج کل حالات بے حد خراب ہیں اور باس نہیں چاہتا کہ ایک انہیں کے خون سے باٹھ رہنگے۔ — عمران نے کہا۔

اوہ۔ پیکو کو مارکھم کے متعلق کمبل معلومات نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے ہو بھی نہیں سکتیں۔ وہ یہاں کا اپنکا رج ایسی حال ہی میں بنائے ہے جب کہ میں یہاں گزشتہ چھ سالوں سے بیٹھا ہوں۔ تم اتنے باس کو میری طرف سے سمجھادو کہ مارکھم سے اُسے کبھی کوئی شکایت

# Scanned & PDF COPY By RFI

عمران صاحب بیرون اخراج ہے ہمارا العادب ہو رہا ہے۔  
اچاک نحافی نے پونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سیاہ رنگ کی کار بجاءے چیچھے ہے اور اس کو  
ٹویں کرنے کے لئے تو میں واپس آگیا تھا" — عمران نے  
مکراتے ہوئے سر ملا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" — نحافی نے حیرت بھرے  
لہجے میں کہا۔

"میں نے ماڈل قسم سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ بس صرف  
طریقہ کار مختلف تھا۔ یعنی مجھے معلوم تھا کہ ان باتوں کے بعد لازماً  
ہماری نگرانی کی جائے گی۔ اس طرح ہمیں آگے بڑھنے کے  
لئے کیلومل جائے گا" — عمران نے وضاحت کرتے ہوئے  
کہا۔ اور نحافی بے اختیار مسکرا دیا۔ واقعی یہ جاسوسی عجیب دھنده  
ہے۔ اس میں کبھی کبھار تو خود کو چارہ بنانے کے مجرموں کے آگے ڈالنا  
پڑھاتا تھا۔

"اب ذرا ہوشیار رہنا" — عمران نے کار ایک دیران  
سڑک پر موڑتے ہوئے کہا۔ اور نحافی تن کو سیدھا ہو گیا۔ عمران  
نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ اور پھر چند لمحوں بعد کار دو تین جھنکے کھا کر  
رک گئی۔ عمران نے دروازہ کھولا دی۔ یچھے اتر آیا۔ سیاہ کار کا فی  
چیچھے بھی۔ عمران نے بونٹ کھول کر اُس سے لفت ہک میں پھنسا  
کر کھڑا کیا اور پھر انہیں پیارے جھاک گیا جیسے کار میں پیدا ہونے  
والے نقش کو تلاش کر رہا ہو۔ دوسری طرف سے نحافی بھی

مجھے جب چلے ہے یہاں آگر بھی سے مل سکتا ہے یا مجھے اپنے  
سی طاقت ہے۔ — مارٹن نے کہا۔  
اوے کے مارٹن۔ تمہے تکڑا چو۔ اور اٹھیناں سے دھندا کہو۔  
اب باس تھاڑے آٹے نہ آئے گا۔ گٹھ بانی" — عمران  
نے کہا۔ اور اٹھ کر کیسی سے باہر آگیا۔ نحافی بھی خاموشی سے  
اس کے یچھے چلتا ہوا باہر آگیا۔ عمران ادھرا صدر دیکھے بغیر سیدھا  
بیرونی درد داڑھ کہ اس کو کے ہال سے باہر نکل آیا۔

"یہ آپ کو اچانک معلومات فردخت کرنے کی کیا سوچی؟"  
نحافی نے ہال سے باہر آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
"یار اب ضروری تو نہیں کہ سر و فت جیب میں رقم رہے۔  
و یہ سے بھی سیلیمان آج کل عجیب پہ گیا ہوا ہے۔ اس لئے جیب خالی  
ہی ہے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کار کی طرف  
بڑھنے ہوئے کہا۔

"سیلیمان جھٹپٹ پہ ہے تو پھر تو جیب بھری ہونی چاہئے۔ آپ  
تو ہمیشہ ہی روتا رہتے ہیں کہ سیلیمان جیب خالی کر دیتا  
ہے۔ — نحافی نے مکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں۔ رقم ہی تب جیب میں آتی ہے جب نکالنے  
 والا موجود ہو" — عمران نے کار کے قریب یچھے ہوئے  
کہا اور نحافی بے اختیار قیقبہ مار کر ہنس پڑا۔

عمران نے شیرنگ سنجال اور نحافی کے سائیڈ سیٹ پر  
بیٹھتے ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

اگر کہ کڑا ہو گی۔ وہ بُم کو اس سراج اور اجھا جیسے بیٹھے تھا کیا ہو۔ سیاہ رنگ کی کار ان کے قریب پہنچی تو عمران نے مرکر پاٹا اٹھایا اور کار کو رکنے کا اشارہ کیا۔ کار کا بونٹ وہ بند کر چکا تھا۔

”کیا بات ہے مسٹر“ — سیاہ کار کی ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھے ہونے ایک نوجوان نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔ وہ اپنی شکل و صورت اور جسم سے کسی یونیورسٹی کا طالب علم لگتا تھا۔ اس کے ساتھ دالی سیٹ پر ایک لمبی ہونچوں والانوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

”چاری کار خراب ہو گئی ہے۔ اگر آپ ہمیں لفٹ دے دیں تو.....“ — عمران نے ڈرائیور کے قریب جا کر پڑے منٹ بھرے بیٹھے ہیں کہا۔

”کہاں جانا ہے آپ لوگوں نے“ — ساتھ بیٹھے ہوئے ہونے والے نے قدرے سخت بیٹھے ہیں پوچھا۔ ”جانا تو اسکا تی دیلاتا۔ یکن آپ ہمیں پوک سراج پر آتار دیں۔ تو وہاں سے کوئی مسٹری میں جائے گا“ — عمران نے جواب دیا۔

”اد۔ کے۔ بیٹھ جاؤ“ — ڈرائیور نے کہا۔ ”آجھائی جیکب۔ یہ شرعت وگ مان گئے ہیں“ — عمران نے مرکر نحافی سے کہا۔ اور نحافی سر ملا تا ہوا کار کی طرف پڑھ آیا۔ عمران اور نحافی بڑے اٹھیناں سے پچھلی سیشوں پر بیٹھے گئے۔

”ٹاپ بار سے جناب۔ ہم وہاں اندھے مارکھم سے ملنے کئے تھے۔“ — عمران نے بڑے معصوم سے بیچے میں کہا۔

”اندھے مارکھم سے اودھ کیوں“ — ہونچوں والے نے چونک کم پوچھا۔

”ہمیں پتہ چلا تھا کہ وہ سرمه نور نظر فردخت کرتا ہے جس سے کمزور بینائی طاقتور ہو جاتی ہے۔ مجھے دراصل ددر کی چیزیں زیادہ واضح اور قریب کی چیزیں زیادہ صاف نظر آتی ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ سرمه نور نظر مارکھم سے لے لوں۔ لیکن وہ کہنے لگا کہ وہ توصیر ان کو سرمه بچنا ہے جنہیں دور کی چیزیں زیادہ صاف اور قریب کی چیزیں زیادہ واضح نظر آتی ہوں۔“ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔ اور ہونچوں والان اور ڈرائیور دونوں کے پھر وہ بیچرت اور الجھن کے آثار ابھر آئے۔

”کیا مطلب ہوا۔ کیا تم ہم سے مذاق کر رہے ہیں ہو؟“ ہونچوں والے نے انتہائی کوخت بیچے ہیں کہا۔

”مذاق۔“ — اودھ جناب۔ آپ کی ہونچیں دیکھنے کے بعد کسی وجہات ہو سکتی ہے مذاق کرنے کی۔ بھلا ملا کو خان سے کوئی مذاق کر سکتا ہے۔“ — عمران نے سہم کر کہا۔ اور

# Scanned & PDF COPY By RFI

یک لخت ڈرائیور نے موچھوں والے سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”ارے ہاں۔ تم نے یاد دلا دیا۔ اُسے مل لیں پھر انہیں جو کچھوڑ دیں گے۔“ — نادر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔  
اور کار تیزی سے مل کر ایک رہائشی کا بونی میں داخل ہو گئی۔

”آپ ہماری فکر نہ کریں جا ب۔ آپ کی کار بڑی آرام دہ ہے۔  
ایسی کاریں بیٹھنے کے بعد یونچے اتر نے کو دل ہی نہیں چاہتا۔“  
عمران نے کہا۔ اور اس بار نادر اور اس کا ڈرائیور ساکھی دنوں  
بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑے۔ کار ایک کوٹھی کے پھاٹک  
پیدا کر گئی۔ ڈرائیور نے تین بار ہارن سجا یا تو پھاٹک کھل گیا۔  
اور کار اندر داخل ہو گئی۔ پورپر جیس دو کاریں پہلے سے موجود  
تھیں۔ ڈرائیور نے کار ایک سائیڈ میں جا کر روک دی۔

”آدم تھیں بھی عارف سے مل دیں۔ اُسے تم جیسے احمد قوں  
سے مل کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔“ — نادر نے یونچے اتر تے  
ہوئے کہا۔ اور عمران مکر آتا ہوا یونچے اتر آیا۔ نھانی بھی خاموشی  
سے یونچے اتر۔ اور پھر وہ ان دنوں کے ساتھ چلتے ہوئے  
کوٹھی کے بہ آمد تے کی سائیڈ میں بننے ہوئے کمرے کی طرف  
بڑھ گئے۔ یہ کمرہ ڈرائیگ روم کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔  
”واہ۔ کیا خوب صورت اور جدید صوفیے ہیں۔ یہ عارف صاحب  
کی بیگم شاید کسی فرنچی پر دالے کی صابن زادی ہے۔“ — عمران  
نے صوفیں کو دیکھ کر کہا۔ اور نادر اور اس کے ساتھی کے حلق  
سے نکلنے والے تھوڑوں سے ڈرائیگ روم گونج اٹھا۔ اسی لمحے

موچھوں والے کا چہرہ کھل اٹھا۔ اس نے بے اختیار دنوں  
ہاتھوں سے موچھوں کو سہلانا شروع کر دیا۔  
کار اب خاصی تیز رفتاری سے آٹے بڑھی جا رہی تھی۔ اور  
پھر اچانک وہ ایک سائیڈ روڈ پر مر گئی۔

”یکن جناب آپ نے گونہ کون سی استعمال کی ہے۔“  
عمران نے اچانک موچھوں والے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔  
”کیا مطلب۔“ — موچھوں والے نے بڑی طرح پوچھتے  
ہوئے پوچھا۔

”اتنی متفبوط موچھیں میں نے کم ہی دیکھی ہیں۔ ابھی تک ذرا  
بھی ٹیڑھی نہیں ہوئیں اس لئے پوچھ رہا تھا۔“ — عمران نے  
کہا۔

”شتاپ۔“ میں بکواس کرنے والوں کی گرد میں توڑ  
دیتا ہوں۔ — موچھوں والے کو یک لخت غصہ آگیا۔ اور  
عمران نے ایسی اداکاری شروع کر دی جیسے وہ واقعی انتہائی  
خوف زده ہو گیا ہو۔ نھانی ہونٹ بیٹھنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس  
کی سمجھیں ابھی تک یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر عمران چاہتا کیا ہے  
حالانکہ جس طرح عمران نے اُسے ہوشیار رہنے کے لئے  
کہا تھا۔ اس کا مطلب تو ہی ہو سکتا تھا کہ وہ ان پر قابو پانा چاہتا  
ہے۔ یکن اب وہ کاریں بیٹھا اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے اس  
کا مقصد صرف اس کاریں لفٹ لینے کے سوا اور کچھ نہ ہو۔  
”نادر۔ کیا خیال ہے۔ ڈرائیور سے ملتے چلیں۔“

# Scanned & PDF COPY By RFI

”اچھا۔۔۔ عارف نے کہا اور پھر وہ عمران اور نجافی سے  
ٹھیک ہو گا۔۔۔

”تم کون ہو۔۔۔ پوری تفصیل سے اپنا تعارف کرواد۔۔۔“ عارف  
نے کہخت ہے جسے میں کہا۔۔۔

”ہمیں افسوس ہے میر عارف۔۔۔ آپ کا سیکش انہیانی  
کمزور اور انہیانی احمد افراد سے بھرا ہوا ہے۔۔۔ باس بالوق  
کو اطلاع ملی تھی لیکن اُسے یقین نہ آیا تھا۔۔۔ چنانچہ اس نے  
ہمیں چیک کرنے کے لئے بھیجا اور اب ہماری روپورٹ یہی  
جو گئی کہ واقعی اُسے ملنے والی اطلاعات درست ہیں۔۔۔“

عمران نے یہ لخت انہیانی سنجیدہ ہے جسے میں کہا۔۔۔ اور اس بار  
عارف کے ساتھ ساتھ نادر اور دوسرے ڈرائیور کے  
چہرے پر یہ یک لخت زبانے کے سے آثار پیدا ہو چکے۔۔۔

”لگ۔۔۔ لگ۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔“

عارف نے بُڑی طرح بوکھلاتے ہوئے ہے جسے میں کہا۔۔۔

”کیا تم اب بھی اصل بات نہیں سمجھ سکے۔۔۔ تمہیں عاطف کے  
حشر کا علم نہیں ہوا۔۔۔“ عمران نے ہونٹ دباتے ہوئے  
کہا۔۔۔

”مل۔۔۔ لیکن۔۔۔ ہمارا عاطف سے کیا تعلق۔۔۔“ عارف  
اوہ زیادہ بوکھلا گیا۔۔۔

”بہت خوب۔۔۔ اچھا جواب ہے۔۔۔ ذرا شیلی فون منگو انا۔۔۔ میں چیف  
باس سے پوچھوں کہ تمہارا عاطف سے کیا تعلق ہے۔۔۔“

سائیڈ کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمبے دو مشین گنوں سے مسلح  
نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوتے اور انہوں نے اس طرح  
عمران اور نجافی کی طرف مشین گنیں سیدھی کر لیں جیسے وہ انہیں  
انسان کی بجائے نشانہ بازی کے لئے استعمال ہونے والے  
ریت کے تھیں سمجھ رہے ہیں۔۔۔

”اوے اوے۔۔۔ ہم انسان ہیں بھائی۔۔۔ ریت کے تھیں نہیں  
ہیں۔۔۔“ — عمران نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

”نادر۔۔۔ یہ کون ہیں۔۔۔ اور تم انہیں یہاں کیوں لے آئے ہو۔۔۔“  
اُسی لمبے دروازے سے ایک اور بلے تردد نگے آدمی نے  
اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ اس نے جسم پر قیمتی نائٹ کا دن  
پہننا ہوا تھا اور اس کے حصہ میں سکارہ دبا ہوا تھا۔۔۔

”جانب۔۔۔ یہ دونوں مشکوک آدمی ہیں۔۔۔ ٹھاپ باریں انہوں نے  
انہیں مار گھم سے ملاقات کی ہے۔۔۔ اور ان کی گفتگو کے دوران  
لانگ سرکل کا لفظ بھی آیا تھا۔۔۔ اس لئے ہم انہیں آپ کے پاس  
لے آئے ہیں۔۔۔“ — پوچھوں والے نے بڑے مودبانتہ ہے جسے  
میں کہا۔۔۔

”اوہ۔۔۔ تم نے ان کی تلاشی لی ہے۔۔۔“ — عارف نے  
سکارہ منہ سے نکال کر پونکتے ہوئے کہا۔۔۔

”تلاشی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔ ہم نے چیک کر لیا ہے یہ  
معصوم سی بھیڑیں ہیں۔۔۔“ — نادر نے بے اختیار پوچھوں  
کو تاقد دیتے ہوئے کہا۔۔۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

اوٹ پیانگ چنگوکی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمہارے دونوں ساتھیوں نے کارکر دگی دکھانے کے جوش میں ہمارا تعاقب کیا۔ ہم نے مزید چنگ کے لئے اپنی کارخاب ہونے کا بہانہ کیا۔ اور ان سے لفت مانگی۔ جو آسانی سے مل گئی۔ اور پھر ان دونوں نے سب سے بڑی حادث کی کہ ہمیں سیدھا بغیر کچھ سوچے سمجھے تمہارے پاس لے آئے۔ اب تم خود سوچو کہ اگر ہماری جگہ پر حکومت کے جاؤں ہوتے تو کیا ہوتا۔ اور تمہارے ساتھیوں کی ان احتمالوں کا کیا نتیجہ نکلتا۔ — عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یکوں نادر" — عارف نے اس بارہ مونچھوں والے سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت بیجے میں کہا۔

"باس۔ ہم تو انہیں بیان اس لئے لائے تھے تاکہ یہاں ان پر تشدد کر کے ان سے اصل بات اگلوانی جا سکے۔ درست ہم چاہتے تو انہیں ان کی کار سیاست اس دیران سڑک پر ہی اڑا دیتے۔" نادہ نے جواب دیا۔

"باس۔ بخھے تو یہ لوگ اب بھی ملک ک نظر آتے ہیں" — نوجوان ڈر ایسور جو خاموش بیٹھا تھا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ یہ بات ہوئی۔ تو تم ایسا کرو وہ باس سے بات کرو۔ اور اُس سے کہو کہ ڈیگر اور جیکب ہمیں منشکوں لگ رہے ہیں۔ وہ تمہیں خود ہی اس بات کا جواب دے دے گا"

عمران نے طنزیہ بیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم ہمیں کو اور تمہرے کے آدمی ہو۔ حالانکہ ہم

عمران نے بڑے طنزیہ بیجے میں کہا۔

"تم ہو کوں۔ اور یہ ہم کیسی باتیں کر رہے ہیں ہو" — عارف نے اس بارہ اسے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سب تکے سامنے کھل کر بات کرنی ہو گی۔ سوچ لو۔ کہیں ہی بات تمہارے مقدمہ پر مہرنا لگادے" — عمران نے سر تھکلتے ہوئے کہا۔

"ادھ اودھ۔ تم دونوں باہر جاؤ" — عارف نے چونکہ کہ میشین گن برداروں سے کہا۔ اور دوہ سوہ ملا تے ہوئے مرڑے اور دردراز سے سے باہر نکل گئے۔

"اب تم نے سمجھا ری کی بات کی ہے۔ لیکن مسٹر عارف تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی حرکات میں انتہائی ناپختہ پن ہے۔ حالانکہ ملک کے حالات تم جانتے ہو۔ ان حالات میں تمہارا یہ ناپختہ پن پوری تنظیم کے لئے شدید خطرے کا باعث بن سکتا ہے" — عمران نے انتہائی سنجیدہ بیجے میں کہا۔

"تم کھل کر بات کرو۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو" — عارف

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"چیف بیس کو اطلاع ملی تھی کہ تمہارا ایکشن تمہارے ساتھیوں کے لا ابالی پن کی وجہ سے کسی بھی وقت ٹریس ہو سکتا ہے۔ چنانچہ چیف بیس نے ہمیں چنگ کے لئے پہچا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تمہارے یہ دونوں ساتھی ٹاپ بار میں موجود ہیں۔ چنانچہ ہم ماہتمم سے ملے۔ اور ہم نے جان بوجھ کر ان سے

# Scanned & PDF COPY By RFI

99

"چیف بس موجود نہیں ہیں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو اور " اُسی بجاہی آواز نے پوچھا۔

"ہم نے دو مشکوک آدمیوں کو پکڑا سے۔ ان کا نام ڈیگر اور جیکب ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ وہ ہیڈ کوارٹر کے آدمی ہیں اور چیف بس نے انہیں ہمارے سیکشن کی چینگ کے لئے بھیجا ہے اور ادوار" — عارف نے عمران اور نعمانی کی طرف ویکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیگر اور جیکب — یہ کون لوگ ہیں۔ ہیڈ کوارٹر سے اس نام کے کسی آدمی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم نے انہیں کہاں سے پکڑا ہے اور" — دوسری طرف سے حیرت بھرے ہجے میں پوچھا گیا۔

"ٹاپ بارے۔ انہوں نے دہلی اندھے مارچم سے ملاقات کی اور ان کی گفتگو کے درمیان لائگ سرکل کا نام آیا تھا اور" عارف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو پھر تمہیں فوٹا بس پیکو کو اطلاع دینی چاہئے تھی۔ ٹاپ بار اس کی رنچ میں آتا ہے اور" — دوسری طرف سے کہ خست ہجے میں جواب دیا۔

"باس پیکو اس وقت وہی موجود نہ تھا۔ اس لئے میرے ساتھی انہیں اغوا کر کے سیکشن تھری میں لے آئے ہیں اور" عارف نے جواب دیا۔

"یہ انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ پہ دونوں کہاں ہیں اور" —

ہیڈ کوارٹر کے سب افراد کو اچھی طرح جانتا ہوں" — عارف نے اٹھنے ہوئے بچے میں کہا۔

"کہہ تو رہا ہوں کہ تم بس سے بات کرو" — عمران نے جھنجلائے ہوئے بچے میں جواب دیا۔

"نادر۔ ٹرانسپریٹ لے آؤ۔ ابھی بات واضح ہو جائے گی۔ اگر یہ واقعی ہیڈ کوارٹر کے آدمی ہیں تو میں بس سے کہوں گا کہ اگر انہیں ہماری کارکردگی سے کوئی شکایت تھی تو وہ ہم سے براہ راست بات کرتے۔ اس طرح ہمارے پیچے جاسوس لگتے کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اُسے ہم پر اعتماد نہیں رہا۔ اور اگر یہ دا قعی غلط لوگ ہیں تو پھر میں ان کا ایسا عبرت تک حشر کر دیں گا کہ ان کی رو یعنی بھی صدیوں بلیاتی رہیں گی" — عارف نے انتہائی کہخت ہجے میں کہا۔ اور نادر سر پلاتا ہوا اٹھا اور اس نے سائیڈ پر موجود ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سائز انسپریٹر نکال کر عارف کے سامنے آ کر رکھ دیا۔ عارف نے اس پر فریکونسی سیٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عارف فرام سیکشن تھری کا لیگ اور" عارف نے تیز ہجے میں کہا۔

"یہ — ہیڈ کوارٹر اٹٹہ نگ اور" — چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بجاہی آداز سنائی دی۔

"عارف فرام سیکشن تھری۔ چیف بس سے بات کرو۔ اٹ از ایم جنسی اور" — عارف نے کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

شروع کر دی جیسے وہ پیدا ہی ان کے احکامات کی تعیین کئے لئے ہوا ہو۔ اور پھر نادر نے بڑے مانہنہ انداز میں ان کی تلاشی لی۔ اور پھر ان کی جیموں سے میلا اور باہر نکال لئے۔

"ادہ۔ یہ تو پوری طرح مسلح تھے۔" — عارف نے ریوا اور دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔ اور نادر نے سر بلادیا۔ اور نادر نے عمران اور نعماں کے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے ان میں کلپ پتھک کر دیاں ڈال دیں۔ نعماں کا ذہن اب دائمی جنبجاہٹ کے عروج پر پہنچ گیا تھا۔ عمران دائمی اجتماعوں کی طرح ان کے احکامات کی تعیین کرتا جا رہا تھا۔ حالانکہ جس اندازی انداز میں نادر نے ان کی تلاشی لی تھی۔ اگر عمران کے رویہ کی وجہ سے نعماں مجبور نہ ہوتا تو ایک لمحے میں وہ پھوٹن جل دیتا۔

"مہہار اتعلق حکومت کے کس محکمہ سے ہے۔" — عارف نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو چیفت بائس سے خاتمات کے بعد ہی پتہ چلے گا۔"

عمراں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے در داڑہ کھلا اور ایک مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔

"بائس۔ ہمیشہ کوارٹر سے کار آئی ہے۔ آدمیوں کو لئے۔"

اس نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ادہ یہیں۔ ان دونوں کو لے جلو باہر۔" — عارف نے

چونک کر کہا۔ اور پھر عمران اور نعماں کو دھکیل کر باہر نکالا گیا۔ پورچ میں ایک نیلے رنگ کی کار موجود تھی۔ جس کے شیشے کلڑ تھے اور

بخاری آواز دالے نے کہا۔

"ہمارے پاس موجود ہیں ادوار۔" — عارف نے جواب دیا۔ "تم ان کا خیال رکھنا۔ میں اپنے آدمی بیچ رہا ہوں۔ وہ ان دونوں کو ہمیشہ کوارٹر لے آئیں گے۔ اب ہمیں خود اس محلے کو دیکھنا پڑے گا ادوار۔" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تھا باری مرضی۔ کہہ تو میں خود ان کی ہڑیاں توڑ کر ان سے سب کچھ اخنوالوں ادوار۔" — عارف نے جواب دیا۔

"نہیں۔" — ہمیشہ کوارٹر میں ان سے سب کچھ اگلوں یا جائے گا۔ یکن تم سب بے حد محتاط رہو۔ ہو سکتا ہے ان کا تعلق حکومت کے کسی ادارے سے ہوا اور اینہاں آں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عارف نے طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسپیر آن کر دیا۔

"ان کی تلاشی لو نادر۔ اور ان کے ہاتھوں میں پتھک کر دیاں ڈال دو۔" عارف نے ٹرانسپیر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ دونوں۔" — نادر نے سچلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوا اور نکالتے ہوئے کہا۔ اور عمران منہ بناتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے نعماں نے بھی اس کی پیر دی کی۔

"اپنے ہاتھ سہ دل پر رکھ لو۔" — نادر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران نے اس کے احکام کی اس طرح پیر دی کرنی

# Scanned & PDF COPY By RFI

تھے پلازہ کے اندر داخل ہونے کے بعد عمران کو واقعی کچھ نظر نہ آ پڑتا۔ کار کافی گھر اپنی میں اترنے کے بعد سیدھی ہوتی اور پھر درا سا آگے بڑھنے کے بعد کم گئی۔ عمران اور نحافی کو کار سے بچے آتا ریا گیا۔ اور پھر ان دونوں کو مختلف کردار سے گزار کر وہ ایک جھوٹ سے کمرے میں لے آئے۔ اس کمرے میں ایک بڑی سی میز اور اس کے چار کم سیاں موجود تھیں۔ عمران اور نحافی کو ان کم سیاں پر بیٹھنے کے لئے کہا گیا۔ عمران نے پہلے تو ان کم سیاں کو غور سے دیکھا۔ کیونکہ اس سے خطرہ تھا کہ کہیں ان کم سیاں میں گپ کرنے والا سسٹم موجود نہ ہو لیکن وہ عام سی کم سیاں تھیں۔ اس لئے عمران بڑے اطمینان سے ایک کم سی پر بیٹھ گیا۔ اور دوسرا کم سی پر اس نے نحافی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مسلح افراد اس کے عقب میں مشین گنیں لے کر ہٹے ہو گئے۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھدا اور دوسرا لمحہ عمران اس بڑی طرح اچھلا کہ کم سی سے گرتے گرتے بچا۔ دروازے میں سے داخل ہونے والا مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی زمین اس کے قدموں تلے سے غائب ہوتی جا رہی ہو۔ اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ ایک لمحہ کے لئے اُسے خیال آیا کہ کہیں آنے والا میک اپ میں نہ ہو۔ لیکن پھر اس نے یہ خیال جھک دیا۔ کیونکہ اتنا سمجھ رہا تو بہر حال وہ رکھتا تھا کہ اصل اور لقل میں فرق کو سمجھ

عمران یہ دیکھ کر چونکہ پڑا کہ کار کی نمبر پلیٹ کے ساتھ ایک منی پلیٹ موجود تھی، جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کار کا تعلق دادا حکومت کے ایک انتہائی اہم آدمی سے ہے۔ ان دونوں کو کار کی سچھلی سیٹوں پر بٹھا دیا گیا۔ اور دو لمبے تڑپجھ نوجوان ان کے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ سامنے والی سیٹ پر بھی ڈرائیور کے ساتھ ایک اور آدمی موجود تھا۔ اور پھر کار ہرگست میں آگئی۔ عمران اس طرح اٹھیا۔ اس سے بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ اپنے ہی سائیکلوں کے ساتھ سیریم جا رہا ہو۔

”تم کون ہو؟“ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے مذکور عمران اور نحافی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”ہمیڈ کوارٹر پہنچ کر بتائیں گے۔ فی الحال تم خاموش شیٹھ رہو۔“ عمران نے سخت لمحے میں جواب دیا۔ اور وہ آدمی پہنچنے لمحے انہیں خونخوار نظر دل سے دیکھتا رہا۔ پھر وہ سیدھا ہڑکر بیٹھ گیا۔ کار کے شیشے کو ڈھندر لکھ۔ لیکن اندر سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ اور عمران سوچ رہا تھا کہ واقعی اس کا پال انہتائی اجمی مجرموں سے پڑا ہے جنہیں ذرہ برابر بھی کسی حفاظتی اقدام کا خیال تک نہیں۔ با پھر یہ لوگ ضرورت سے کچھ نیادہ ہی خود اعتماد واقع ہوئے ہیں۔ کار مختلف سرکروں سے گز۔ تی ہوتی ایک بہت بڑے کمرشل پلازہ کے عقبی حصے میں داخل ہو گئی۔ اس عقبی حصے میں کار اس طرح بچے اترتی چلی گئی۔ جیسے کوئی آبد و ز سمندر میں اترتی ہے۔ دونوں طرف سیاہ رنگ کی دیواریں بیکیس اس

# Scanned & PDF COPY By RFI

وسری طرف پاکیشیا کے خلاف تین ملکوں کی خوفناک تنظیم کا سربراہ ہے۔ اور عمران آج تک اُسے پچان ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اب عمران کو مر جانے کی حد تک یقین ہو چکا تھا کہ سامنے بیٹھا ہوا آدمی اصلی سیلماں ہے۔ اس کا باورچی۔ اس کا انداز۔ لمحہ اور بولنے کا خاص شامل ایسا تھا جسے دنیا کا بڑے سے بڑا انعام بھی کاپنی نہ کر سکتا تھا۔ "تم کب سے لانگ سرکل سے دابستہ ہوتے ہو؟"

عمران نے ہونٹ چلاتے ہوتے کہا۔

"لانگ سرکل سے یہی دابستہ ہوا ہو۔ اور تم غلط سمجھ رہے ہو۔ مسٹر علی عمران۔ لانگ سرکل تو یہیں نے صرف یہاں کے مخصوص مقاصد کے لئے ایک تنظیم بنائی ہے۔" — سیلماں نے ۲ نکھیں بچاڑتے ہوئے حیرت برے بھی یہیں کہا۔

"تم نے ابھی میرے سامنے جو تقریب کی ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے۔" — عمران نے اس بارخاصے خشک ہجھیں کہا۔

"میں بتھیں یہ بتانا چاہتا ہوں مسٹر علی عمران کہ یہ سب کچھ ہم نے دانتہ کیا ہے۔ ہم نے بتھیں دکھایا ہے کہ لانگ سرکل تنظیم بتھیں ذرہ برابر بھی اہمیت نہیں دیتی۔ ورنہ تو مثاپ بار میں جب تم مار گھم سے باتیں کر رہے تھے۔ اس وقت بڑے اٹھیٹاں سے بتھاری پشت میں مشین گن کا پورا برسٹ آتا راجا سکتا تھا۔ لیکن ہم نے سوچا کہ نہیں۔ علی عمران یہ سمجھتا ہے کہ وہ دنیا کا بہت بڑا جاسوس ہے۔ اس لئے اُسے اُتنی جلدی ختم

کے۔ "تم سیلماں۔ یعنی کہ تم اور یہاں" — عمران کے بیوی سے بے اختیار نکلا۔ اور آنے والا بوجہ حقیقت اس کا باورچی سیلماں تھا۔ بڑے ڈپلویٹ اندائز میں مکرا یا اور پھر میز کی سائید میں موجود اپنی نشست والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھانی بھی یہرتوں سے عمران کے باورچی سیلماں کو دیکھ رہا تھا۔ جو اس وقت اس ساری خوف ناک تنظیم کا باس بنایا ہوا تھا۔

"ہاں تو مسٹر علی عمران۔ تم آخر کار لانگ سرکل کی راہ پر چل ہی نکلے۔ حالانکہ ہم نے بے حد کوشش کی تھی کہ تمہارا اہم اس نہ پڑے لیکن مقدرات واقعی اٹل ہوتے ہیں۔ اگر دہ رضیہ جذباتی حادث نہ کرتی تو شاید تمہیں کبھی اس مسئلے کا ادراک تک نہ ہوتا۔ بہر حال بتھاری موت بتھیں اس را پہلے آئی ہے۔ میں بتھاری ذہنی حالت کو ایسی طرح سمجھتا ہوں۔ تم شاید تمہیں احمد نادان۔ اناڑی اور بخانے کیا کیا سمجھ رہے ہو گے کہ ہم کھلے عام بتھیں ساتھ ساتھ لئے پھر رہے ہیں۔ بتھیں اڑے دکھا رہے ہیں۔ آدمیوں سے تعارف کرنا ہے ہیں۔ اور یہ بات تو تم سوچ رہے ہو گے کہ تم جس وقت چاہوں ہماری قید سے فرار ہو سکتے ہو۔" — سیلماں نے کمری پر بیٹھ کر مسکرا تے ہوتے کہا۔ اور عمران کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنا مہنة کا لامکر کے اب خود ہی شہر میں گھومتا پھر لے۔ غصب خدا کا اس کا اپنا باورچی جو ایک طرف تو بڑھی جو رتوں کے بھلی کے بیل جیب سے ادا کرتا پھر رہتا ہے۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

ایجہ۔ بات کرنے کا شانسل۔ اس کے چلنے کا انداز سب کچھ چیخ  
چیخ کر بتا رہا تھا کہ وہ سلیمان ہے۔ اس کا باور جی سلیمان۔  
”اوہ۔ کیا میں اپنے فلیٹ فون کر سکتا ہوں؟“ — عمران  
نے یک لخت چوتاک کر کہا۔

”فون۔ ہاں ضرور کرو۔ مجھ کی اعتراض ہو سکتا ہے۔“ — سلیمان نے  
مکراتے ہوئے کہا اور اُس نے حکم پر ان دونوں کی شہر کیاں کھول دی گئیں۔  
اور عمران نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور الٹھایا۔  
اوہ تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔ وہ دراصل چیک  
کرنا چاہتا تھا کہ کہیں اُسے دھوکا تو نہیں ہو رہا۔ ہو سکتا ہے  
یا اصل سلیمان نہ ہو۔ اور اصل سلیمان چھٹی گزار کر واپس فلیٹ  
پہنچ چکا ہو۔ لیکن دوسرا طرف سے گھنٹی سمجھی رہی۔ کسی نے رسیور  
نہ آٹھایا تو عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اب تمہارا کیا پر دگرام ہے مسٹر علی عمران“ — عمران  
کے رسیور رکھتے ہی سلیمان نے مکراتے ہوئے پوچھا۔  
”میرا پر دگرام — کیا مطلب؟“ — عمران جو ہمیشہ دوسریں  
کو مطلب پوچھنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ واقعی ذہنی طور پر اس قدر  
الجھ گیا تھا کہ اب خود مطلب پوچھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

”دیکھو۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تم دونوں لاشوں میں  
تبديل ہو سکتے ہو۔ لیکن میں بتھیں کوئی یقینیت اور اہمیت نہیں  
دیتا۔ میرے خیال کے مطابق تم ایک معصوم اور بے ضرر سی  
بھیرٹ سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اس لئے میں نے

نہیں کیا جانا چاہیے۔“ — سلیمان نے بڑے طنزیہ انداز میں  
مکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے بے ساختہ ہوش بھینج لئے  
وہ حقیقتاً سلیمان تھا۔ بالکل قطعی اور اصل سلیمان۔ لیکن وہ باتیں  
اس طرح کر رہا تھا جیسے وہ باور جی سلیمان کبھی نہ رہا ہو۔ اس کی  
ساری عمر مجرمانہ فیلڈ میں گر رہی ہو۔

”اگر مجھے چھٹے معلوم ہو جاتا کہ تم اتنی بڑی تنظیم کے بارے میں  
تو میں اپنا سچا سُکانوٹ تو ضائع نہ کرتا۔“ — عمران نے  
ہوش چباتے ہوئے کہا۔

”پچاس کا نوٹ — کیا مطلب؟“ — سلیمان نے  
چوتاک کر حیرت بھرے ہجے میں کہا۔  
”تمہارا می بودھی اماں بھی کابل لے کر آئی تھی۔ وہ تو بقا یا پانچ  
وہ پے اکاون پے بھی ساتھ لے گئی۔“ — عمران نے  
سلیمان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا اب می یہ سمجھوں گے کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ جو تم  
اس طرح کی بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہو۔“ — سلیمان نے  
منہ بناتے ہوئے کہا۔

اوہ عمران کا ذہن واقعی طرح الجھ گ۔ اُسے یہ تو معلوم تھا  
کہ سلیمان اداکاری میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ لیکن اس قدر  
جاندار اداکاری تو بڑے سے بڑا اداکار بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس  
کی آنکھیں اور چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سلیمان  
نہیں ہے۔ لیکن اس کا پڑھہ۔ قدر قامت جسمانی تناسب۔ آواز

# Scanned & PDF COPY By RFI

یہاں سے باہر جاؤ گے تو ہم اس جگہ کو ہمیشہ کرنے خیر باد کہہ دیں گے۔ اس لئے بُخھے امید ہے تم والپس آکر یہاں کی تلاشی یعنی میں اپنا وقت ضائع نہیں کر دے گے۔ سیکھن لقری دالی عمارت جہاں تم گئے تھے وہ اب تک خالی کی جا چکی ہے۔ اسی طرح ٹاپ بارے سے بھی ہمارے آدمی مستقل ٹور پرست گئے ہیں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میرے علاوہ باقی سب افراد میک اپ میں تھے۔ اس لئے ان کی تلاش بھی بے سود ہی، ہے گی۔ کاریں جن پر تم سفر کر رہے ہو۔ چوری کی ہیں۔ یہ بھی ہمارے ڈر اپ کرنے کے بعد ہر کوں پر چھوڑ دی جائیں گی۔ یہ سب کچھ میں تھیں اس لئے بتا دیا ہوں تاکہ تم ان فضولیات میں سر کھپاتے نہ رہو۔

سیماں نے بڑے طنزیہ لے جی میں کہا۔ اچھا فیصلہ کیا ہے تھے تم نے کم ازکم فوری طور پر تو تم اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوئی گئے ہو۔ عمران نے کسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور سیماں بے افیکار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اچھے جواب دیا ہے تھے تم نے۔ ہماری ہی باتیں تو بُخھے پسند ہیں۔ مخصوص سی باتیں۔ باہر حال آؤ۔ میں تھیں باہر بیچھے کا حکم دے دوں" — سیماں نے ہفتے ہوئے کہا اور کسی سے اٹکھڑا ہوا۔ پھر وہ کمرے سے باہر نکلے اور بھوڑی دیر بعد اُسی کار کے قریب پہنچ گئے۔ ہی ڈرایور بڑے ہوڈ بانہ انداز میں کار کے قریب کھڑا انتقا۔

"علی عمران اور ان کے ساتھی کو جہاں یہ کہیں جا کر ڈر اپ کر دینا۔ اور ہاں عمران صاحب۔ اس عمارت کے متعلق تو تم نے اتنا تو دیکھ کر ہی معلوم کر لیا ہو گا کہ یہ ایک کمرشل ملازما ہے۔ نام میں بتا دیتا ہوں یہ ڈریم لینڈ پلائز کہلاتا ہے، لیکن جب تم

"اصل تعارف تو پھر کسی وقت کر آتا رہوں گا۔ فی الحال میرا نام سیماں ہے۔ اچھا۔ گھٹ بانی۔ ویسے میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ تم اپنے نیکیت میں جا کر آنام کر دے۔ یہ مشی ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ ہمارے اس بے فائدہ بھاگ دوڑ کا کوئی مشقت نیچو نہیں نکلے گا۔ البتہ ہو سکتا ہے اس نضول بھاگ دوڑ میں تم اپنی جان مار دیں گے" — سیماں نے طنزیہ لے جی

# Scanned & PDF COPY By RFI

اور پھر ڈسی دیر بعد وہ مختلف سڑکوں سے گھومتا ہوا اس سڑک پر آ گیا جہاں سے عمران اور نحافی اپنی کارچھوڑ کر نادر کی کاریں بیٹھے تھے۔ سقوطی دیر بعد انہیں ایک سایہ پر کھڑی اپنی کار نظر آ گئی۔ اور عمران نے ڈرائیور کو اپنی کار کے قریب رک دی۔ عمران اور نحافی کار سے پچھے اتھا آئے۔

"وہ امداد" — عمران نے ڈرائیور کے قریب پہنچ کر مکراتے ہوئے کہا۔

"شکل تو تمہاری تیم خانے کے فیجی جیسی ہے، صرف لباس کا فرق ہے۔ وہ بھی اگر پہن لو تو کبھی بھوکے نہ مرو گے۔ خدا حافظ" ڈرائیور نے مکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک جھکنے سے کار آگے بڑھا لے گیا۔

"یہ چکر کیا ہے عمران صاحب" — کار آگے بڑھتے ہی نحافی نے پہلی بار زبان کھولی۔

"کون سا چکر۔ یہ ایک چکر کا مسترد نہیں ہے۔ چکر در چکر کا مسئلہ ہے" — عمران نے اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ سیمان کے بارے میں کہہ دے تھا۔ وہ تھا تو سیمان ہی لیکن اس کا بات کرنے کا انداز اجنیوں جیسا تھا" — نحافی نے کار کا دروازہ کھول کر انہوں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ بڑا اور پنجا ادا کار ہے۔ اس لئے ہر سوں کے مقابل ادا کاری کرتا ہے" — عمران نے کار شارٹ کرتے ہوئے کہا۔ اور

یہ کہا۔ اور پھر تیزی سے سامنے والے کمرے کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے وہ سرے سے عمران سے آشنا ہی رہا۔

"تشریف، کیہے جا ب" — ڈرائیور نے سیمان کے جلتے ہی مسکرا کر عمران سے کہا۔

"جی بہت بہتر۔ لیکن کرایہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ ایمان ہو کہ وہاں جا کر تم کہایہ مانگنا شروع کر دو" — عمران نے کار کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"بلے فکر رہیں۔ یہ نے غریب لوگوں سے کبھی کرایہ نہیں مانگا البتہ یہیں ان کی حقیقی خدمت کر دیا کرتا ہوں" ڈرائیور نے سٹینگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس باع عمران کھلکھلا کر نہیں پڑا۔ واقعی اس کا واسطہ خاصہ ستم طریف قسم کے مجرموں سے پڑ گیا تھا۔ کار اُسی طرح سیاہ دیواروں کے دیمیان دوڑتی ہوئی پلازہ کی عجیب سمت سے باہر آئی۔ اور پھر وہ پر دوڑنے لگی۔

"کہاں ڈر اپ کر دیں آپ کو" — ڈرائیور نے یہ ردد پر چلتے ہوئے پوچھا۔

"اگر اتنے ہی حالت طالی ہو تو جھیل ماؤنٹ پر ڈر اپ کر دینا۔ وہاں میری کار موجود ہے۔ لیکن کہ کرایہ ہی پچ جائے گا" — عمران نے کہا۔

اور ڈرائیور نے جا ب دینے کی بجائے اثبات یہ سر ہلا دیا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

دوسرے لمحے اس نے کار کو آگے بڑھا کر بیک کیا اور تیزی سے شہر کی طرف بڑھنے لگا۔

"تمہاری کار وہیں ٹاپ بار کے پاس ہو گی" — عمران نے نعافی سے پوچھا۔

"نہیں — میں میکسی پر دہان پہنچا تھا" — نعافی نے جواب دیا۔

"او۔ کے پھر تم میں مارکیٹ سے میکسی لے لینا۔ میں نے ایک ضروری کام جانا ہے" — عمران نے سمجھ دیجے میں جواب دیا۔ اور نعافی نے اثبات میں سر ٹلا دیا۔ مکتووڈی دیس بعد عمران نے نعافی کو میں مارکیٹ کے پہلے چوک پر اتار دیا۔ یہاں سے اُسے میکسی آسانی سے مل سکتی تھی۔ اور عمران کار آگے بڑھا لے گی۔ اس نے فوری طور پر ٹاپ بار جا کر مارکیٹ سے دوبارہ ملنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اور اب وہ مارکیٹ سے ساری معلومات اگلوانے کا حتمی فیصلہ کر چکا تھا۔ لیکن ٹاپ بار پہنچ کر جب عمران کو معلوم ہوا کہ مارکیٹ کو ان کے جانے کے پچھے دیہ بعد میں کسی نے گولی مار کر کیں میں ہی ہلاک کر دیا ہے تو اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ مجرم واقعی اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہو سکتا۔ تیز اور مستعد ہیں۔

"کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ تم اس کا خاتمہ کر دیتے" باوف نے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اُنے نہیں۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ کچھ دن اُسے اور خراب ہونے دو۔ اُسے مارنا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جب میرا جی چاہے کھا مار دوں گا" — سامنے دالی کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑے طنزیہ ہلکے میں کہا۔

"لیکن ماسٹر یہ بھی تو سوچو کر اب دہ بھوت بن کر ہمارے چیچھے لگ جائے گا۔ میں نے اس کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ انہیں خطرناک شخص ہے اور یہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے" باوف نے کہا۔

"میچھے سب معلوم ہے۔ تم بے فکر ہو۔ میں اس طرح

# Scanned & PDF COPY By RFI

میرے یہاں آنے کا مقصد ہی ہی ہے ۔ ۔ ۔ ماسٹر نے سر  
پڑاتے ہوئے کہا۔  
”یکس ماسٹر پچ بات تو یہ ہے کہ مجھے تمہارا کام کرنے کا انداز  
قطعاً پسند نہیں آیا۔ اس طرح تو ہم کسی الجھن میں بھی پھنس سکتے ہیں۔  
میرا تو خال ہے کہ اب ہمیں پہلے اس عمران اور اس کے ساتھیوں  
کا خاتمه کر دینا چاہیے۔ اس کے بعد اطمینان سے آگے بڑھتے  
ہیں۔ ۔ ۔ ۔ بالوف نے سر پڑاتے ہوئے اپنا خنک اور  
قدرتے شکمہا نہ لے جیں کہا۔

”اوہ۔ تم نے بات کریں دی ہے تو پھر یہ خط پڑھاؤ“ ۔ ۔ ۔ ماسٹر  
نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر بالوف کی طرف پڑھلتے ہوئے  
کہا۔

”یہ کیا ہے“ ۔ ۔ ۔ بالوف نے چونک کر ماسٹر سے لفافہ  
لیتے ہوئے کہا۔

”پڑھلو“ ۔ ۔ ۔ ماسٹر نے خنک لے جیے میں جواب دیا۔ اور  
بالوف نے لفافہ کھولا اور اس نے یہی سے صرخ رنگ کا گذبہ باہر  
نکال کر اس کی تہہ کھولی اور پھر اسے پڑھنے لگا۔

”اوہ۔ یہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہوا“ ۔ ۔ ۔ بالوف نے  
بڑی طرح گھرا رئے ہوئے لے جیے میں کہا۔

”ریٹ وارنگ کا مطلب تم اچھی طرح سمجھتے ہو۔ اس کا مطلب  
ہے کہ تمام سڑ اپ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب تم لانگ سرکل  
کے باس نہیں ہو بلکہ میں ہوں۔ اور یہ بھی تبادلوں کے مطلوب اور

پنجاؤں کا جس طرح ڈگٹگی پر بند رنا چتا ہے۔ میری بڑے عرصے  
سے خواہش نکلی۔ کہ یہاں آکر اس کے ساتھ دود دہا تھا کہ دوں۔  
یکن موقع ہی نہ مل رہا تھا۔ اب موقع ملا ہے تو میں اسے اتنی  
آسانی سے کیوں مرلنے دوں“ ۔ ۔ ۔ سامنے بیٹھے ہوئے  
شخص نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔  
”اس نے تمہیں تو اپنا بادی چی سیمان ہی سمجھا ہو گا“  
بالوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اس کی حالت دیکھنے والی نکتی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ  
پھاڑ کر مجھے دیکھ رہا تھا۔ جیسے اس نے جاگتی آنکھوں سے  
بجھوت دیکھ لیا ہو۔ مجھے بڑا لطف آ رہا تھا۔ اس کی نظریں بتا رہی  
تھیں کہ وہ بار بار یہ چیک کر رہا تھا کہ کہیں میں سیمان کے  
میک اپ میں تو نہیں ہوں۔ یکن آپ جانتے ہیں کہ اگر وہ مجھے  
پہچان جاتا تو مجھے لوگ مشرکیوں کہتے“ ۔ ۔ ۔ ماسٹر نے ہٹنے  
ہوئے کہا۔

”ہاں۔ واقعی تم ماسٹر تو۔ اداکاری اور میک اپ میں پوری دنیا  
میں شاید ہی کوئی تمہارا مقابلہ کر سکے۔ بہر حال اب مشن کے بائے  
میں کیا پیداگرام ہے۔ مظہب کو تو مٹا پ باد سے ہٹایا گیا ہے۔  
مار تھم کو ملا کر دیا گیا ہے۔ یکن بہر حال ہم مشن سے تو پچھے نہیں  
ہٹ سکتے“ ۔ ۔ ۔ بالوف نے سمجھیدہ لے جیے میں کہا۔

”مشن سے قیچھے ہٹنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اب  
میرے آنے کے بعد تمشن زیادہ تیزی سے آگے بڑھتے گا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

وقت صورت حال ہی بدل چکی ہوتی۔ عمران نے ہمید کو ارشد کے کسی اہم آدمی کی جگہ لے لینی تھی اور نتیجہ یہ ہوتا کہ چند گھنٹوں کے اندر ہی پوری لانگ عمر کل تنظیم جیلوں میں بند ہو چکی ہوتی۔ میں نے اُسے ذہنی طور پر الجھا کر چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ اس دوران میں مکمل طور پر نئی یشنگ کر لوں۔ — ماشر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بالوف کی آنکھیں یہر ت سے چھیلتی چاگئیں۔

” یہ کیسے ممکن ہے۔ کہیں تم حب عادت مجھ سے تو ادا کاری نہیں کر رہے ہیں“ — بالوف نے بُری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

” میں ادا کاری کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ پستول ادا کاری نہیں کر سکتا اتنا میں جانتا ہوں۔ — ماشر نے کہا۔ اور دوسرا ہمچوں اس کے ہاتھ میں سائنسر لگا پستول نظر آنے لگا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بالوف کچھ سمجھتا۔ ماشر نے ٹریکر دبادیا۔ لمحک کی آواز کے ساتھ ہی بالوف کے ہلن سے چیخ نکلی اور دہ کمری سمیت الٹ کر چیچے فرش پر جا گرا۔ لیکن اُس سے دوسری بار چینے کی مہلت ہی نہ ملی۔ گولی عین اس کے دل کے اندر رکھی گئی تھی۔ اس لئے یچے گر کر وہ بس ذرا ساتھ پا اور پھر ساکت ہو گیا۔

” ماشر سے اختلاف کرنے والے زندہ نہیں رہ سکتے میر بالوف ” — ماشر نے پستول واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا۔ پھر باہر کھڑے دو مسلح آدمیوں سے

افراسیاب بھی منظر سے غائب ہو چکے ہیں۔ تم تینوں اس عاطف اور رفیعہ کی وجہ سے منظر پر آگئے لئے اس لئے بتہاری چیختی ختم ہو چکی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ کم از کم بتہاری حد تک بات آگئے نہ بڑھے۔ یہیں تم نے میرے سیٹ اپ سے اختلاف کر کے مجھے یہ خط باہر نکالنے پر مجبور کر دیا ہے۔ — ماشر کے ہجھے میں بنے پناہ سنجیدہ گئی تھی۔

” یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں چیف بس سے بات کرتا ہوں“ — بالوف نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسیمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

” ٹرانسیمیٹر کے ذریعے بات کرنے کا کیا فائدہ۔ جب کہ چیف بس بتہارے سامنے موجود ہے“ — ماشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” اوه۔ اوه — کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو“ بالوف نے بُری طرح چوکتے ہوئے کہا۔

” کمال ہے۔ اب بھی تم مطلب نہیں ہمچوں کے۔ چیف بس بھی میں ہی ہوں میر بالوف۔ اور جب تم نے رفیعہ اور عاطف کے بارے میں مجھے تفصیلی پورٹ دی تو میں نے خود یہاں آکر چارچ سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور نتیجہ یہ کہ میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ اور یہ اچھا ہوا کہ میں عین اس وقت یہاں پہنچا جب عمران کو بتہارے آدمی انتہائی احتجاج ادا کرنے والے ہیں ڈیل کرتے ہوئے ہمید کو اڑھتک لے آئے۔ اگر میں فوری طور پر صورت حال کو سنبھال نہ لیتا تو اس

# Scanned & PDF COPY By RFI

مخاطب ہو کر کہا۔

"بالوف کی لاش کو برقی بھی میں ڈال کر جلا دو۔ اور پھر یہ اڑہ بالکل خالی کر کے تم پوائنٹ فور پر پہنچ جاؤ۔" — ماشر نے سرد ہجھ میں کہا۔ اور ان کا جواب سنئے بغیر تیز قدم اٹھاتا آجے راہداری میں پڑھتا چلا گیا۔

راہداری کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اس نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کے پٹ کھولے اور اندر سے کیک سرخ رنگ کے چپڑے میں لپٹا ہوا ٹرانسیور اٹھا کر اُسے باہر میز پر رکھا اور اس پر موجود مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ یہ انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسیور تھا جس میں فریکو نسی ایڈجیٹ نکلنی پڑتی تھی بلکہ صرف مختلف بٹن پریس کرنے سے مخصوص فریکو نسی آٹو میٹک ایڈجیٹ ہو جاتی۔ اس ٹرانسیور کی کال کو کسی طرح بھی چیک نہ کیا جاسکتا تھا۔ اور اسے ٹیپ کیا جاسکتا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس میں ٹیلی فون کے سے انداز میں بات ہوتی تھی۔ بار بار بٹن پریس کرنے اور اور کہنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

"یہ — لانگ سرکل پوائنٹ ون۔" — چند لمحوں بعد ٹرانسیور سے ایک بھار بی سی آڈیوسنی دی۔

"چھٹ بس سپیکنگ۔" — ماشر نے ہلے ہوئے یک انہتائی تکمیلہ ہے تھے میں کہا۔

"یہ بس" — دوسری طرف سے بولنے والے کا الجھے یک لخت انتہائی موڑ بانہ ہو گیا۔  
سنو۔ یہ نے فور می طور پر لانگ سرکل کا پورا سیٹ اپ تبدیل کر دیا ہے۔ بالوف مطلوب اور افراسیاب تینوں ٹف اور اس کی بیوی رضیہ کی وجہ سے حکومت کی نظر و میں آ گئے تھے۔ اس نے ان تینوں کو غمکھ کر دیا گیا ہے۔ اور اب لانگ سرکل کا اسخارج میرا خاص نمائندہ ماشر ہو گا۔ بالوف کا مخصوص اڈہ خالی کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام اڈے بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان کی جگہ پر تمام اڈے نے نمبر ٹو پائنٹ پر شفت کر دیتے ہیں۔ ماشر کا ہمیشہ کوارٹر ہتھا پوائنٹ نمبر ڈن ہو گا۔ اور تم پوری تنی ختم کو یہ اعلان کر دو۔ کہ اب ماشر اکیلا لانگ سرکل کا بس ہو گا۔ ماشر ابھی تھوڑی دیر میں پوائنٹ ون پر پہنچنے والا ہے۔ کوئی بھی اب نیا ہو گا۔ نیا کوڈ بہتر اس ہو گا۔ اس کا خاص نکودڑا کا سٹ ہو گا سمجھ کر۔" — ماشر نے چھٹ بس کے لئے ہیں کہا۔

"یہ بس۔ اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔" — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ماشر نے اور کے کہہ کر ٹرانسیور آف کر دیا۔ اور پھر ٹرانسیور کو واپس الماری میں رکھ کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی پوائنٹ ون کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اور وہ دل بی دل میں عمران کو پوری طرح زپھ کرنے کے ساتھ ساتھ مشن کے سلسلہ میں

# Scanned & PDF COPY By RFI

بانکل قریب بیٹھا رہا ہوں۔ لیکن اس کے میک اپ میں معمولی سا جھوٹ بھی محسوس نہیں ہوا۔ — عمران نے کہا۔  
 ”لیکن عمران صاحب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس آدمی نے آخر سیماں کا ہی میک اپ کیوں کیا۔ وہ سیماں کو کیسے جانتا تھا۔ اور اگر سیماں گاؤں میں موجود نہ ہوتا تب تو سوچا جاستہ کہ سیماں اتفاقاً اس کے متعلق چڑھ گیا۔ اور پھر اس نے اس کی نقل کر لی۔ لیکن سیماں گاؤں میں مسل موجود ہے۔ پھر بھی اس آدمی نے سیماں کی اس حد تک کاپی کر لی۔  
 بلیک زیر دنے کہا۔

”اوہ واقعی۔ یہ بات قابل غور ہے۔ اوہ اوہ دیر ہی گدھ پوائنٹ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی نہ صرف مجھ سے بلکہ سیماں سے بھی بہت اچھی طرح واقف ہے۔  
 عمران نے سر ٹھاٹے ہوئے کہا۔ اور پھر انہی کو وہ تیزی سے لا سبزی کی طرف جانے والے در داڑے کی طرف بڑھ گیا۔  
 تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل لکھی۔ اس نے کوئی پر میٹھ کر فائل کھولی اور اس سے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ بلیک زیر دخاوش بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔

”نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو مر جکا ہے۔ اور اس کی موت کنفرم ہو چکی ہے۔ — عمران نے اب تھے ہوئے انهاد میں کہا۔

کوئی اہم کار نامہ سے انجام دینے کا پلان بھی بناتا جا رہا تھا۔



”اس فتدر شانہ ار میک اپ کم از کم میں اس قدر مہارت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر سیماں کی گاؤں میں موجود گی کنفرم نہ ہو جاتی تو مجھے اب بھی قیمن نہ آتا کہ وہ سیماں نہ کہا۔  
 عمران نے ہونٹ کا شستہ ہوئے کہا۔

”ویسے واقعی انہتائی حیرت کی بات ہے۔ جناب کہ آپ کی نظری بھی میک اپ کو نہ پہچان سکیں۔ — میز کی دوسری طرف پیٹھے ہوئے بلیک زیر دنے کہا۔

”اس بات پر تو میں حیران ہوں۔ آج تک میں ہی سمجھتا رہا کہ میک اپ کے فن میں میرا کوئی مقابل نہیں ہے۔ لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے ماہر پڑھے ہیں۔ میں اس سے کافی دیر تک باتیں کوتار رہا ہوں۔ اس کے

# Scanned & PDF COPY By RFI

عمران صاحب میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ کہیں س آدمی کا تعلق زیر ولینڈ سے تو نہیں ہے" — بلیک زیدون نے اچانک کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ "ادہ اوہ زیر ولینڈ، ہاں ایسا ممکن ہے۔ اوہ واقعی زیر ولینڈ لے ہی اس مہارت تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن زیر ولینڈ والے س قسم کے چھوٹے واقعات میں کبھی ملوث نہیں ہوتے۔ اور سیماں کی قدر قامیت میں تو زیر ولینڈ کا کوئی بھی اہم آدمی نہیں ہے۔ لیکن ٹھہرہ۔ میں چکیں کر سکتا ہوں" — عمران نے کہا اور اٹھ کر بلیک زیر ولینڈ کو اپنے چھپے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تھہ خانے میں موجود اپنی شانہ اور وسیع لیبارٹی کی طرف بڑھ گیا۔ لیبارٹی میں پہنچ کر اس نے دایں کو نے میڑا بہت اپھاد دست تھا۔ دیست کارمن سیکرٹ سروس کا بہترین جاسوس تھا۔ — عمران نے جواب دیا۔

"ادہ۔ آپ اس زارام کی بات کر رہے ہیں جس نے مجھے بھی آپ کی آواز میں فون کر کے پہلشان کیا تھا۔ لیکن یہ تو کافی عرصہ پہنچ کی بات ہے۔ — بلیک زیدون نے چوبک کر کہا۔

—"ہم۔ ہمی زارام۔ اس کی عادت تھی کہ جب وہ فارغ ہوتا تو وہ میرے پاس آ جاتا اور پھر ہم دونوں مل کر خوب لفڑی کرتے لیکن پھر اچانک اس کی موت کی خبر ملی۔ اور مجھے حقیقت ہے اس کی موت پہلے حد تک ہوا تھا" — عمران نے ہونٹ کا شستہ ہوا سے جواب دیا۔

"کس کی بات کہ رہے ہیں آپ" — بلیک زیدون چوک کر پوچھا۔

"دیست کارمن کے زارام کی بات کر رہا ہوں۔ وہ کافی عرصہ میرے فیلم میں رہا ہے۔ اس کا قد و قامت بھی بالکل سیماں جیسا تھا۔ وہ میک اپ میں بھی خاصاً اپنے تھا۔ اور ایک بار اس نے سیماں کا میک اپ اس طرح کیا تھا کہ میں بھی پہچان نہ سکا تھا۔ اور انہی خوش مزاج اور دسوں کا دوست اپنے تھا۔ مجھے خیال آ گیا کہ کہیں یہ زارام ہی نہ ہو۔ کیونکہ اس کا مجھے اس طرح چھوڑ دینا اور سیماں کا میک اپ۔ ان ساری باتوں سے مجھے ہی خیال آ یا تھا کہ یہ زارام ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن زارام مر چکا ہے۔ ایک مشن کے درمیان اس کی موت واقع ہو گئی۔ وہ میرا بہت اپھاد دست تھا۔ دیست کارمن سیکرٹ سروس کا بہترین جاسوس تھا" — عمران نے جواب دیا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

پہنچ گیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنون کا گھر اجال بچھا ہوا تھا۔ اور  
تھیں۔ اس میثیر کے پیچے ایک بڑا سلبب موجود تھا جو بچھا ہوا تھا  
عمران نے ایک اور بیشن دبایا اور پھر ڈائل پر نظریں جادیں۔ سویاں  
تیزی سے حرکت کرتی ہوئیں تقریباً درمیان میں آ کر رک گئیں اور  
اس کے ساتھ ہی میثیر کے پیچے موجود بلب سبز رنگ میں مسلسل  
بلٹے لگا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور مشین کے بشق  
 Afr کرنے شروع کر دیئے۔

ابھی عمران کرسی پر بیٹھ کر سوچ ہی رہا تھا کہ میز پر پڑے ہونے  
تک فون کی گھٹٹی بج اٹھی۔ بلیک زید دنے والے تھے جو اسیور  
ٹالیا۔

”ایک ٹو“۔ بلیک زید دنے مخصوص لجھے میں کہا۔  
”سر، میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب خلیفہ میں موجود  
تھیں ہیں اور نہ ہی دنال سے کوئی کال رکیو کر رہا ہے۔ اس  
لئے میں نے سوچا کہ آپ کو تکمیل دوں۔ آگئا آپ عمران صاحب  
سے رابطہ کر دیں تو میں ان سے ایک ایم بات کر لوں گا۔“  
وہ سری طرف سے ٹائیگر کی بڑی معتقدت بھری آذانتا فی دی جیسے  
کہ ایک ٹو کو مجبوراً تکمیل دے کر شرمندگی سی محسوس کر رہا ہو۔  
”کیا بات کہ فی ہے تم نے اس سے۔“۔ بلیک زید دنے سخت لجھے میں کہا۔

”جناب ایک یہ رت انگر بات میں نے دیکھی ہے۔ میں کیف  
نشاط سے نکل کر واپس اپنے ہوش جارہا تھا کہ راستے میں ایک  
چوک پر میں نے عمران صاحب کے باورچی سلیمان کو ایک شنے  
ڈل کر دیا۔ اندہار کار کی ڈرائیور نجی سیٹ پر بیٹھے دیکھا۔ سلیمان

پہنچنے والوں کی چیزوں بڑی سویاں مختلف سمتیں میں حرکت کر رہی  
تھیں۔ اس میثیر کے پیچے ایک بڑا سلبب موجود تھا جو بچھا ہوا تھا  
عمران نے ایک اور بیشن دبایا اور پھر ڈائل پر نظریں جادیں۔ سویاں  
تیزی سے حرکت کرتی ہوئیں تقریباً درمیان میں آ کر رک گئیں اور  
اس کے ساتھ ہی میثیر کے پیچے موجود بلب سبز رنگ میں مسلسل  
بلٹے لگا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور مشین کے بشق  
”یہ تو شاید فضائیں پا در انرجی چکنیگ مشین ہے“  
بلیک زید دنے کہا۔

”لماں۔ اور سبز رنگ بلٹے کے کہ کہ ارض پر باہر  
سے ایسی کوئی چیز جمارے شہر میں داخل نہیں ہوئی جس سے فضا  
غیر معمولی پا در انرجی سے بھر جاتی۔ اور تم جانتے ہو کہ زید دلینڈ اس  
کردہ ارعن سے باہر کسی نامعلوم سیارے میں بنایا گیا ہے۔  
اور یہ سائنس کا اصول ہے کہ بغیر انہا فی پا در انرجی کے کوئی چیز  
کردہ ارض میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر یہ چیز جہاں موجود ہوئی۔  
لماں تو پا در انرجی کا عوامان سا آ جاتا ہے۔ لیکن دارالحکومت کی  
فضائیں ایسی کسی انرجی کی موجودگی مشین نہیں بتا رہی۔ اس سے  
ظاہر ہوتا ہے کہ زید دلینڈ سے کوئی آدمی یا جہاں یہاں نہیں پہنچا۔  
عمران نے مشین کی تاریخ علیحدہ کہتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زید دلینڈ  
نے سر ہلا دیا۔

مشین کو دوبارہ پکڑے سے ڈھک کر عمران واپس آپریشن رد

# Scanned & PDF COPY By RFI

چونکہ پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ تم کچھ دیر بعد فون کرنا۔ میں عمران کا پتہ کرتا ہوں۔" — عمران نے خود کہا اور رسیو رکھ دیا۔

"ٹائیگر کی اطلاع خاصی اہم ہے۔" — عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زید و سے کہا۔ اور پھر اپا انک کسی خیال کے ستحت چونک کہ اس نے ایک بار پھر رسیو رکھایا اور قیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈریگون بار۔" — چند لمحوں بعد ایک کم ختم سی آواز سنائی دی۔

"میں ناٹی بول رہا ہوں۔ شارٹی سے بات کرو۔" — عمران نے اکھڑے ہوئے بیجے جس کہا۔

"ادہ اچھا۔ ہولڈ آن کر د۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ دہ گیم روم میں موجود ہے یا نہیں۔" — دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ماڈل کھپس پر ہاتھ رکھ لیا۔

"یہ شارٹی کون ہے۔" — بلیک زید و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپا انک خیال آگیا تھا۔ شارٹی اور ناٹی دونوں بھائی ہیں۔ اور زید نے دنیا میں ان کا خاصا صارعب ہے۔ اور شارٹی ڈریگون کلب میں جوئے غانے کا اپنکا درج ہے۔" — عمران نے سخیمدہ ہبھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زید و نے

نے انتہائی شاندار سوت پہن ہوا تھا۔ اور وہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا کار چلا رہا تھا۔ اس پر میں بے حد حیران ہوا۔ میری کار جوک پر اس کے بالکل سائیڈ پر تھی۔ اور سیماں نے مجھے دیکھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں میرے لئے شناسائی کی کوئی چیز نہ ابھری میں نے اُسے بلا تابی چاہا تھا کہ ٹریفک کھل گئی۔ اور وہ کار آگے بڑھ لے گیا۔ مجھے بڑی حرمت ہوتی۔ چنانچہ میں نے ہوٹل والیں کے عمران صاحب سے بات کرنی چاہی۔ لیکن فلیٹ سے کوئی کال رسیو نہیں کر رہا۔ — ٹائیگر نے موہ بانہ ہبھے میں جواب دیا۔ "تو اس میں حرمت کی کوئی بات نہیں۔ ہو سکتا ہے عمران نے سیماں کو یہ کار دی ہو۔ وہ ایسی حرکتیں کرتا ہی رہتا ہے۔"

عمران نے جلدی سے بلیک زید و کے ہاتھ سے رسیور کے ایک ٹوکرے لے چکے میں خود جواب دیتے ہوئے کہا۔ "یقیناً ایسا ہی ہو گا سہ۔ اور میں بھی پہلے ہی سمجھا تھا۔ اس لئے میں اس کے تعاقب میں جانے کی سمجھائے آپنے ہوٹل آگئے لیکن یہاں پہنچ کر اپا انک ایک بات میرے ذہن میں لکھکی۔ سیماں جس کا ریس جا رہا تھا۔ وہ نئے رنگ کی پلے ماڈل کھپس کا ماڈل بالکل ہی جدید ہے۔ اور یہ کار میں نے کچھ دن پہلے ڈریگون بار کے ماڈل براؤن ٹکے پاس دیکھی تھی۔ براؤن زید نے دنیا کا خاصا مشہور بد محاش ہے اور سننے میں آیا ہے کہ اس کے تعلقات غیر ممکن سے بھی خاصے گھرے ہے ہیں۔" — ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عسران ٹائیگر کی بات سن کر بڑی طرح

# Scanned & PDF COPY By RFI

دے دی ہے۔ وہ اب اس کے پاس نہیں ہے۔

شارفی نے چونکہ جواب دیا۔

پلے ماڈل تھفے میں دے دی ہے۔ اور براوَن نے کیا تم کھاس لھا گئے ہو۔ وہ ایسے تھفے دینے والا کب سے بن گیا ہے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مہماں ہی بات بھی دوست ہے نانی۔ باس براوَن ایسا نہیں ہے وہ تو کسی کو سخار بھی نہیں دیتا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس نے پلے ماڈل کسی کو تھفے میں دے دی ہے۔ مجھے اس نے کل رات خود بتایا تھا۔ میں نے اس پر حیرت ظاہر کی تو وہ ہنس پڑا۔ اور کہنے لگا۔ پلے ماڈل تھفے میں دے کر میں نے اتنا بڑا فائدہ اٹھایا ہے کہ اس جیسی دس پلے ماڈل میں اور خوب سکتا ہوں۔ لیکن میرے پوچھنے کے باوجود اس نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے پلے ماڈل کس کو تھفے میں دی ہے۔"

شارفی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بچھا اندازہ بتا سکتے ہو کہ اس وقت براوَن کہاں ہو گا۔ میں اس سے فوری بات کرنا چاہتا ہوں۔ شارفی بہت لمبا سودا ہے۔ اگر براوَن مان جائے تو شارفی یوں سمجھو کہ ہم دونوں دارالحکومت میں ڈریگون بارہ جیسے دس کلب کھول سکتے ہیں۔" — عمران نے لاحظ دیتے ہوئے کہا۔ لیکن کہ دہان دنوں بھائیوں کی فطرت اچھی طرح جانتا تھا۔ شارفی اور نانی دونوں سے اس کی ٹائیگر کے ذریعے کسی بار ملاقات ہو چکی تھی۔ وہ ٹائیگر کے دوست

سر بلدا یا۔

"ہمیلوناٹی۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔" — چند لمحوں بعد ہی رسیدور پر ایک بجارتی سی آدا نسافتی دی۔

"شارفی میں ایک بڑی الجھن میں ہپس گیا ہوں۔ براوَن کہاں ہے۔ وہ مجھے اس مشکل سے نکال سکتا ہے۔" — عمران نے اس کی بات کا جواب دیتے کہ سجا نے اپنی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ادہ۔ تم پھر کسی سے لڑپڑے ہو گے۔ لیکن اب براوَن تھہارے لئے بچھا نہیں کرے گا۔ مہمیں معلوم تو ہے پھر بار اس نے کیا کہا تھا۔" — شارفی نے انہماں غصیلے ہیجے میں کہا۔

"وہ مجھے سب یاد ہے۔ لیکن میں کسی سے لڑا نہیں ہوں۔ ایک اور مسئلہ ہے۔ تم براوَن سے میری بات تو کرو۔" — عمران نے کہا۔

"براوَن تو صبح سے غائب ہے۔ بس جانے کہاں گیا ہوا ہے۔ اس نے کوئی اطلاع بھی نہیں دی۔" — شارفی نے جواب دیا۔

"ارے ابھی بخوشی دیں پہلے تو میں نے اس کی پلے ماڈل کو ایک پوک سے گزرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے سمجھا کہ وہ کلب جا رہا ہے۔" — عمران نے کہا۔

"پلے ماڈل۔ ادہ پلے ماڈل تو اس نے کسی کو تھفے میں

# Scanned & PDF COPY By RFI

کم کریٹل دبادیا۔ اُسی لمحے میں فون کی کھنڈی بچ انجھی۔

"یہ ایک ٹھوٹ" — عمران نے کریٹل سے ٹاکھا اٹھاتے ہوئے مخصوص ہجھے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ عمران صاحب کا پتہ چلا" دوسری طرف سے ٹائیگر کی موڈ باند آداز سنائی دی۔

"ماں، میں نے تمہارا پیغام اُسے پہنچا دیا ہے۔ وہ خود تمہیں کال کرے گا" — عمران نے سخت ہجھے میں کہا۔ اور ساتھ ہی ٹاکھہ بڑھا کر کریٹل دبادیا۔ جب لائن کٹ گئی اور ٹوٹ آنے لگی تو عمران نے شارٹ کا بتایا جو انہم برڈ آئل کیا۔

"یہ پنس کلب" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آداز سنائی دی۔

"یہاں باریں بہاؤں موجود ہوں گے۔ ان سے بات کرائیں میں ناٹی ٹول رہا ہوں" — عمران نے ناٹی کے ہجھے میں بات کر تے ہوئے کہا۔

"ہو لہڈ آن کریں" — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک پنجتی ہوئی آداز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ناٹی۔ کیوں کال کیا ہے تم نے اور عمران سمجھ گیا کہ بہاؤں ٹول رہا ہے۔ اس نے اُسے ڈریگوں بار میں کئی دفعہ لوگوں سے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔

"باس۔ ایک لمبے سو دے کی بات ہے کروڑوں روپے کے ہیروں کی سپلائی کا، اگر تم مدد کرو تو کام ہو سکتا ہے۔

تھے۔ یہنچہ ان کا کاروبار صرف جوئے خانے اور چھوٹے موٹے جو تم تک ہی محدود تھا۔ اس لئے عمران نے انہیں کچھ نہ کہا تھا۔ بلکہ ٹائیگر نے جب اُسے بتایا تھا کہ ان دونوں بھائیوں کے ساتھ دوستی کی وجہ سے وہ زیر نہیں دنیا میں ہونے والے اہم واقعات سے باخبر رہتا ہے۔ تو عمران نے ان دونوں کے بارے میں کوئی اقدام کرنے کا سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے تم ہولہ کر د۔ میں یہ کہتا ہوں" — شارٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر تک خاموشی کے بعد شارٹ کی آداز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو ناٹی" — کیا تم لائن پر ہو۔ — شارٹ نے پوچھا، "ماں۔ پتہ لگا بہاؤں کا" — عمران نے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ بہاؤں قریبی تھیں شگاں گیا ہوا ہے۔ وہاں پنس کلب فروخت ہو رہا ہے اور بہاؤں اس کے خرید نے کا خواہ مشتمل ہے" — شارٹ نے جواب دیا۔

"پنس کلب۔ تو وہ اب پنس کلب میں ہو گا۔ اس کا نمبر معلوم ہو سکتا ہے" — عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"ماں۔ میں نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے۔ ایٹ۔ ون زیرو۔ ایٹ۔ تھری۔ فور۔ سکس" — شارٹ نے جواب دیا۔ "او۔ کے۔ تھینک یو" — عمران نے کہا اور ٹاکھہ بڑھا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

کہا اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رہا تھا بڑھایا اور کہی میٹل دیا دیا۔ اور اس کے بعد اس نے ٹائیگر کے نمبر ڈائل کرنے سے شروع کر دیتے۔

”یہ ٹائیگر سپیکنگ“ — رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سناتی دی۔

”میں عمران بول رہا ہوں ٹائیگر۔ چیف بس نے مجھے تمہاری دی ہوئی اطلاع پہنچا دی ہے۔ سیماں تو چھپ کر کی دنوں سے گاؤں گیا ہوا ہے۔ اور میں نے تمہاری اطلاع کے بعد دنال سے کنفرم کر لیا ہے۔ یہ کوئی اہم چکر لگ رہا ہے میں نے براون نے متعلق معلوم کر لیا ہے۔ وہ اس وقت شکال قبیے کے پرنس کلب میں موجود ہے۔ میں ناٹی کے میک اپ میں اس سے ملنے جا رہا ہوں۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ ناٹی آج کل کہاں ہے۔“ — عمران نے سنجیدہ یہجے میں کہا۔

”ناٹی تو بس کی دنوں سے قریبی لک ساگان گیا ہوا ہے۔ کسی سپلانی کے چکر میں۔“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔ ”پھر ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ میک اپ کر کے پرنس کلب پہنچ جاؤ۔ ہو سکتا ہے۔ مجھے تمہاری ضرورت پڑ جائے۔“ تم واپس پہنچا دیں گے۔“ — عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو بس۔ میں مکتووٹی دیو میں پہنچ رہا ہوں۔ پیز بس بس ایک بات کا خیال رکھنا۔ اس سودے کا ادکسی کو علم نہ ہو۔“ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ”جب تک میں نہ کہوں تم نے کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں جواب دیا۔

”خنی خنی یو۔“ — عمران نے کہا۔ ”اوہ۔ کرو ڈول کے ہیرے۔ لیکن تمہارے ہتھے یہ سو دا کیسے چڑھا۔“ — براون نے چونکتے ہوئے کہا۔ ”بس بس۔ خوش قسمتی دالمی بات ہو گئی ہے۔ لیکن تمہاری مد کے سوایہ کام نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو تو میں پرنس کلب آ جاؤ۔ مجھے شارٹی نے بتایا ہے کہ تم یہاں ہو۔ اور بس میں شارٹی کو بھی اس دھنے میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ ورنہ مجھے اسے بھی حصہ دینا پڑے گا۔ اس لئے اگر کہو تو میں پرنس کلب آ جاؤ۔“ — عمران نے منت بھرے ہجھے میں کہا۔ ”تم کل تک رک نہیں سکتے۔ میں یہاں بے حد مصروف ہوں۔“ براون نے جواب دیا۔

”اوہ نہیں بس۔ فرمی مسئلہ ہے۔ اور بس تمہارے لئے بالکل آسان کام ہے۔ تمہیں صرف نبان ہلانی پڑے گی۔ اور کرو ڈول کا کام ہو جائے گا۔“ — عمران نے کہا۔

”اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آجائے۔ کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دینا۔ وہ تمہیں میرے پاس پہنچا دیں گے۔“ — براون نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو بس۔ میں مکتووٹی دیو میں پہنچ رہا ہوں۔ پیز بس بس ایک بات کا خیال رکھنا۔ اس سودے کا ادکسی کو علم نہ ہو۔“ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔“ — براون نے ہستے ہوئے

# Scanned & PDF COPY By RFI

کرنے کا دروازہ کھلا۔ اور بھرے کے اندر ایک بڑی سی میر کے گرد بیٹھے ہوئے چار افراد اس طرح تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے جیسے ان کے پیروں میں یک لخت پیزگ ابھر آئے ہوں۔ وہ چاروں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھتے تھے۔

”بیٹھو“ دروازے سے داخل ہونے والے ماشر نے ہاتھ اٹھا کر گھبیہ لجھے میں کہا۔ اور وہ چاروں دو بارہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ماشر اس وقت مقامی میک اپ میں تھا۔ وہ شکل و صورت سے عام سائز میں لگ رہا تھا۔ البتہ اس کے یعنی پسرخ رنگ کا زیج لگا ہوا تھا۔ جس میں ایں سی۔ کے حروف ابھرے ہوئے تھے۔ باقی چاروں کے سینوں پر بھی اس قسم کے یعنی موجود تھے۔ یکنہ ہر ایک یعنی کارنگ

کرنی۔ عمران نے کہا۔ اور سیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ”میں بہادر کے پاس جا رہا ہوں۔ میں اس سے اگھوانے کی کوشش کروں گا کہ اس نے پلے ماڈھ کس کو دی ہے۔ اس طرح یقیناً ۲ گے بڑھنے کے لئے اہم کلیو مل جائے گا۔“ تم ایسا کرو کہ تمام ممبرز کو المرٹ کر دو۔ انہیں نیلے رنگ کی پلے ماڈھ کے بارے میں بتا دینا۔ انہوں نے اس کار کو تلاش کرنا ہے۔ یکن صرف مگر انی کرنی ہے۔ اسی سے زیادہ فی الحال انہوں نے کچھ نہیں کرنا۔“ عمران نے ڈریسگ ردم کی طرف بڑھتے ہوئے بلیک زیر دے سے کہا۔ اور بلیک زیر دے سے سر بلادیا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

مختلف تھا۔

کہ پوچھا۔  
”کسی بھی ٹائم کا“ — ماسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے  
پوچھا۔

”باس — بیوایم یے میں زیادہ تر کا لجز اور یونیورسٹی ہے۔  
یا پھر چند بڑی ملیں ہیں۔ اس کے علاوہ رہائشی کا لوگیاں ہیں۔  
متوسط طبقے سے تلے کر اعلیٰ طبقے کی رہائشی کا لوگیاں۔ اور  
اس سے پہلے میرا کام کا لجز اور یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ ان  
کا لوگیوں میں ہنگامے کر دانے تک مدد و دعا۔ اب آپ جیسے  
حکم فرمائیں۔“ — آصف نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے۔ تمہارے ایم یے میں کوئی اہم ٹارگٹ  
نہیں ہے۔ تم زرد ایم یے کے اپنے اچارج ہو جیکب تم روپورٹ  
دو۔“ — ماسٹر نے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے قدرے  
اویز عمر کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس کے سینے پر زرد  
رنگ کا نیچ موجو دھماکہ۔

”یہ باس۔ میرے ایم یے میں مزدور پیشہ افراد کی  
رہائشی کا لوگیوں کی اکثریت ہے۔ البتہ ایک اہم ٹارگٹ دیاں  
 موجود ہے۔ وہ پانی صاف کرنے کا بڑا کارخانہ ہے۔ یہاں سے  
تقریباً آدھے سے زیادہ شہر کو صاف پانی سپلائی کیا جاتا  
ہے۔“ — جیکب نے جواب دیا۔

”تم براون ایم یے کے اپنے اچارج الگت رضا ہو۔“ — ماسٹر  
نے تیسراے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دبلا پتلا آدمی

146  
ماستر نے پانچوں کوئی سنپھالی ادرس پیش کر دہ غور سے  
ان چاروں کو دیکھنے لگا۔ پھر اس کے بیوی پر ہلکی سی مکاہٹ  
ابھر آئی۔

”تم مجھے ماستر کے نام سے پکار سکتے ہو۔“ — ماستر  
نے بھراۓ ہوئے ہجے میں کہا۔  
”یہ ماستر۔“ — ان چاروں نے بیک آواز ہو کر جواب  
دیا۔

”لانگ سرکل کو بالکل نئے اندازیں سیدھی کیا گیا ہے اور  
اب لانگ سرکل چھوٹے چھوٹے ہے وہاں کے کرنے کی بجائے  
کوئی بڑا اور اہم کارنامہ سرانجام دے گی۔“ — ماستر نے  
سخت ہجے میں کہا۔

”یہ ماستر۔ ہمیں حکم دیجئے۔ ہم حکم کی تعییں کے لئے  
بلے چین ہیں۔“ — پلے رنگ کے نیچ بودار نے سر ہلتے  
ہوئے کہا۔

”گٹ۔“ — لانگ سرکل کے چھیس کو ایسا ہی ہوتا چاہیے۔  
ہر لمحے مستعد اور تیار۔ تمہارا نام آصف ہے۔ اور تم بیو  
ایم یے کے اپنے اچارج ہو۔ پہلے تم بتاؤ کہ تمہارے ایم یے میں  
کوئی ایسا ٹارگٹ ہے۔ جس پر کام کر کے کوئی بڑا کام سرانجام  
دیا جائے۔“ — ماستر نے کہا۔

”کس ٹائم کا ٹارگٹ باس۔“ — آصف نے چونکہ

تھا۔ لیکن اس کا چہرہ خاص سخت گیر تھا۔

"یہ بس۔ میں الفت رضا ہوں۔ براؤن ایم یے کا اچارج اور بس میرے ایم یے میں زیادہ تم فوجی چھاؤ نیاں ہیں۔ اور بند رگاہ کی ساری پٹی میرے ایم یے میں آتی ہے۔"

الفت رضا نے انکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"اور تم جابر۔ تمہارے ایم یے میں کیا ہے۔" — ماسٹر نے چوتھے آدمی سے مخاطب ہوا کہ کہا۔ جس کے یہ سنبھالنے پر سفید رنگ کا یونیورسٹی موجود تھا۔

"باس۔ میرے ایم یے میں کمرشل مارکیٹوں کی تعداد زیادہ ہے۔" — جابر نے سر ملاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"گد" — کمرشل مارکیٹ والائٹ رگٹ درست رہے گا۔ اس طرح بہت زیادہ تباہی کی جاسکتی ہے۔" — ماسٹر نے سر ملاٹتے ہوئے کہا۔ اور جابر کی انکھیں چمک انکھیں۔ جیسے ماسٹر نے یہ بات کر کے اُس سے کوئی تحفہ دے دیا ہو۔

"سنو۔ لانگ سرکل نے اب تک اس شہر پرے حد توجہ دی ہے۔ لیکن یہ توجہ یہاں زیادہ تر سافی اور قومیتی فضادات تک ہی محدود رہی ہے۔ اور لانگ سرکل اپنے اس مشن میں خاصی کامیاب بھی رہی ہے۔ لیکن اب لانگ سرکل اینا دائروہ کار اور زیادہ بڑھانا چاہتی ہے۔ کیونکہ لانگ سرکل کا اصل مقصد تو پاکیشیا پرے پے بناء دباؤ ڈال کر یہاں کی حکومت کے خلاف

دام کو کھڑا کرنا ہے۔ تاکہ یہاں کی حکومت کو بدل کر ایسی حکومت میں جائے جو رو سیاہ اور کافرستان کے مفادات کے مطابق کام کر سکے۔ اور اپ لینٹہ کے سلے میں اپنا وقف ہماری مرضی کے مطابق تبدیل کر سکے۔

"تو یہ بس ایسا ہے کہ ہم سب ایم یوں میں بیک وقت ہے۔ ہر بڑے ٹوٹے ٹارگٹ پر انہتائی طاقتور بمبوں کے دھماکے کر دیتے ہیں۔ انہتائی تیز رفتاری سے اور مسل۔ اس کے علاوہ مسافر ٹرینیں اڑانی جا سکتی ہیں۔ جو ائی جہاز تباہ کیتے جا سکتے ہیں یا ہمی جیک کئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح یقیناً ہمارا مقصد حل ہو جائے گا۔" — بیویج بردار آصف نے بڑے پروجھش لہجے میں کہا۔

"ادہ۔ تم اب تک لانگ سرکل کو غلط سمجھے ہو۔ لانگ سرکل کوئی مجرم تنظیم نہیں ہے۔ کہ جس کا مقصد صرف پاکیشیا کی تباہی ہو۔ ہم سیاسی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کو لڑدار۔ سمجھتے ہو کو لڑدار کو۔ یعنی ایسی جنگ جس میں تو ہیں نہیں لڑتیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے علاقے میں ایسی کارروائیاں کی جاتی ہیں کہ دنہاں کے عوام اپنی ہی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اس طرح حکومت کمزور پڑ جاتی ہے۔ اور کمزور حکومت کبھی صحیح منصوبہ بنہیں کر سکتی۔ وہ دشمنوں کے رحم دکرم پر ہوتی ہے۔ یا اسے عوام کے دباؤ سے تبدیل کر کے اپنے مقصد کی حکومت لائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ یہ پاکیشیا کے خلاف

# Scanned & PDF COPY By RFI

"کے پوچھا۔  
ہاں بولو کیا بات ہے سچل کر بات کرو"۔ — ماسٹر  
نے چونکہ کہ کہا۔

"باس۔ مجھے اطلاع می ہے کہ یہاں کام سے خطرناک آدمی ہماری تنظیم کے متھے چڑھ گیا تھا۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ لیکن یاں آپ نے اُسے ختم کرنے کی بجائے ۲۳۰ کر دیا۔ اس طرح تو اُسے موقع مل گیا کہ وہ ہماری تنظیم کے خلاف بھرپور انداز میں کام کرے گا۔" — جیکب نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہے تم خطرناک آدمی کہہ رہے ہو۔

"وہ میرے مقابلے میں ایک تنکا کی بھی یقینت نہیں رکھتا۔ میں جب چاہوں جہاں چاہوں اس کا شامکہ اس طرح کر سکتا ہوں۔

جیسے ایک چیونی کو مسل دیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس آدمی کی موت کی نسبت اس کو آزاد کر دینا۔ ہمارے لئے فائدہ مند ہے۔ یہ شخص سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اگر ہم

اُسے مار ڈالتے تو سیکرٹ سروس ہمارے خلاف انکھ کھڑی ہوتی۔ جب کہ ہمارے کام کی لائی سیکرٹ سروس کی لائی نہیں گی۔ انکھ کھڑی کہ اس میں تیز رفتاری نہیں ہوئی چاہئے۔

چنانچہ اب جابر کا ٹارکٹ ہٹ ہو گا اور پھر اس کے تائج دیکھنے کے بعد ہم مزید آگے بڑھیں گے۔ — ماسٹر نے کہا۔

"باس۔ ایک بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔ اگر پورا سیکرٹ اپ بدل دیا ہے۔ اب یہ ہو گا کہ یہ اکیلا ہی سہ پنکتے پھرے گا۔ اور سیکرٹ سروس حکمت میں نہیں آئے گی اور

کو لڑدار ہے۔ اگر تمہارے طریقہ کا پر عمل کیا جائے تو جانتے ہو کیا نتیجہ نکلے گا۔ بجا ہے اس کے کہ عوام حکومت کے خلاف اٹھیں وہ ہمارے خلاف متحہ ہو کر حکومت کی پشت مفبوط کر لیں گے۔ وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ ملک کے خلاف کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ ہماری کارروائیاں ملک کے خلاف ظاہر نہیں ہوئی چاہیں۔ بلکہ حکومت کے خلاف ہوئی چاہیں۔ — ہماری کارروائیوں سے اصل مقصد عوام کو خوف دہراں میں مبتلا کرنے کے ساتھ ساتھ عوام میں شدید عدم تحفظ پیدا کرنا ہے۔ اس طرح ہم صحیح معنوں میں یہ کو لڑدار یعنی سرد جنگ جیت سکتے ہیں" — ماسٹر نے باقاعدہ تقریب کرتے ہوئے کہا۔ اور چاروں نے سہر ہلا دیئے۔

"آفی۔ ایک سو روپی بات۔ واقعی میں غلط مطلب سمجھا تھا۔ اب میں اصل بات سمجھ گیا ہوں۔ اب کارروائیاں ایسی ہی ہوں گی" — آصف نے شہرمندہ سے لمحے میں کہا۔

"چنانچہ یہ طے ہو گیا کہ ہماری کارروائیاں آہستہ آہستہ ہوں گی۔ انکھ کھڑی کہ اس میں تیز رفتاری نہیں ہوئی چاہئے۔ چنانچہ اب جابر کا ٹارکٹ ہٹ ہو گا اور پھر اس کے تائج دیکھنے کے بعد ہم مزید آگے بڑھیں گے۔ — ماسٹر نے کہا۔

"باس۔ ایک بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کر دوں" — جیکب نے ہمچکیا تے

# Scanned & PDF COPY By RFI

لے پڑے باعتماد ہبھے میں جواب دیا۔ اور ماسٹر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب افراد یکجو حاصل کر لیا ہے میں اسے فوری موت کے لحاظ اکھڑا گا۔ — ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے ٹھہر کر دفاتر کرتے ہوئے کہا

اس اکیس آدمی کے سر پکنے سے ہمارا کچھ نہیں بگدے گا۔ یاتھ نے جس وقت محسوس کیا کہ اس شخص نے ہمارے خلاف کوئی کیمپ میں اسے فوری موت کے لحاظ اکھڑا گا۔ — ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے ٹھہر کر دفاتر کے مالک ہیں اور دورانیشی سے پلاننگ کرتے ہیں۔

جیکب نے کہا۔

”ہماری لائن آف ایشن ہی ایسی بے کہ ہمیں ہر قدم انتہائی سوچ سمجھ کر اٹھانا تے۔ اگر ہم سے ذرا بھی تیزی ہو گئی تو پھر حکومت کی پوری مشینری ہمارے خلاف اٹھ کھڑی ہو گئی۔ اور ہو سکتا ہے کہ پورے شہر کو ہی فوج کے حوالے کر دیا جائے۔ ماسٹر نے جواب دیا۔ اور جیکب نے شرمندہ سے انداز میں سر ٹلا دیا۔

”او۔ کے۔ اب یہ میٹنگ برخاست۔ جابر تم نے کمرشل مارکیٹ کا ایسا سپاٹ منتخب کرنا تھے۔ جہاں لے پناہ جانی والی نقصان ہو سکے۔ اور پھر دنیا خاصاً طاقتور دھماکہ کر دینا ہے۔ میں اس کے لئے تمہیں صرف تین دن دے سکتا ہوں“

”لیں بآس۔ آپ بے بکھر رہیں۔ تین دن کے اندر آپ کو میری کارکردگی کی تکمیل پورٹ مل جائے گی۔ — جابر

# Scanned & PDF COPY By RFI

کر پات کرتے ہو تے کہا۔

"اوہ بس براون نے کہا ہے کہ جیسے ہی تم آدمیوں یا ہائیلیجا تے وہ فارغ ہوتے ہی تھیں بلا لے گا۔ مجھوں کیا پیو گے"۔ کادنٹر بوائے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"فی الحال میں اپنے ہوش میں رہنا چاہتا ہوں۔ بس براون کے سامنے ڈر اسابھنے کا مطلب موت بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے کچھ نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور نوجوان نے سر بلادیا۔ عمران کادنٹر کے سامنے پڑے ہوئے ایک اونچے سٹول پر جم گیا۔

"رمپا کی اصلی بیک و بیکی کی ایک بولی موجود ہے اگر کہو تو"۔ کادنٹر بوائے نے لگے کی طرف جھکتے ہوئے پڑے سرگوشیاں انداز میں کہا۔

"رمپا کی بیک و بیکی۔ اسے کیوں بھجے اجمش بنا رہے ہو۔" نائی کے ساتھ مذاق کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے" عمران نے یک لخت غصے بچھے ہیں کہا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ رمپا نام کی کوئی ایسی کمپنی نہیں ہے جس کی بیک و بیکی مشہور ہو۔

"اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سو مردی۔ میں تو مذاق کرنے تھا"۔ کادنٹر بوائے نے ایک جھکے سے بچھے ہستے ہوئے کہا۔ پھر اس نے کادنٹر پر رکھا ہوا ٹیلی فون کا رسیور انٹھایا اور ایک نمبر پریس کر کے رسیور کان سے لکھایا۔

**عمران** نے پرانی بار کے سامنے کار روکی۔ اور پھر نیچے اتر کر وہ اچھل کر چلتا ہوا بار میں داخل ہو گیا۔ وہ بالکل اُسی انداز میں چل رہا تھا۔ جس انداز میں نائی چلتا تھا۔ اس نے نائی کا میک اپ کر کر کھا تھا اور تقریباً دیساہی لباس پہنا ہوا تھا پرانی بار کا ہال خاصاً سبیا ہوا تھا۔ اور اس وقت بھی وہاں عورتوں اور مردوں کی خاصی تعداد موجود تھی۔ ایک طرف بننے ہوئے کادنٹر کے پیچے ایک نوجوان کھڑا تھا۔ جیسے ہی عمران ہال میں داخل ہوا۔ کادنٹر کے پیچے کھڑا ہوا نوجوان اُسے دیکھ کر جوئی طرح چونکا پڑا۔ اس کی آنکھوں میں شدید ہیرت کے آثار ابھرے۔ یعنی دوسرا لمحے وہ نارمل ہو گیا۔

"ہیلو۔ میرا نام نائی ہے۔ اور بھجے براون سے ملا ہے" عمران نے کادنٹر کے قریب پہنچ کر نائی کے انداز میں زبان گھما

# Scanned & PDF COPY By RFI

ان سیڑھیوں کے اختتام پر دروازہ ہے۔ اور اس کھرے س بس موجود ہیں۔ — دیٹر نے سیڑھیوں پر کوئی ان س کہا۔ اور عمران سر بلتا ہوا سیڑھیاں اترنے لگا۔ وہ راہداری کے موڑ پر اس لئے رک گیا تھا کہ اُسے جیکی کی حرکات دیکھنے میں مشکوک کی آواز سنائی دی۔

”یہس بس۔“ — جیکی نے کہا اور سیور رکھ کر اس سے ایک دیٹر کو اشارہ کیا۔

”انہیں یونچے دا لے دفتر میں بس براون کے پاس پہنچ آؤ۔“ — دیٹر کے قریب آنے پر جیکی نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آئیئے جناب۔“ — دیٹر نے موڈ بانہ بیچ میں کہا اور عمران سر بلتا ہوا اکٹھرا ہوا۔ دیٹر اسے لے کر ایک راہداری کی طرف چل پڑا۔

راہداری مڑتے ہی عمران رک گیا۔ اور پھر جھک کر اپنے بوڑ کے تسلی بانہ ہنچنے لگا۔ جب کہ وہ دیٹر اسی طرح چلتا ہوا کافی آگے نکل گیا۔ عمران کے کان کا ذہن کی طرف ہی ٹکے ہوئے تھے لیکن دہان سے صرف بوٹکوں کے اکٹھانے اور رکھنے جانے کی آواز ہی سنائی دے رہی تھی۔ اور عمران — اطمینان بھرے انداز میں سیدھا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دیٹر کے چیچھے چل پڑا۔

راہداری آگے جا کر گھوم گئی تھی۔ اور پھر سیڑھیاں یونچے جاتی دکھائی دیں۔

”کاؤنٹر سے جیکی بول رہا ہوں جناب۔ ابھی ابھی ناٹی آیا ہے دہ آپ سے ملنے کا منتظر ہے۔“ — کاؤنٹر بوانے کے جس کا نام جیکی تھا بڑے موڈ بانہ بیچ میں کہا۔

”شیک ہے۔ بھجوادہ۔“ — دوسری طرف سے براون کی آواز سنائی دی۔

”یہس بس۔“ — جیکی نے کہا اور سیور رکھ کر اس سے ایک دیٹر کو اشارہ کیا۔

”انہیں یونچے دا لے دفتر میں بس براون کے پاس پہنچ آؤ۔“ — دیٹر کے قریب آنے پر جیکی نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہس۔ کھم ان۔“ — اندر سے براون کی آواز ابھری اور عمران نے دروازے پر دباؤ دال تو وہ کھلتا چلا گیا۔ عمران کھرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک خاص بڑا کھرد تھا۔ جس میں براون کے ساتھ دو ہمیشے تردد نگے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

”فیکس ہے۔ عذر جارج۔ اب آپ آرام کریں۔ یہس اس بارے میں جتنی فیصلہ کر کے آپ سے بات کر دیں گا۔“

عمران کے اندر داخل ہوتے ہی براون نے ان دونوں آدمیوں سے ہمیط ہو کر کہا۔ وہ ایک لمبی چوڑی میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ وہ دونوں آدمی میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

”او۔ کے سر۔ ہمیں لقین ہے کہ آپ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو گا۔“ — ان دونوں نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز

# Scanned & PDF COPY By RFI

رقم نہیں۔ بلکہ مال فہمی فہمی۔ کروڑوں کے ہیرے یہ آدھے  
پرے مل جائیں گے۔ — عمران نے سر پا تھے ہوئے  
ب دیا۔

"گھٹشو۔ تو پھر تمہارے ذہن میں اس بارے یہ کیا چنان ہے"  
ون نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ آپ کی پلے مادھت کے ذریعے  
ہیں راجندرا پہاڑیوں کے پار پہنچا دیا جائے۔ یکوں نکہ مجھے معلوم  
ہے کہ کشمکش کے چھپا سی سے لے کر اعلیٰ حکام تک سب آپ کی  
س کا درسے دافت ہیں۔ اس لئے وہ کسی طرح بھی اسے نہیں  
بیٹھ گیا۔ لیکن عمران نے چوتھا کا بچھی ناکہ بندھی سے نہیں  
گزارنے دینا۔ — عمران نے کہا اور براون چوتھا پڑا۔

"ادھ۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن وہ پلے مادھت تو میں نے  
کسی کو سختھے میں دے دی ہے۔ تھیں شارٹ نے نہیں بتایا"  
براون نے کہا۔

"تبایا تو ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے بس کہ مجھے شارٹ کی  
بات پر یقین نہیں آیا۔ اب آپ خود کہہ رہے ہیں تو درست ہی  
ہو گا۔ لیکن آپ ایک روز کے لئے وہ کار دا پس لے سکتے ہیں۔  
ہم کل اُسے واپس کو دیں گے۔ — عمران نے جواب  
دیا۔

"نہیں۔ — وہ واپس نہیں لی جاسکتی۔ کوئی اور بات کرو"

تیز قدم اٹھائے جوں دروازے کے طرف ڈھنڈتے ہوئے تھے۔  
دوار ان ایک خالی کرسی سنبھال چکا تھا۔

"تم بیٹھو۔ میں ذرا باختر وہم ہواؤں" — براون نے کسی  
سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر مرڑ کر سائیڈ کے دروازے میں  
داخل ہو کر غائب ہو گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ادھر دیکھ رہا تھا۔  
پھر نیز پر کھے ہوئے ایک کاغذ پر اس کی توجہ گئی تو اس نے ہاتھ  
بٹھا کر کاغذ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ لیکن دوسرے  
لمحے اس نے منہ بناؤ کو کاغذ دا پس مکھ دیا۔ یکوں نکہ اس پر بارے  
فرنجپر کی تفصیل اور مالیت کھی ہوئی تھی۔

قریبًا دس منٹ بعد براون باہر آیا اور دا پس اپنی کرسی پر آ کر  
بیٹھ گیا۔ لیکن عمران نے محسوس کیا کہ اس کے پر ہر بے پہلے  
کی نسبت پچھے زیادہ سنجیدگی تھی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ تھی کیا سلسلہ ہے" — براون نے  
قدرت سے سخت ہلکے جس کہا۔

"ہیروں کی ایک خاصی بڑی کھیپ یہاں دارالحکومت لائی گئی  
ہے اور اب اس کھیپ کو راجندرا پہاڑیوں کے پار پہنچانا ہے۔  
اور اصل جنگداہی ہے کہ یہاں کے کشمکش حکام کو اس کھیپ کے  
متلاع مل جکی ہے۔ اور انہوں نے باقاعدہ ناکہ بندھی کو لی  
ہے۔ اس لئے پارٹی نے مجھ سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اور یہی  
نے حامی بھرلی ہے" — عمران نے مکراتے  
ہوئے کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

”مطلوب تواب تم بتا دے گے۔ اصل ناطی کہاں ہے۔“  
برادن نے طنزیہ انداز میں کہا۔

” اصل ناطی — تو کیا میں اس کی روح ہوں ” — عمران  
نے اس بار تلخ ہجھے میں جواب دیا۔

” سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ بہر حال ناطی نہیں ہو۔ حال نکہ تم نے  
شامدار میک اپ کیا ہے۔ آواز۔ ہجھے۔ چال۔ سب کچھ ناطی جیسا  
ہے۔ لیکن اس کے باوجود تم ناطی نہیں ہو۔ یہ صرف یہ  
چنان چاہتا تھا کہ تم کسی چکر میں یہاں آئے ہو۔ اور اب مجھے معلوم  
ہو گیا ہے کہ تم پلے ماڈل کار میں دلچسپی لے رہے ہو۔ اب  
یہ ہی طرح بتا دو کہ تم کون ہو اور اس کار میں کیوں دلچسپی لے  
رہے ہو ” — برادن کا ہجھہ انتہائی سخت ہوتا گیا۔ اس کی  
آنکھوں سے شرارے سے نکلنے لگے۔

” واقعی اب مجھے بتانا پڑے گا کہ میں اصل ناطی ہوں۔ لیکن  
بس ایک بات بتا دوں کہ آپ نے مجھ پر شک کر کے اپنا  
سی لفڑیان کیا ہے۔ اب یہ سیڈیتی میں خود کر دل گا ” — عمران  
نے ہونٹ چھاٹے ہوئے کہا۔

” بکواس مت کرو۔ تم نے ناطی کا میک اپ ضرور کیا ہے۔  
لیکن تمہیں شاید یہ معلوم نہیں تھا کہ کاڈنٹریو ائے جکلی کی بہن ماریلا  
آج کل ناطی کے ساتھ رہتی ہے۔ اور تم جکلی کو لمبی لمبی رقمیں دیتے  
رہتے ہو۔ لیکن تم نے یہاں آ کر جکلی کو سرے سے پہچانا ہی نہیں۔  
ایک بات دوسری بات یہ کہ جکلی اور ناطی کے درمیان ایک

برادن نے کہخت ہجھے میں کہا۔  
” کیوں واپس نہیں لی جاسکتی بس۔ آخر آپ نے اُسے  
تھخنے میں دی ہے۔ فرمخت تو نہیں کر دی۔ آپ مجھے بتایا میں پھر  
دیکھیں میں اُسے کیسے واپس لے آتا ہوں۔ اس کے بغیر کام بنے  
گا نہیں ” — عمران نے کہا۔

” تو تم اس کار کے چکر میں یہاں آئے ہو۔ تمہیں اس کار  
نے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ” — اچانک برادن نے  
انتہائی کہخت ہجھے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں  
ایک بچاہ میں روپا اور ٹھکنے لگا۔

” دلچسپی سپلانی شکرے رکھنے ہے۔ اور یہی نے کار کا اچار ڈالنا  
ہے ” — عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن دہ  
ذہنی طور پر کھلک گیا تھا۔

” بس اتنی بات ہے یا کوئی اور چکر بھی ہے ” — برادن  
نے یک لخت مسکراتے ہوئے کہا۔  
” اور کیا چکر ہو سکتا ہے بس۔ آپ تو نواہ مخواہ المجد گئے۔ ”

عمران نے جواب دیا۔  
” اُسی لمحے دروازہ کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو افراد اند  
موافق ہوتے اور دروازے کی سائیڈ دیل میں رک گئے۔ ان کی  
مشین گنوں کے رخ عمران کی طرف تھے۔

” کیا مطلب ” — عمران نے حیرت بھرے ہجھے۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

نہیں ہے۔ یکن سوچ لوا۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں تمہیں سمجھتے نے کا بھی موقع نہ ملے۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
”میرا نام براون ہے۔ سمجھے۔ ایسے کھیل کھلتے میرا پوری زندگی گزرا گئی ہے۔ مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرد۔ میں صرف تین تک گزوں گا۔ — براون کا لمحہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

”او۔ کے۔ تمہاری مرضی۔ پھر نوکر کے تمہاری کار میں مادھے جس آدمی کے پاس ہے۔ اُسے مک سے غداری کے الزام میں کپڑا لیا گیا ہے۔ وہ غیر ملکی جاسوس ہے۔ — عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”گک۔ — گک۔ — کیا کہہ رہے ہو۔ — براون عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھی کہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے اس طرح کھڑے ہونے سے عمران کو بھی اٹھنے کا موقع مل گیا۔ ”پنس بار کے باہر اس وقت سیکرٹ سروس کا گھراؤ موجود ہے۔ سمجھے۔ اب تمہاری سمجھت کی صرف ایک راہ ہے۔ کہ تم میری تسلی کر ادؤ۔ کہ تمہا۔ اس آدمی کے ساتھ ایسا کوئی سلسہ نہیں ہے کہ جس سے غداری کا الزام تم پر لکھی آ جائے۔ عمران نے بڑے مطمئن بیجھے میں کہا۔

”شت اپ۔ — براون نے یک لخت چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں کٹھے ہوتے یلو اور کاٹر گرد بادیا۔ یکن ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے

مخصوص کوڈ درڈ ہے۔ ناطی کا دھنہ بڑے دگوں کو لڑکیاں سلانی کرنے بھی ہے۔ اور یہ ساری سپلانی جیکی کے ذریعے ہوتی ہے۔ اور اس سلسلے میں مخصوص کوڈ ہے۔ رمپا کی بلیک وہ سکی۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ نیا مال آگیا ہے۔ جیکی نے آذمانے کے لئے یہ کوڈ دوہرایا۔ یکن تم اس کوڈ کو نہ سمجھ سکے۔ چنانچہ اُسے یقین ہو گیا کہ تم جو کوئی بھی ہو۔ بہر حال ناطی نہیں ہو۔ یکن جیکی بیجہ ہو شیار آدمی ہے۔ اس نے فرما تھیں کچھ نہیں کہا۔ بلکہ جب وہ ویژہ جو تمہیں پھوڑ کر گیا ہے واپس گیا تو اس نے مجھے ایم جنی کاں کیا اور میں بالکر دم کے بہانے اس کے پاس پہنچا۔ اور اس نے مجھے ساری تفصیل بتائی۔ — براون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”جیکی احمد ہے۔ اُسے اپھی طرح معلوم ہے کہ جب میں کسی مشن پر ہوں تو میں باقی ہر چیز کو بھول جاتا ہوں۔ — عمران نے بات بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ اب میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تم جیسے تھرڈ کلاس آدمی کے لئے اسے برباد کرتا ہوں۔ جلدی سے اگل دو کہ تم کون ہو۔ اور پلے مادھے میں کیوں دلچسپی لے رہے ہو۔

درنہ میرے اشارے پر ابھی تمہارا جسم مکیوں کے چھتے میں تبدیل ہو جائے گا۔ جلدی سکو۔ — براون نے انہیاں کی خفت ہیجھے میں کہا۔

”سب کچھ بتا دو۔ ان دونوں کے سامنے۔ مجھے کوئی اعتراض

# Scanned & PDF COPY By RFI

۱۵۹

براؤن اجھوں کے سے انداز میں ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”بس اب نیچے نجھکتا درنہ کھوپڑی اڑا دوں گا۔“ — عمران نے مشین گن کی نال اس کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے بھی میں خاصی کرخی تھی۔ اور براؤن نے پونٹ کا شتے ہوتے دنوں ہاتھ خود بخود اٹھاتے اور اپنے سر پر رکھ لئے۔

”دیمی گٹھ۔“ — مجھے ایسے فرمانبردار لوگ بے حد پسندیں۔ اب میز کے پیچے سے نکل کر ادھر آجائے اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ جاؤ۔“ — عمران نے تیز بیجے میں کہا۔ اور براؤن خاموشی سے میز کے پیچے سے نکلا اور واقعی وہ انہتائی سعادت مندانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا۔

”ہاں اب بتاؤ کہ تم نے مک کے اس غدار اور غیر ملکی جاسوس کو کام کیوں دی تھی۔“ — عمران نے آگے پڑھ کر مشین گن کی نال اس کی کھوپڑی کے ساتھ گھاتے ہوئے سپاٹ بیجے میں پوچھا۔

”نم۔ نم۔“ — میتے کسی غیر ملکی جاسوس کو کارہنپیں دی۔ میں نے تو کام سیکھن آئیہ اغتم کے دوست اعجاز کو دی ہے۔ اغتم نے کہا تھا کہ اگھیں یہ کام اس کے دوست کو دے دوں تو وہ بھی دوٹیکہ مل جوں کا پرست دے دے گا۔ چنانچہ میں نے وہ کام دے دی۔ اور پرست لے لئے۔ دلوں پرست میں نے فرما فروخت کر دیتے۔ اس طرح مجھے دس پلے ماڈل کاروں

شکار ہونے والوں میں سے تونہ تھا۔ اس نے یک لخت ہاتھی جبکہ لیا۔ اور گولی اس کے پیچے سے نکل کر سیدھی ایک مشین گن بودار کے پیٹ میں لگی اور اس کی پیٹ سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران نے فضا میں بلند ہوتے ہی جسم کو یک لخت جھٹکے سے آگے بڑھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ براؤن کو اپنے ساتھ لیتا ہوا میز کے پیچے جا گرا۔ اس طرح وہ دوسرے آدمی کی مشین گن کے پرست سے بال بال بچا۔ پرست بھاری میز سے نکلا کمرہ رہ گیا تھا۔

”رک جاؤ۔ مت فارک کرو۔“ — نیچے گرتے ہی عمران نے براؤن کے بھی میں پیچن کر کہا۔ حب کہ براؤن اس کے پیچے دبا ہوا تھا۔ عمران کو صرف ایک لمحے کی مہلت درکار تھی۔ اور وہ لمحہ سے مل گیا۔ دوسرے لمحے اس کا ماڈل میز کی سطح سے بلند ہوا۔ اور پھر زور دھا کے کے ساتھ ہی دوسرامشین گن بودار بھی پیچتا ہوا دیوار سے نکلا یا اور پھر منہ کے بلی نیچے جا گرا۔ اور عمران نے ایک بار پھر حب کی طرح اڑتا ہوا دوڑ دوڑ کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔ براؤن کا ریوال اور اس کے ماڈل میں تھا۔ دلوں مشین گن بودار قرشی پہ پڑے تڑپ رہے تھے۔ اور ان کی مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر علیحدہ پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے سجلی کی سی تیزی سے گھوم کر ان دلوں پھر کتے جسموں پر دفاتر نکتے۔ اور پھر حب کر ایک مشین گن اٹھا لی۔ اور تیزی سے ایک سائٹ پر حب کر کھڑا ہو گیا۔ اُسی لمحے

سے بھی زیادہ کامناف وصول ہو گیا۔ — براون نے جواب دیا۔  
”ادر کیا لیا تھا۔ ان پر مٹوں کے علاوہ۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ میرے  
پاس پوری تفصیل موجود ہے۔ — عمران نے غراتے  
ہوئے کہا۔

”ادر۔ — اد ر شراب کے دس پرمٹ لئے تھے۔ اے  
کوالٹی کے پرمٹ۔ بس اد ر کچھ نہ لیا تھا۔ — براون نے  
جواب دیا۔

”یہ اعجاز کیا کرتا ہے۔ — عمران نے پوچھا۔

”مخفی نہیں معلوم۔ وہ اعظم کا دوست ہے۔ نبی میں آشاجاتا  
ہوں۔ — براون نے جواب دیا۔

”یہ اعظم وزارت داخلہ کا سینکیشن آفیسر ہے۔ — عمران  
نے کہا۔

”ٹال۔ وہی وہ بچنے سر والा۔ — براون نے جلدی  
سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اعظم سے تمہارے کب سے تعلقات ہیں۔ — عمران  
نے پوچھا۔

”کئی سالوں سے ہیں۔ اُسی کی وجہ سے تو یہ ایک عام مجرم  
سے آج بڑا کاروباری بن گیا ہوں۔ وہ میرا بہترین دوست ہے۔  
یکن مخفی حرمت ہے کہ اس سے میری کار کیسے غیر عکی جاسوس  
بیک پہنچ گئی۔ — براون کے ہجھے میں واقعی حرمت تھی۔ ادر  
عمران نے سر ٹالا دیا۔

”اسلحے کی سمجھنگ میں تمہارا کیا دل ہے۔ — عمران نے  
ایک لمحہ خاموش رہ کر پوچھا۔

”اسلحے کی۔ نہیں۔ میں نے کبھی یہ گندہ دھنہ نہیں کیا۔ میں تو  
شراب کا دھنہ کرتا ہوں۔ — براون نے جلدی سے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ادر سے یہ تو دا قعی بڑائیک دھنہ ہے۔ اور میں نہیں چاہتا۔  
کہ اس قدمائیک آدمی نیادہ دیر نہ نہ رہے۔ جو سکتا ہے وہ  
بھٹک جائے۔ اور گندہ دھنہ شروع کر دے۔ اس لئے  
تم تو پھٹی کر دے۔ — عمران نے ٹریگر دباتے ہوئے کہا اور  
براون کی کھوبڑی یک لخت ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فرش  
پر بکھر گئی۔ اور اس کا مردہ جسم دھڑام سے پہلو کے بلینچے  
جا گکہ۔ عمران نے مثیں گھنی ایک طرف صوفی پر اچال دی۔  
اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر  
جیکی کسی سجائے کوئی۔ اور آدمی کھڑا تھا۔ اس لئے عمران اس کی  
طرف متوجہ ہوئے بغیر تیز تیز قدم اختاتا بار سے باہر نکلتا گیا۔  
نکوڑی دیہ بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے داپس دار الحکومت  
کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ اس نے داپس جاتے ہوئے  
وپر ٹرانسپرٹر پٹائیگر کو بھی داپسی کا کہہ دیا تھا۔

دار الحکومت میں داخل ہونے سے نکوڑی دیہ پہلے ایک  
سائیڈ پر کار رک کر اس نے کار کی پیٹ کے یونچے سے  
میک اپ بکس نکالا اور کار کے کلڑی شیشے چڑھا کر اس نے

# Scanned & PDF COPY By RFI

نافی کا میک اپ صاف کر کے بدھی سے دوسرا میک اپ کے  
ادر پھر شیشے مٹا کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ دارالحکومت میں  
داخل ہوتے ہی اس نے کار ایک پیک فون بو تھے کے قریب  
روکی۔ اور پھر اس نے سب سے پہلے انکو ائمہ می سے وزارت  
داخل کے سیکشن آفیسر اعظم کا فون نمبر معلوم کیا۔ اور پھر سکے  
ڈال کر اس نے یہ نمبر ڈائل کر دیتے۔  
”یہ اعظم پیکنگ“ چند لمحوں بعد ایک  
واز سنائی دی۔

”سانتے کیفے ڈی ہیون میں وزارت داخلہ کا سیکشن آفیسر  
اعظم آ رہا ہے۔ اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس کا عمر انٹے  
کی طرح گنجائے۔ تم اُسے کہتا کہ یہیں برااؤن کا آدمی ہوں۔ اور  
پھر اُسے لَا کر یہاں گیٹ رومن یہیں بند کر دو۔ یہیں اس دوران ایک  
اسہم فون کرلوں“ — عمران نے بلیک نیمہ دسے کہا۔ اور  
بلیک زید دسرا ملا تا ہوا اٹھا اور بیرد نی در داڑے کی طرف  
بڑھ گیا۔

نافی کا میک اپ صاف کر کے بدھی سے دوسرا میک اپ کے  
ادر پھر شیشے مٹا کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ دارالحکومت میں  
داخل ہوتے ہی اس نے کار ایک پیک فون بو تھے کے قریب  
روکی۔ اور پھر اس نے سب سے پہلے انکو ائمہ می سے وزارت  
داخل کے سیکشن آفیسر اعظم کا فون نمبر معلوم کیا۔ اور پھر سکے  
ڈال کر اس نے یہ نمبر ڈائل کر دیتے۔  
”یہ اعظم پیکنگ“ چند لمحوں بعد ایک  
واز سنائی دی۔

”اعظم صاحب۔ یہیں برااؤن بول رہا ہوں“ — عمران نے  
برااؤن کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے  
لہجے میں پریشانی کا عنصر خاص طور پر منایاں رکھا تھا۔  
”ادھ۔ برااؤن تم پریشان لگتے ہو۔ کیا بات ہے“  
دوسری طرف سے اعظم نے چونک کر پوچھا۔

”تمہارے لئے ایک اہم اعلان ہے۔ تم فوراً کیفے ڈی  
ہیون پہنچو۔ میرا آدمی دہاں تمہیں ملے گا اور وہ تمہیں کے کمیرے  
پاس ایک خفیہ جگہ پر آئے گا۔ فوراً آؤ۔ درنہ کام انتہائی خوب ہو  
جائے گا“ — عمران نے انتہائی پریشان لمحے میں کہا۔  
”لیکن بات کیا ہے۔ کچھ بتاؤ گے بھی سہی“ — اعظم  
نے بڑی طرح بوکھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

”جلد ہی آؤ۔ یہ بات فون پر بتانے والی نہیں“ — عمران  
نے کہا۔ اور رسیور کھکھ کر دہ بو تھے سے باہر نکلا اور کار میں بلیک

# Scanned & PDF COPY By RFI

”احتیاط کرنا۔ یہاں ٹریفک بہت کم ہے۔“ — خادر نے  
چوہاں سے مخاطب ہوا کہ کہا۔

”مجھے احساس ہے۔“ — چوہاں نے جواب دیا۔ لیکن ساتھ  
ہی اس نے کار کی رفتار اور کم کر دی۔ ایسٹرن اسکوائر آیک جدید  
انداز کی بہت بڑی رہائشی کاونٹی تھی۔ پلے مادکہ اس کے ایکس  
 بلاک میں گھوم گئی۔ اور پھر ایک خاصی بڑی کوئی کوئی کے گیٹ پر جا  
 کر کر گئی۔ چوہاں نے کار کافی تیچھے ایک یکنے کی سائیڈ میں  
 روک دی۔ چند ملوحوں بعد پھاٹک کھلا اور پلے مادکہ انہر پر چلی گئی۔  
 ”اب کیا کرنا ہے۔ یک ایکٹو کو اطلاع دیں۔“ — خادر  
 نے کہا۔

”نہیں۔“ بھی نہیں۔ ہو سکتے ہے کہ یہ جلد ہی یہاں سے  
 واپس چل دے۔“ — چوہاں نے جواب دیا۔ اور خادر  
 نے اثبات میں سہ جا دیا۔ لیکن جب آٹھ دس منٹ گزر گئے۔  
 اور کار واپس باہر نہ آئی۔ تو چوہاں بول پڑا۔

”میرا خیال ہے۔ ہمیں انہر چینگ کرنے کی چاہیئے۔ اس کے  
 بعد تفصیلی روپرٹ ایکٹو کو دی جائے۔“ — چوہاں نے  
 سکھ۔

”تم یہیں رکو۔ میں انہر جاتا ہوں۔“ — خادر نے کہا۔  
 اور پھر اس سے پہلے کہ چوہاں کو فی جواب دیتا۔ خادر یعنی اتر اور  
 اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کوئی کی طرف بڑھ گیا۔ اس کوئی کے  
 سامنے سے گزر کر دہ آگے جا کر ایک سائیڈ گلی میں گھوم کر

چوہاں اور خادر دونوں کار میں بیٹھے ایک چوک کے اس  
 کمپری رہے تھے کہ یک لخت دونوں ہی چونک پڑے۔ نیئے  
 رنگ کی پلے مادکہ نے انہیں خاصی تیز رفتاری سے کے اس کیا  
 تھا۔ اور ان سے آگے بکھل گئی تھی۔  
 ”ادہ ادہ۔“ یہی دہ پلے مادکہ ہے۔ — خادر  
 نے کہا۔

”ماں۔“ — بالکل ہی ہے۔“ — چوہاں نے جو ڈرائیور نگ  
 سیٹ پر بیٹھا تھا سہ ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اس  
 نے کار اس کے تعاقب میں ڈال دی۔ پلے مادکہ کی ڈرائیور نگ  
 سیٹ پر ایک آدمی موجود تھا۔ باقی کار خالی تھی۔ پلے مادکہ اسی  
 چوک سے ایسٹرن اسکوائر کی طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔  
 اور چوہاں نے بھی گاڑی اس کے تیچھے ہی ادھر موڑ دی۔

ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔ اور جواب میں چوہاں نے اُسے پوری تفصیل سے روپورٹ دے دی۔

"تمہارے پاس زیر و دن کا ڈکٹfon موجود ہے۔— دوسری طرف سے ایکسٹو نے پوچھا۔

"یہ بس۔— میری کار میں موجود ہے۔— چوہاں نے جواب دیا۔

"تم اسے اس کار کے بیچر کے بیچے فٹ کر دد۔ لیکن فٹ کرنے سے پہلے اس کی رینج فریکونسی دانش منزل کی ایڈجٹ کر دینا۔ اس کے بعد تم واپس جا کر خاور کا پتہ کر د۔"— ایکسٹو نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بس۔— چوہاں نے جواب دیا۔ اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی دہ پیک fon بوتھ سے باہر نکلا۔ اس نے کار کی فرتٹ سیٹ کے بیچے موجود باکس سے زیر و دن ڈکٹfon نکالا اور پھر دہیں بیٹھے جستھے اس نے اس پر دانش منزل کی رینج فریکونسی ایڈجٹ کی ادا اسے سائیڈ سیٹ پر لکھ کر دہ کار بڑھاتا پرنس پلازہ کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار بیچے تہہ خالوں میں بنی جوئی دیسیع و عربیق پارکنگ میں داخل ہو رہی تھی۔ یہاں کاروں کی کافی تعداد موجود تھی۔ اور پلازہ کے منظم طریقے سے صرف پارک کردار ہے تھے بلکہ وہ ان کی حفاظت پر بھی مامور تھے۔ پارکنگ میں داخل ہوتے ہی چوہاں کو

چوہاں کی نظر دی سے غائب ہو گیا۔ چوہاں خاموش بیٹھا رہا۔ پھر خاور کو گھے ہوئے تھریا آدھا گھنٹہ گزرنا تھا کہ کوئی کا پھاٹک کھلا۔ اور نیلی پلے ماڈکھ باہر نکلتی نظر آئی۔ چوہاں نے ہونٹ بپھنج لئے۔ کیونکہ خادر ابھی تک دانیں نہ آیا تھا۔ اور پلے ماڈکھ اس کے قریب سے ہوتی ہوئی آگے نکل گئی۔ چوہاں نے اس کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور کار بیک کر کے وہ اس کے پیچھے چل پڑا۔ اب خادر کا انتظار فضول تھا۔ اگر وہ خاور کا انتظار کرتا تو یقیناً یہ نیلی پلے ماڈکھ غائب ہو جاتی۔ چوہاں بڑے اطمینان سے پلے ماڈکھ کا تعاقب کرتا ہوا بلال مارکیٹ میں واقع پرنس پلازہ کی تیرہ منزلہ شاندار عمارت تک پہنچ گیا۔ پلے ماڈکھ اس عمارت کے تہہ خالوں میں بنی ہوئی پارکنگ میں داخل ہو کر غائب ہو گئی تھی۔ اس عمارت کے گراونڈ فلور میں تو کھرشنل دکانیں تھیں جب کہ دوسری سے آٹھویں منزل تک کار دباری اداروں کے دفاتر اور نوین سے تیرھویں منزل تک رہائشی فلیٹس تھے۔ اس لئے اب پلے ماڈکھ کے درستور کو اس بلڈنگ میں ڈھونڈھنا محاں تھا۔ بجا نے وہ کہاں گیا ہو گا۔ دیسے بھی قریب سے گزرتے ہوئے چوہاں نے اس کی شکل دیکھی تھی۔ اور شکل و صورت سے وہ کوئی عام سائز میں ہی نظر آتا تھا۔ چوہاں نے کار ذرا آگے کر کے ایک پیک fon بوتھ کے سامنے روکی۔ اس نے اب ایکسٹو کو روپورٹ دیتے ہی فیصلہ کر لیا تھا۔

"ایکسٹو۔— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

تھے۔ اس لئے چوہاں نے بڑےطمینان سے جھک کر پلے ماؤنٹ  
کے بیک پھر کی سائیڈ میں اندر کی طرف ڈکٹافون لگایا۔ اور پھر  
پیدھا ہو کر وہ باہر کی طرف کو چل پڑا۔ اب بہرحال اُسے آدمی  
گھنٹے سے زیادہ وقت گزارنا تھا۔ اس لئے وہ گراونڈ فلور میں  
بننے ہوئے ایک جدید طرز کے دیستوران میں داخل ہو گیا۔ یکن  
اندر داخل ہوئے تھے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے پلے ماؤنٹ کے  
ڈرائیور کو ہال کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ  
کسی بلیس قہ کے آدمی سے با توں میں معروف تھا۔ چوہاں سے  
جھکتا ہوا آگے بڑھا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود خالی میز پر بیٹھ گیا۔  
جس جگہ پلے ماؤنٹ کا ڈرائیور بیٹھا تھا، وہاں قریب کوئی میز خالی نہ تھی۔  
اس لئے اُسے مجبوراً ابٹ کر کافی فاصلے پر بیٹھنا پڑا تھا۔ دیٹر کو  
اس نے کوک لانے کا آرڈر دے دیا۔ دیٹر نے چند ہی لمحوں میں  
کوک لا کر اس کے سامنے رکھ دی۔ اُسی لمحے چوہاں نے اس  
ڈرائیور کو اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ اور دوسرے لمحے  
وہ بڑی طرح چونک پڑا۔ جب وہ ڈرائیور تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا س  
کی میز کی طرف آیا۔ اور سامنے والی خالی کرسی گھیٹ کر بیٹھ گیا۔  
”تم میرا تعاقب کیوں کر رہے ہو۔“ ڈرائیور کا ہمچھ خاصا  
سخت تھا۔

”میرا تعاقب کیا مطلب۔ یہ کیوں کر دیں گا تھا را  
تعاقب۔“ چوہاں نے ہمچھ میں حیرت پیدا کر تے ہوئے  
کہا۔

یہی پلے ماؤنٹ پارکنگ کے مشرقی کونے میں کھڑی نظر آگئی۔ اور پھر  
شاید یہ اتفاق ہی تھا کہ پلے ماؤنٹ کے قریب موجود ایک کار نے جگ  
چھوڑ دی اور چوہاں اپنی کار کی خالی ہونے والی جگہ کی  
طرف لے جانے لگا۔

”آپ نے کتنی دیر کہا ہے یہاں۔“ ۔۔۔ ایک نگران نے  
اُسے روکتے ہوئے پوچھا۔

”کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ہو سکتا ہے جلدی فارغ ہو جاؤں اور یہ  
بھی ہو سکتا ہے کہ دیر لگ جائے۔“ ۔۔۔ چوہاں نے بھرم سے  
لہجے میں کہا۔ اگر آپ نے جلدی دالپس جانا ہے یعنی آدمی  
گھنٹے کے اندر تو پھر ادھر گاڑی پارک کیجئے اور اگر اس سے  
زیادہ دیر لگانی ہے تو پھر اس طرف یارک کر دیجئے۔ ۔۔۔ نگران  
نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جدھر پلے ماؤنٹ موجود تھی۔  
”اوہ۔ آدمی گھنٹے سے تو بہرحال زیادہ ہی وقت لگ جائے  
گا۔“ ۔۔۔ چوہاں نے کہا۔ اور نگران سر ہلانا ہوا بہث گیا۔

چوہاں نے کار آگے بڑھائی۔ اور پھر اُسے مختلف سائیڈ ول  
سے گھا کر اس نے اُسے یہی پلے ماؤنٹ کی بالکل سائیڈ میں جا کر  
روک دی۔ مگر اُسے یہاں فیادہ دیر نہیں رکتا تھا۔ یکن اب مجبوری  
تھی۔ کیونکہ دور گاڑی پارک کرنے کے بعد اس کے پاس پلے  
ماؤنٹ میں ڈکٹافون لگانے کا چابس باقی نہ رہتا تھا۔ کوک لگا کر  
کے اس نے ڈکٹافون متحصلی میں بچایا اور کار سے باہر آیا۔ درود انہو  
لک کر کے وہ مرٹا۔ دونوں نگران آتے والی گاڑیوں میں معروف

ہو چکا تھا۔ چوہان نے ایک طویل سانس لیا اور انہی کو کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکالا اور اُسے ایش ٹوئے کے نیچے رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دیستوران کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دیستوران سے باہر نکل کر وہ واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے یقین تھا کہ اب وہ پلے ماؤنٹ دیاں نظر نہ آگئی۔ لیکن انہوں نے اسی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ پلے ماؤنٹ اپنی جگہ پر موجود تھا۔ گو ابھی آدھا گھنٹہ نہ گزرا تھا لیکن اب چوہان دیاں مزید دفت صائم نہ کر سکتا تھا۔ اس نے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے قریب پہنچ کر جھاک کر دیکھا تو ڈکٹافون غائب تھا۔

"غلضے ہو شیار لوگ ہیں۔" چوہان نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور کار کے دروازے کا لاس کھول کر اس نے دروازہ کھولا اور ڈرائیور بگ سیٹ پر جیچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پلازو سے باہر برک پہنچ گئی تھی۔ اُسے یقین تھا کہ اب اس کا باقاعدہ تعاقب کیا جائے گا اس نے وہ کار کو خواہ مخواہ ادھر ادھر گھا کر تعاقب کا اندازہ کیا رہا۔ لیکن ایک بار پھر اُسے حرمت کا شدید جھپکلا لگا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کا تسلی طور پر بھی نہ تعاقب ہو رہا تھا اور نہ نگرانی۔

"یہ کیا چکر ہے۔" چوہان نے اب تھے ہوئے انداز میں کہا۔ اور پھر کار اس نے ایک پیکاں فون بوک کی طرف ہوڑ دی۔ اس وقت وہ ایک مارکیٹ میں تھا۔ یہ کپڑے کی تھوک

"تم سہرخ منگ کی کرو لا میں تھے۔ میں نے تمہیں رہنا چوک پر پہلی بار مارک کیا تھا۔ اور صرف تمہیں چیک کرنے کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ انہی ایک لمحہ پہلے بھئے اٹھا رہے تھے کہ تم نے میری کام کے بمپر کے نیچے ڈکٹافون لگایا ہے۔ ڈکٹافون ابھی میرے پاس ہنچتے ہی دالا ہے۔" اس آدمی نے اس طرح بات کرتے ہوئے کہا جیسے کوئی جادوگر کسی کو عجیب کا حال بتا رہا ہو۔

"تمہارا شاید دماغ خراب ہے مصطفیٰ۔ میں ایک تاجر ہوں۔ میرا کسی ڈکٹافون سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔" چوہان نے ہونٹ چھاتے ہوئے جواب دیا۔

"سُن۔ اگر تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ یا علی عمران سے ہے۔ تو اُسے کہہ دیتا کہ ماسٹر سیزار آنھمیں رکھتا ہے۔ تم جیسے تھرڈ کلاس جاؤں اس کا کچھ نہیں بگاہ سکتے۔ میں جب چاہوں گا اور جہاں چاہوں گا۔ اُسے موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ فی الحال میں اُسے ڈیل خود دے رہا ہوں۔" اس آدمی نے بڑے طنز یہ بچے میں کہا۔ اور پھر ایک جھکے سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہال سے باہر نکلا پل گیا۔ چوہان ہونٹ بھینچے حرمت نہ ادا کیں کوئی پر ملٹھا کا بیٹھا رہ گا۔ اس شاپ کا مجرم شاید اس سے پہلی بار نکلا یا تھا۔ چوہان نے مرک کو اس میز کی طرف دیکھا جہاں وہ۔ ستر اس بھے قدم اس سے باہیں کو رہا تھا لیکن اب میز خالی پڑی تھی۔ وہ بھے قدم والا بھی غائب

# Scanned & PDF COPY By RFI

"یہ بارس۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ ڈکٹافون اگر کارمیں ہو تو اُسے میں ضائع کر دوں گا" — چوہان نے جواب دیا۔  
"لیکن پھر بھی اختیاط کرنا، ہو سکتا ہے کہ وہ داعی نگرانی کر رہے ہوں۔ اور تم انہیں چکیں نہ کہ سکے ہو۔" — ایکٹو نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر کھلا اور پھر پیپک فون بوٹھ سے نکل کر وہ کار کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ یہ لخت ایک خوف ناک اور لمزادی نے دالا دھماکہ ہوا۔ دھماکے میں اتنی شدت تھی کہ چلتا ہوا چوہان بے اختیار اچھل کر منہ کے بل نیچے گما۔ اُسی لمحے اُسے بے پناہ انسانی چیزوں اور شور و غل کی آوازیں سنائی دیں۔ اور چوہان اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن ہر طرف گہرا دھواں سا پھیلا ہوا نظر آر رہا تھا جس میں آگ کے تیز شعلوں کی چمک نہایاں تھی۔ اور چوہان ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے۔ بعد اس کی کار میں پھٹا تھا۔ اور اب اس مارکیٹ کی خیر نہ تھی۔ پکڑے کی یہ مارکیٹ یقیناً اب خوف ناک اور بتاہ کی آتشزدگی کی پیش میں آچکی تھی۔ اور چوہان ہونٹ پھینچتے ہوئے واپس مڑ گیا۔ اس کا خون لا دے کے کی طرح کھول رہا تھا۔ اس نے دل بی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسی ماسٹر سے اس خوف ناک بتائی کا بھر پور انتقام لے گا۔ ایسا انتقام کہ اس کی روح صدیوں جبلتی رہے گی۔

مارکیٹ تھی۔ اور مارکیٹ میں خاصدارش تھا۔ چوہان نے کارپیک فون بوٹھ سے ذرا آگے کر کے ایک سائیڈ پر پارک کی۔ اور پھر نیچے اتر کر وہ پیپل چلتا ہوا پیک فون بوٹھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک بار پھر ایکٹو کے نمبر ڈائل کئے۔ "ایکٹو" — دوسرے لمبے ایکٹو کی آواز نامی دی۔

"چوہان بول رہا ہوں جناب" — چوہان نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے یار کنگ میں داخل ہو نے سے لے کر ماہہ سے ہونے والی بات چیت سمیت ساری تفصیل بتا دی۔ "تم نے اپنی کارچیک کی ہے۔ کہیں اس میں تو کوئی آنگرانی کے لئے فٹ نہیں کر دیا گیا" — دوسری طرف سے ایکٹو نے چوتاک کر پوچھا۔

"اوہ سہ۔ مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ لیکن اب آپ کی بات سن کر مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی کیا گیا ہو گا اس لئے وہ باقاعدہ بگرانی یا تعاقب نہیں کر رہے" — چوہان نے معذرت بھرے لجھے میں کہا۔

"فوری چیک کرو۔ اور پھر کار کو کسی جزیل پارکنگ میں پھوڑ کر تم نکلی کے ذریعے واپس ایشن اسکو ارجاد۔ میں تے ڈائسٹریپر خادر سے بات کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن خادر کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا۔ ہو سکتا ہے وہ اس عمارت میں ہی بھپڑا ہوا ہو۔" — ایکٹو نے کہا۔

”ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ بہر حال اگر ضرورت محسوس کر دو تو باقی یعنی کو بھی چوڑاں اور خادر کی مدد کے لئے پیجھ جینا۔ میں اس اعظم سے دو باتیں کر لوں۔“ — عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن رومن سے نکل گیٹ رومن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہونٹ بھنپنے ہوئے تھے۔ اور چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس کی یہ حالت ہمیشہ اس وقت ہو جایا کہ تھی جب اُسے پاکشیدا کے کسی اعلیٰ سرکاری ملازم کے بارے میں یہ رپورٹ ملتی کہ وہ ملک سے غداری کر رہا ہے۔ وہ ذہنی طور پر اس غداری کو کسی بھی قیمت پر بدداشت نہ کر سکتا تھا۔

عمران نے گیٹ رومن کا مخصوص لاک کھولا اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ لگجھ سر اور خاصے بخاری جسم کا ماکس سیکشن آفیسر اعظم بڑی بے چینی سے کمرے میں ہٹل رہا تھا۔ عمران کو دیکھتے ہی وہ چونک کر رکا اور پھر غور سے عمران کو دیکھنے لگا جو دروازہ بند کر کے اس کے ساتھ پشت لگائے بڑے ہریلے انداز میں اعظم کو دیکھ رہا تھا۔

”کون ہوتا۔“ اور یہ مجھے یہاں کیوں بند کیا گیا ہے۔ اعظم نے کاٹ لکھانے والے لبھے میں کہا۔

”ابھی تو تمہیں قبریں بند ہوتا ہے۔ سیکشن آفیسر صاحب۔ یہ کمرہ تو بہر حال قبر سے زیادہ وسیع و عریض ہے۔“ — عمران نے انتہائی نشکن لبھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لگ کے لگ کے کیا مطلب؟“ — اعظم بڑی

”اعظم گیٹ رومن میں پیجھ گیا ہے۔ وہ ذہنی طور پر خاصاً الجھا ہوا تھا۔ بڑی مشکل سے ہینڈل کیا ہے اسے۔“ بلیک زیرد نے آپریشن رومن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”فکر نہ کرو۔ اب جب وہ گیٹ رومن سے باہر نکلے گا تو اس کا الجھا ہوا ذہن بالکل سیدھا ہو گا۔ ابھی چوڑاں کا فون آیا ہے۔ اس نے اور خادر نے وہ نیلی پلے ماؤنٹ للاش کر لی ہے۔“ — عمران نے بلیک زیرد سے کہا۔ اور پھر چوڑاں کی بتائی ہوئی تمام تفصیل اُس سے بتادی تاکہ اس کی عدم موجودگی میں اگرچوڑاں یا خادر کا دوبارہ فون آئے تو بلیک زیرد اُسے آسانی سے ہینڈل کر سکے۔

”ٹھیک ہے۔ خادر یعنی اس کو بھی کے اندر ہونے والی کارروائی کے متعلق کوئی اہم رپورٹ دبے گا۔“ بلیک زیرد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

طرح چونک پڑا۔

معلوم ہے کہ وہ سپورٹس کا کاروبار کرتا ہے۔ میری اس سے ملاقات صرف ایک ہفتہ قبل ایک پارٹی میں ہوتی۔ وہ انتہائی خوش اخلاق آدمی تھا۔ اس لئے میری اس سے دوستی ہو گئی۔ کیا اعجاز غلط آدمی ہے؟ — اعظم نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے صرف ایک ہفتہ کی دوستی کی وجہ سے انتہائی قیمتی کا راجحانہ کو دے دی اور اس کے بے لئے میں براوَن کو ڈیکٹائل ملوں کے پرہٹ اور شراب کے پرہٹ عناصر کو دیتے" — عمران نے زہریلے بھجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ یہ غلط ہے۔ اگر براوَن نے کہلتے تو غلط ہے۔ اُسے میرے سامنے لے آؤ۔ وہ یقیناً خود اس الزام کی تردید کرے گا" — اعظم نے جواب دیا۔ لیکن عمران اس کے پھرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ الزام غلط نہیں ہے بلکہ درست ہے۔

"صحیح بات نہ کی تو پھر البتہ یہ جو سکتا ہے کہ تم خود بھی اس کے پاس پہنچ جاؤ اور اس کے بعد کیا وضاحت ہوتی ہے اور کیا تردید۔ مجھے اس کی پرواہ نہ ہو گئی" — عمران نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم نے براوَن کو مار دیا ہے۔ نہیں نہیں تم غلط کہہ رہے ہیں۔ ایسا ناممکن ہے" — اعظم نے جواب دیا۔

"ناممکن کو نمکن صرف دھیٹانک سیسہ کی گولی کر دیتی ہے۔

"ملک سے غداری کرتے وقت تم نے غداری کا مطلب دیکھا تھا لفظت میں۔ اور تم سیکھن آفیسر ہو۔ تم نے یقیناً قانون کی تابیں بھی پڑھ رکھی ہوں گی۔ ان میں بھی غداری کی سزا بڑھی واضح طور پر لکھی ہوتی ہے۔ — عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔ اس کا لمحہ اس قدر سر دھقا کہ اعظم نہایاں طور پر کاپ اٹھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں اور غداری۔ یہ الزام ہے۔ لیکن تم کون ہو۔ اور کیوں مجھ پر الزام لگادی ہے ہو" — اعظم نے جوی طرح بوکھلائے ہوئے بھجے میں کہا۔

"تم نے براوَن سے نیلی پلے ماؤنٹ کے کے اپنے کسی درست اعجاز کو دی ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں" — عمران نے کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے۔ کیا براوَن نے بتایا ہے۔ میں نے نہیں لے کر دی۔ البتہ براوَن میرا درست ہے۔ اس نے گاڑی فروخت کرنے کا ارادہ تھا ہر کیا۔ اور میرا درست اعجاز اُسے خرید چاہتا تھا۔ بس اتنی سی بات ہے۔ اس میں غداری کیاں سے پڑک پڑی۔ — اعظم اب خاصی حد تک سمجھل گیا تھا۔

"اس اعجاز کا پورا اتنا پتہ بتاؤ" — عمران نے ہونٹ پھینکتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اس کے متعلق کچھ زیادہ علم نہیں ہے۔ البتہ اتنا

# Scanned & PDF COPY By RFI

انہتائی سمجھیدہ ہے جسے میں کہا۔

"چوہاں کا" — بلیک زیرد نے جواب دیا اور پھر اس نے چوہاں کی تباہی ہوئی پوری رپورٹ تفصیل سے دوہرا دی۔ "اوہ۔ تو یہ ماسٹر ہے۔ ہو ہنسہ بھیک ہے۔ اب بات سمجھدیں آگئی ہے۔ اور چوہاں نے جس بلجے قدم دے کا ذکر کیا ہے۔ وہ اعجاز ہے۔ بلیک میسر اعجاز۔ اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر اس اعجاز کی مدد سے یہ سارا لکھنا و ناکھیل کیسیں رہتا۔" — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر — اعجاز — کیا مطلب کون ہے؟"

بلیک زیرد نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ "ماسٹر رو سیاہ کی ایک خفیہ ایکٹشی میکور اکا چیف ایجنٹ ہے۔ انہتائی کھنڈے میں مذاق کا۔ یکون بے حد ذہبیں آدمی ہے۔ میرا اس سے صرف ایک دو بار بھی یاد پہیں دا سط پڑا ہے۔ یکن زیادہ زور دار انداز میں نہیں۔ بہ حال وہ بمحض اپنی طرح جانتا ہے اور جہاں تک اعجاز کا تعلق ہے۔ اونٹ نے بتایا ہے کہ اعجاز یہاں کا بہت بڑا بلیک میسر ہے۔ وہ سپورٹس کا کارڈ بار کرتا ہے۔ اور پرنس پلازہ میں جھٹی منزل پر اس کا دفتر ہے۔ اعجاز انہر پر اندر کے نام سے لمبے قد اور جہاں ہی جسم کا آدمی ہے۔ بڑی بڑی مونچھیں۔ اور پیٹا فی کے دائیں طرف زخمہ نشان۔ اس نے اونٹ کو بلیک میل کر کے بڑاں کی نیلی پلے مادھ کا رحاصل کی ہے۔ اور یہ کارا ب ماسٹر کے زیر استعمال ہے۔ اور چوہاں کی

ہوں" — اعظم نے ثُبڑی طرح پختے ہوئے کہا۔

"اس اعجاز کا حلیہ بتاؤ۔ اس کا کوئی خاص ٹھکانہ جہاں وہ مل سکے" — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کا دفتر پرنس پلازہ میں ہے۔ جھٹی منزل پر۔ وہ وہیں ہوتا ہے۔ لمبا قد ہے۔ بڑی بڑی مونچھیں میں۔ اس کی پیٹا فی پر دائیں طرف زخم کا نشان ہے۔ وہ بہت بڑا بلیک میسر ہے۔ اعظم نے پختے ہوئے کہا۔

"بھیکت ہے۔ میں تمہاری بات پر اعتماد کر لیتا ہوں۔ یکن تم ایک اعلیٰ عہدے سے پردہ ہے ہوئے جس گھناؤ نے دھنے کے میں ملوث ہو۔ وہ قابل نظرت ہے۔ اس لئے تمہاری سزا سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہو سکتی" — عمران نے انہتائی نفرت بھرے بچھے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگرڈ بادیا۔ اور اس بار اعظم کو پختے کی اہلی مہلت نہ ملی۔ گولی واقعی اس کی پیٹا فی کے درمیان لگی تھی۔ اور اس کی کھوپڑی بے شمار ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر قالین پر بکھر گئی۔ اس کا جسم کٹے ہوئے شہتیر کی طرح پتھر گرا اور صرف چند لمحے پتھر کرنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

ومرمان نے دیلو الور جیب میں ڈالا اور گیٹ روم کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ باہر سے دروازہ لاک کر کے وہ ایک بار پھر سیدھا آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ جس لمحے وہ آپریشن روم میں داخل ہوا۔ اُسی لمحے بلیک زیرد رے سیور کریٹل پر رکھ رہا تھا۔

"کس کا فون تھا" — عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے

# Scanned & PDF COPY By RFI

بپورٹ کے مطابق پرنٹس پلائزہ میں اس ماستر سے بٹے قدمے اے جس رہو گے۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور سیور کی ملاقات ہوئی۔ اور کار بھی پرنٹس پلائزہ کی پارکنگ میں موجود ہے کوہ دیا۔ اس کی آنکھوں سے چنگا ریاں سی نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے۔ اعظم نے درست معلومات دی ہیں۔"

بیک زیر و نے سر بلاتے ہوئے کہا۔  
"ماں۔ اب تمہیں پورنی تیزی سے کام کرنا چاہو گا۔ اس ماستر کو اب ڈھینل دینے کا مطلب پاکیشیا کی تباہی کے سوا اور کچھ نہیں۔" عمران نے کسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ابھی وہ انکھ کو کھدا ہی ہوا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر زیک اٹھی۔ اور بیک زیر و نے ٹھٹھ کے حوالے کر دینا۔ عمران نے سر دہنجے میں کہا۔ اور ٹیلی فون کی طرف یا تباہی کے گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے سیور اٹھا لیا۔

"ایکھڑو۔" بیک زیر و نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"خادر بول رہا ہوں جناب۔" دوسرا ہی طرف سے خادر کی آواز سننی دی۔ اور عمران نے ٹھٹھ کر سیور کی متوجہ سی آواز سننی دی۔ اور عمران اس کا لہجہ سن کر چونک پڑا۔ کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

"تم ایسٹر ان اسکوار کی عمارت یہی داخل ہوئے تھے۔"

عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ سر۔" یہیں پہنے اس کے عقب میں گیا۔ اور پھر یہیں اندر چلا گی۔ دنیاں ایک کھمے یہیں پانچ افراد کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ یہیں نے بڑی مشکل سے اس میٹنگ یہیں ہونے والی بات جیت سنی۔ یہ مکاں یہیں دھماکے کرانے کی سازش ہو رہی تھی۔ ان یہیں سے ایک کو یہیں جاتا تھا۔ یہ ایک آدمی جابر ہے۔ یہ اپنایہ رہیاں کی بجائے مقابل پوائنٹ پر چلے جاؤ۔ اور اب تم میک اپ

"ایکھڑو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چوہاں بول رہا ہوں جناب۔" دوسرا ہی طرف سے پوہاں کی متوجہ سی آواز سننی دی۔ اور عمران اس کا لہجہ سن کر چونک پڑا۔ کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

"کیا بات ہے۔ تمہارا لہجہ اس قدر متوجہ کیوں ہے۔"

عمران نے انتہائی سخت لہجے میں پہچا۔ اور جواب میں چوہاں نے کار میں موجود خوف ناک ہم کے پہنچنے اور کیرا مار کر بیٹ میں جونے والی تباہی اور آلتزندگی کی ساری تفصیل بتا دی۔

"دیرسی بیٹ۔" تم ایسا کرد کہ واپس اپنے فلیٹ میں جانے کی بجائے مقابل پوائنٹ پر چلے جاؤ۔ اور اب تم میک اپ

# Scanned & PDF COPY By RFI

ہاتھ بڑھا کر رسیور دا پس کریل پر کھدیا۔  
تم صفر یا کیپشن شکیل کو کال کر کے خادر کے پاس لھبھا دو۔  
اور پھر جیگر جب یہاں آجائے تو اس سے اس جابر کے متعلق  
 تمام تفصیلات معلوم کر کے تم نے فوری طور پر اس جابر کو کو روکنا  
ہے۔ انتہائی تیز کارروائی کی ضرورت ہے۔ کہیں یہ کوئی خوفناک  
اہمکہ کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے۔ میں اس اتجاز کے ذریعے  
اس طریقہ باقتدار انسنے کی کوشش کرتا ہوں۔ — عمران نے  
ایک زیر و کوبہ ایات دیتے ہوئے کہا۔ اور مٹر کر تیز تیز قدم اٹھاتا  
اپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

ایک پیغمبر تنظیم کا رکن ہے۔ اس کے ذمہ کھرشن مارکیٹ میں کوئی  
خوف ناک دھماکے کرنے کا کام نہ مے لگایا گیا اور پھر میٹنگ  
بنخواست ہو گئی۔ لیکن میں جس جگہ تھا وہاں سے فرمی نکلنے سکتا تھا  
چنانچہ مجھے دہاں اس وقت تک رکنا پڑا۔ جب تک کہ سب لوگ  
چھے نہیں گئے۔ اس کے بعد میں باہر آیا تو چوہاں جا چکا تھا۔ میں  
نے سوچا کہ اس جابر کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دوں تب  
پورٹ دوں۔ چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکل گیا۔ اور پھر کافی بھاگ  
دوڑ کے بعد میں نے اس کے ایک خاص ٹھکانے کے کاپتہ چلا لیا  
ہے۔ جابر کے تعلقات جیگر سے ہیں۔ جیگر کا فرستانی سفارت  
خانے کے ساتھ ایک بار کا ماکا ہے۔ جابر تو مجھے کہیں  
نظر نہیں آیا۔ البتہ جیگر دالی ٹپ پ مجھے مانگتی ہے۔ اور اب میں  
جیگر کی بار کے قریب سے ہی فون کر رہا ہوں۔ — خادر نے  
پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔  
”کھٹ۔۔۔ تم اس وقت کہاں سے فون کر رہے ہو؟“  
عمران نے پوچھا۔

”جی جیگر کی بار بس کا نام بلیو ڈریملوں ہے کے قریب ہی ایک  
پلک فون بوخت ہے۔۔۔ خادر نے جواب دیا۔  
”تم وہیں رکو۔ میں کسی اور مہر کو تمہارے پاس پہنچا ہوں۔ تم  
دونوں نے اس جیگر کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچانا ہے۔“  
عمران نے تپڑے لجھے میں آہ۔۔۔  
”یہ سہ۔۔۔ خادر نے جواب دیا۔ اور عمران نے

# Scanned & PDF COPY By RFI

۱۸۴

"یہ بس اور" ماسٹر نے جواب دیا۔

"تم جب سے گئے ہو۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اور نہیں پاکیشیا سے کوئی اطلاع ملی ہے اور" نمبر دن نے انتہائی کرخت بچھے میں پوچھا۔ اس کا بچھہ بتارہا تھا کہ وہ ماسٹر کی کارکردگی سے مطمئن نہیں تھا رہا۔

"بس منصوبہ بندی مکمل کر لی گئی ہے۔ یہاں آتے ہی مجھے پر اسیٹ اپ بدلتا پڑا۔ اس لئے اس نے سیٹ اپ کی وجہ سے کام ۲ گے نہیں بڑھ سکا اور" ماسٹر نے جواب دیا۔

"کیا سیٹ اپ کیا ہے۔ اور کیوں کیا ہے تفصیلی رپورٹ دو اور" دوسری طرف سے پہنچتے زیادہ کرخت بچھے میں پوچھا گیا۔

اور جواب میں ماسٹر نے بالف مطلوب اور افراسیاب کے نظروں میں آتے لئے کہا تک کی پوری رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر عمران کی خرفتاری اور پھر اسے چھوڑنے کے متعلق کوئی اشارہ نہ کیا۔

"لیکن اس طرح لانگ سرکل کی کارکردگی انتہائی سست ہے" گئی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اپ لینڈ کے بارے میں میں الاقوامی مذاکرات فیصلہ کن مرحلے میں پہنچ گئے ہیں۔ ان حالات میں پاکیشیا پر دباؤ بڑھانے کے لئے کارکردگی تیز ہو جانی چاہیئے۔ سست کارکردگی کا فائدہ تو پاکیشیا کو پہنچے

سے ہنے یہ پر کھے ہوئے ٹرانسیمیٹر کا ملبہ جلتے سی کہ سی پر عجھا ہوا ماسٹر چونک پڑا۔ ٹرانسیمیٹر سے اب ٹول ٹول کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ ماسٹر نے جلدی سے لامپ بڑھا کر ٹرانسیمیٹر کا بیٹھ آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو" ٹیکورا ہیڈ کوارٹر کا لانگ اور "ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یہ ماسٹر ایٹھے نہیں اور" ماسٹر نے ہو دیا۔

"کوڈ پلین اور" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"لانگ سرکل اور" ماسٹر نے جواب دیا۔

"او۔ کے" نمبر دن ٹیکورا کا لانگ اور

بولنے والے نے اپنا کوڈ دوبرا تے ہوئے کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

تو ایکھمیں اور دوسرے نمائک بھی کھل کر پاکیشیا کی حمایت پر اتر آئے ہیں۔ اس لئے رو سیاہی اور کافرستانی حکام نے مل کر اس معاملے میں اپنا طریقہ کار بالکل بدل دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب رو سیاہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی شرائط کو مزید نرم کر کے پاکیشیا کی شرائط کو تسلیم کر کے معابدہ کر لے گا۔ لیکن معابدہ پر دستخط ہونے کے بعد حالات کو اپنی مرضی سے کنٹرول کرنے کے لئے پاکیشیا پر ایک انتہائی کاری فرب لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ پاکیشیا کی حکومت اور اس کے عوام کو ایسا سبق سکھایا جائے کہ وہ آئندہ کم انکم میں پچیس سالوں تک ہر لحاظ سے مفلوج ہو کر رہ جائیں۔ لیکن بنی الا قومی چیزیں حالات کی بنیاد پر رو سیاہ اور کافرستان کھل کر سامنے نہیں آتا چاہیئے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ رو سیاہی اور کافرستانی پیش ایکھمیں کی نئی تنظیم کو میرے ان میں لا یا جائے۔ لیکن جب اعلیٰ حکام کو یہ معلوم ہوا کہ تم بذات خود پاکیشیا میں لانگ سرکل کو کنٹرول کرنے پہنچ گئے ہو۔ تو یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ نئی تنظیم کی بجائے یہ کام تمہارے ذریعے سے کرایا جائے۔ تم ان معاملات کے لئے ہر لحاظ سے انتہائی مناسب آدمی ہو اور۔۔۔ نمبر دن نے کہا۔

”تھیں کب یو بس۔ میں آپ کے اور اعلیٰ حکام کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتر دیں گا اور۔۔۔ ماسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

گا۔ وہ ان مذاکرات کے ذریعے اپنی مرضی کی شرائط تسلیم کرایا۔ میں کامیاب ہو جائے گا اور۔۔۔ دوسری طرف سے نمبر دن نے کاش کھانے والے بچھے میں کہا۔

”باس۔ کھرشل مارکیٹوں میں دھماکے ابھی چند محوں بعد ہو جائیں گے۔ ایک کپڑا مار کیٹ میں دھماکہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں کافی جانی نقصان ہی ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پوری مار کیٹ خوفناک آتشزدگی کی لیٹیٹ میں آگئی ہے۔ مزید دھماکوں کا سلسلہ بھی اب تیز کر دیا جائے گا۔۔۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

”ماسٹر۔۔۔ یا کسی طور پر حالات انتہائی تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ اس لئے اعلیٰ حکام نے فوری طور پر اپنا طریقہ کار پہلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ رو سیاہ نے سفارتی طور پر کوشش کی تھی کہ پاکیشیا کا ایک ڈیٹہ ڈیٹ دے کر اس سے زبردستی اپنی مرضی کے معابدے پر دستخط کرائے جائیں۔ اس طرح رو سیاہ اور اپ لینڈ بنی الا قومی طور پر وہ سب کچھ مذاکرات کی میز پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جو وہ اپ لینڈ میں آٹھ سال کی طویل جنگ سے حاصل نہیں کر سکا۔ لیکن پاکیشیا کی حکام اس معاملے میں انتہائی سخت جان داقع ہوئے ہیں۔ وہ اس قدر راصول پسند میں کہ اپنے ملک میں ہونے والے دھماکوں سے ہونے والے بے پناہ جانی دلائل نقصانات کے باوجود اپنے اصولوں سے بال برا بھی ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اب

# Scanned & PDF COPY By RFI

پلکہ پاکیشیا کے اپنے انہتائی قیمتی فوجی اسلحہ کو بھی بوتاڑ کہ کے پاکیشی فوجی طاقت کو بھی ختم کر دیا جائے اس طرح پاکیشیا کم مل طور پر بے دست دپاہرو کر رہ جائے گا۔ اور پھر کا ذرستان اپنی مرضی کے مطابق اُسے کنٹرول کر سکے گا۔ اس ساری صورت میں کوئی ایک نیا مشن ترتیب دیا گیا ہے۔ پاکیشیانی دار اکاؤنٹ سے کچھ فاصلے پر ایک ایسا اسلحہ ہے جسے کوڑا در ڈنیزیں الٹ کیمپ کہا جاتا ہے یہ کثیر المقاومہ کیمپ پاکیشی کے دفاعی نظام کی بیٹھ کی بڑی کی تیزیت رکھتا ہے۔ رویاہی خلائق یاروں نے اس بارے میں جو تمازہ توین معاہدات ہمیا کی ہیں۔ اسی کے مطابق یہ الٹ کیمپ خاصے دسیع، قبے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے دد حصے میں۔ ایک حصے میں اسلحہ کا دہ ذخیرہ ہے جو اپ لینڈ کی حکومت کے خلاف لڑنے والوں کو پلانی کی جاتا ہے۔ اسے کوڑا در ڈنیزیں زیر د کیمپ کہا جاتا ہے۔ یہ زیر د کیمپ براہ راست ایکریمیا اور اپ لینڈ کی حکومت کے خلاف لڑنے والوں کے کنٹرول میں ہے۔ پاکیشیانی فوجوں کا عمل داخل اس میں صرف اسلامی کنٹرول کی حد تک ہے جسے یہاں ایکریمیا سے اسلحہ لا کر ڈر کیا جاتا ہے۔ اور پھر اُسے لگوں پر لاد کر اپ لینڈ کے خفیہ مقامات پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ زیر د کیمپ کی تباہی سے تو اپ لینڈ کی حکومت کے خلاف لڑنے والوں پر انہتائی کاری ضرب لگے گی اور وہ کچھ عرصے کے لئے کم مل طور پر مفلوج ہو گردے جائیں گے۔ اور اس دوران اپ لینڈ کی حکومت رو سیاہ کی مدد سے انہتائی اہم فوجی مقاومہ مستقل طور پر پورے کر لینے میں کامیاب ہو جائے گی اور ان تمام خفیہ مقامات کو آسانی سے تھس نہیں کر دیا جائے گا۔ اس کا توجہ یہ ہو گا کہ اپ لینڈ

”اب میری بات غور سے نہ لو۔ وقت بے حد کم ہے ورنہ تمہیں یہاں بلا کر بر لفٹ کیا جاتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ تم ڈیاں عبیطہ کر حالات کو اپنی مرضی سے کنٹرول کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہو۔ اب نئے فیصلے کے مطابق معاهدہ ہو جانے کے بعد ایکریمیا اپ لینڈ کی حکومت کے خلاف لڑنے والوں کو اسلحہ کی پلانی جاری رکھے گا۔ جب کہ رو سیاہ اپ لینڈ کی حکومت کو اسلحہ کی پلانی جاری رکھنے کا مجاز ہو گا۔ بنطابہ یہ صورت حال رو سیاہ کے خلاف جاتی ہے۔ کیونکہ رو سیاہ ہی فوج اپ لینڈ سے والوں پلے جانے کے بعد اپ لینڈ کی حکومت لڑنے والوں کے خلاف موثر قوت ثابت نہ ہو سکے گی اور خاص طور پر ایسی صورت میں جب کہ انہیں بھرپور اسلحہ کی پلانی بھی جاری ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ معاهدے کے بعد ان اسلحہ ڈپوؤں پر انہتائی کاری ضرب لگا کر انہیں کم مل طور پر تباہ و برباد کر دیا جائے۔ جہاں سے اسلحہ اپ لینڈ کی حکومت کے خلاف لڑنے والوں کو اسلحہ پلانی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس تباہی کا نمیازہ پاکیشیانی عوام کو بھی بھلکتا چاہیے۔ تاکہ خوفناک تباہی کے نتیجے میں وہ صرف اپنی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں بلکہ انہیں یہ احساس دلا دیا جائے کہ ان کی حکومت نے معاهدہ کر کے حققت کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کا ذرستانی حکام اس بات پر تھریں کہ صرف اس اسلحہ کو ہی تباہ نہ کیا جائے جو اپ لینڈ کی حکومت کے خلاف لڑنے والوں کو پلانی ہوتا ہے۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

یہ اس سے نیچے دوسری منزل میں اس سے بھی زیادہ طاقتور اور قیمتی اسلو فٹ ہے۔ اور یہ اسلو بھی اسی طرح کمپیوٹر کنٹرول میں ہے۔ یہ پہلی منزل کے اسلو کا مقابل نظام ہے۔ اگر کسی بھی وجہ سے پہلی منزل کا نظام فیل ہو جاتا ہے یادہ اپنے مقاصد پوری طرح حاصل نہیں کہا جاتا تو دوسری منزل کا نظام خود بخوبی حرکت میں آ جاتا ہے۔ اور وہی مقاصد اعلیٰ چیزیں نے پرہہ نظام پورے کم لئے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد تیسرا اور آخری منزل ہے۔ یہاں ایمپی ٹھیکار فٹ میں جو کہ پاکیشیا کے سائنسدانوں کے ساتھ سائنس شوگران کے سائنسدانوں کی مدد سے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ المرٹ کیمپ کا سب سے خوفناک اور انتہائی طاقتور نظام ہے۔ اگر اور واں دوں نظام فیل ہو جاتے ہیں یا کہ دیستے جاتے ہیں تو پھر یہ نظام حرکت میں آ جاتا ہے۔ اس نظام کی سینگ اس طرح کی گئی ہے کہ اس کے حرکت میں آتے ہی کافرستان اور اپ لینڈ تو ایک طرف رو سیاہ کے اہم ترین مرکز بھی تباہ ہو سکتے ہیں۔ ان سارے نظاموں کو ہم نے اپنی سہولت کے لئے گریڈ دن اور گریڈ ٹو اور گریڈ تھری کا نام دیا ہے۔ پہلا نظام گریڈ دن دوسرا نظام گریڈ ٹو اور تیسرا نظام گریڈ تھری ہے۔ اور اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ زیر و کیمپ کے ساتھ ساتھ المرٹ کیمپ کے تینوں گریڈز کو فوری طور پر اس طرح تباہ کیا جاتے کہ وہ بجا ہے اپنے ٹارکٹس پر جانے کے پاکیشیا کے دار الحکومت اور اس کے اور گرد کے وسیع علاقے پر ہی

یہ حکومت کے خلاف لڑنے والوں پر فوجی لحاظ سے مکمل کنٹرول کر لیا جائے گا۔ لیکن کافرستانی حکام کے اصرار پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ زیر و کیمپ کے ساتھ ساتھ اصل المرٹ کیمپ کو بھی تباہ کر دیا جائے۔ جہاں تک اس المرٹ کیمپ کے باہمے میں ہجاء پے پاس معلومات ہیں۔ یہ کیمپ یہ منزل ہے۔ زین سے نیچے پہلی منزل میں ایسا اسلو موجود ہے جو پاکیشیا کے انتہائی اہم ترین ایمک ریسرچ سنٹر کی کورج کرتا ہے۔ اور اس نظام کی وجہ سے کافرستان اور اسرائیل آج تک اس ایمک سنٹر پر حملہ کرنے کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں کر سکے۔ کافرستانی ایجنٹوں نے کئی بار اس نظام کو ختم کر لئے کی کوشش کی ہے۔ لیکن دہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ نظام مکمل طور پر کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ اور یہ کمپیوٹر خود کار ہے۔ اور انتہائی جدید ترین کمپیوٹر ہے۔ یہ کمپیوٹر مکمل طور پر پاکیشیا کے پاس بھی اس کے متعلق مکمل معلومات موجود نہیں ہیں۔ ورنہ شاید اسرائیلی ایجنٹوں ان معلومات کی بنیاد پر کب کا اس سے ختم کرنے میں کامیاب ہو سکے ہوتے۔ اس نظام کے تحت اس ایمک سنٹر کو چاروں طرف سے انتہائی خوفناک میزائلوں کی کورج مہمل ہے۔ اور یہ میزائل اس قدر بھاری تعداد میں ہیں کہ فائدہ ہونے کی صورت میں ان کی چاروں طرف ایک ایسی دیوار بن جاتی ہے کہ کوئی طیارہ یا دشمن کا کوئی جربہ بھی اس سے پہنچ کر کسی صورت میں نہیں نکل سکتا۔ یہ تو المرٹ کیمپ کی پہلی منزل کے متعلق معلومات

# Scanned & PDF COPY By RFI

بہت زیادہ تیز رفتاری سے بھی کام لیا جائے جب بھی کم از کم ایک ہیئت نگاہ جانا لازمی ہے اور۔ — ماسٹر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ موجودہ سیاسی حالات میں اتنا وقت نہیں دیا جاسکتا۔ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ دیا جاسکتا ہے۔ اور سنواں منصوبہ کی تکمیل کے لئے انتہائی سوچ پکار کے بعد ایک لائچہ عمل بھی تیار کیا گیا ہے۔ اس لائچہ عمل کے مطابق زیر و کیمپ میں جانے والے لوگوں کے ذریعے مخفوض طاقت کے ظاہم میں زیر و کیمپ میں پہنچا دیتے جائیں گے۔ ان ظاہم بھول کی حد سے پورا ذریعہ کیمپ تباہ ہو جائے گا۔ یہی ان شام بھول کے ساتھ ایک نئی ساخت کا بھی نصب کیا جاتے گا۔ یہ مخفوض ساخت کا رینہم ہے جو کہ انتہائی درجہ حرارت میں ہی کام کر سکتا ہے۔ دونوں یہ کام نہیں کر سکتا اور جب یہ کام نہیں کرتا تو اُسے کسی طرح بھی چیک نہیں کیا جاسکتا۔ جب زیر و کیمپ میں بلاست ہو گا تو دنیا ۷۰٪ اسلوچنٹ کی صورت میں ریز بھم کو مطلوبہ درجہ حرارت میں جائے گا اور یہ کام شروع کر دے گا۔ ان ریز کا ٹارگٹ الٹ کیمپ ہے۔ ان ریز سے اس قدر خوفناک حرارت پیدا ہوتی ہے کہ یعنی لوگوں کی یہ زکے کمپیوٹر زیفینی طور پر ڈس آرڈر ہو جائیں گے اور ان کے ڈس آرڈر ہوتے ہی الٹ کیمپ کمبل اور خوف ناک تباہی کا شکار ہو جائے گا۔ یعنی لوگوں کی یہ زکے نسب خوف ناک میزائل اور ایٹمی اسلحہ بغیر کسی ٹارگٹ کے

تبایہ نہ ل کر دے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو تم جانتے ہو اس کا مجھ لیا نکلے گا اور۔ — نمبر دن بات کرتے کرتے شاید تھک گی تھا۔

"میں اچھی طرح سمجھتا ہوں بس۔ پاکیٹ فوجی لحاظ سے ختم ہو جائے گا۔ وہ کافرستان کے لئے ایک تر نوالہ بن جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا ایٹمی ریسرچ سنٹر کافرستان اور اسرائیل کے لئے ایک کھلے ٹارگٹ کی حیثیت اختیار کر جائے گا جسے انتہائی اطمینان سے کمبل طور پر تباہ کیا جاسکتا ہے۔ اور اس خوف ناک تباہی کے نتیجے میں یقیناً پاکیشیاں خونی انقلاب آجائے گا اور حکومت تکلوں کی طرح بکھر کر رہ جائے گی اور۔ " گہ۔ — تو یہ مش طے ہوا ہے۔ اب بولو کیا تم اس مش کو کنٹرول کر سکتے ہو یا اس کے لئے کوئی نئی تنظیم بھی جائے اور۔ — نمبر دن نے جواب دیا۔

"میں کنٹرول تو کر سکت ہوں بس اور یہ مش یقیناً میری زندگی کا سب سے اہم ترین مش ہو گا۔ یہیں اس خوف ناک تہرے نظام کو ختم کرنے کے لئے تو انتہائی باریک بینی سے اس کا مطالعہ بھی کرونا ہو گا اور اس کے لئے انتہائی گھبڑی منصوبہ بنہ ہی بھی کرنی پڑے گی اور نظام ہر ہے اس کے لئے کافی وقت چاہیے اور۔ — ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے وقت چاہیے اور۔" — نمبر دن نے پاک بجے میں پوچھا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

پھر اس ٹرک لوپا کیستیا دار اخوات سے پہنچاں تو میر درائیک درے میں تبدیل کر دیا جائے گا وہاں تک اپ لینڈ کے خلاف کام کرنے والوں کا عامم ٹرک جائے گا۔ لیکن دہائیں ہمارے مخصوص رجسٹر ٹرک اڈالیں گے اور اس کی جگہ یہ ٹرک لے لے گا۔

لیکن چونکہ ایک فی صد بھی رک نہیں لیا جاسکتا۔ اس لئے ٹرک تبدیل ہوتے ہی ٹرک کے ڈرائیور اور اس کے مزدوروں کی جگہ تم اور تمہارا اگر دپ لے لے گا۔ دہائیں ٹرک لوڑ ہونے اور داپ نکلنے میں دو گھنٹے کا وقفہ مل جاتا ہے۔ ٹرک کو زیر دکیمپ پہنچانے کے بعد تم ٹائم بھول کے گھنٹے سے چند منٹ پہلے دہائی سے نکل جاؤ گے اور تمہیں جو محفوظ مقام بتایا جائے گا تم وہاں پہنچ جاؤ گے۔ بس تمہارا اکار نامہ یہ ہو گا کہ کیمپ میں پہنچنے اور ان بھول کے گھنٹے پہلے تک تم ان کی اس طرح حفاظت کرو کہ وہ چیز نہ ہو سکیں۔ بولا واب تم تیار ہو اور ”نمبر دن نے کہا۔

”بالکل بس۔ اب تو یہ سادا مشن ہی بہت آسان ہو گیا ہے۔ آپ سیکرٹ سر دس دغیرہ کی تو بالکل فکر ہی نہ کریں۔ بس صرف وہ سیکورٹی چینگ پاس کر لے گا مسئلہ ہے۔ باقی میں خود ہمنٹ لوں گا ادور۔“ ماسٹر نے کہا۔

”اس کی فکر مت کر د۔ اس کا مکمل انتظام کر لیا گیا ہے۔ دہائی سے گلیرس ہو جائے گی۔ بس اصل کام دہائی سے گلیرس کے بعد کیمپ میں پہنچنے اور پھر بھول کے گھنٹے سماں کا ہے۔ کیونکہ تمہارا ٹرک اکیلا نہیں ہو گا۔ اس کے ساتھ کم از کم بیس ٹرک اور ہوں گے۔ اور ان

چل پڑے گا۔ اور اس کا جو نتیجہ ہو گا وہ ظاہر ہے۔ کہ پاکیشیا کا نہ صرف دار الحکومت بلکہ شاید پورا پاکیشیا ہی مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا ادور۔“ نمبر دن نے جواب دیا۔

”اوہ بس۔“ دیری ٹھٹ۔ یہ بالکل سادہ اور آسان لائسچیبل ہے۔ ایسی صورت میں تو پھر ایک بفتہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام تو دو روز میں مکمل ہو سکتا ہے ادور۔“ ماسٹر نے چھکتے ہوئے جواب دیا۔

”نظاہر یہ انتہائی آسان نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ سب سے کمین مرحلہ ہے۔ پاکیشیا کی حکومت ان دنوں انتہائی الٹ سے۔ اور اگر اسے اس موجودہ مشن کی معمولی سی بھتائی بھی مل گئی تو پھر ایقٹا وہ فوری طور پر ہر کات میں آجائیں گے۔ اور اس طرح سارا مشن ہی ختم ہو کر رہ جائے گا۔ خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سر دس سے اس مشن کو سہ قسمیت پر خفیہ رکھنا ہے، جو ٹرک زیر دکیمپ میں جاتے ہیں ان کی انتہائی ماسٹر آلات سے مخصوص چینگ ہوئی ہے۔ اور یہ چینگ پاکیشیا کی وجہ سیکورٹی کرتی ہے۔ لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سر دس بھی اس چینگ میں شامل ہو گئی تو پھر یہ مشن کسی صورت بھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ تمہارا انتخاب بھی اس لئے ہی کیا گیا ہے۔ کہ تم پہلی بار پاکیشیا گئے ہو۔ اور پاکیشیا سیکرٹ مدرس تم سے داقت بھی نہیں ہے۔ اور پھر تمہارے اندر اس خوف ناک مشن کو مکمل کرنے کی پوری صلاحیتیں بھی موجود ہیں۔ ٹائم بھم اور مخصوص ریز بھم ایک ٹرک کے اندر چھپائے جائیں گے۔ اور

# Scanned & PDF COPY By RFI

"ماستر" کیا تم جھے اپنے بھتے ہو کہ میں اس قدر اہم مشن کو اس طرح لیک آٹ بھی ہونے دے سکتا ہوں۔ یہ تو تمہیں علم ہے کہ اس ٹرانسیمیٹر کی کال نہ چیک ہو سکتی ہے نہ پیپ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی حفاظت کے لئے انہیں خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس بارے یہ تم بے نکر رہو اور" — نمبرون نے نشانیں لے چکیں ہیں جواب دیتے ہوئے کہ

"سوری بس" — اب میرے ذہن میں ایک خیال آیا تھا جو میں نے بتا دیا اور" — ماستر نے شرمندہ سے لے چکیا۔

"او۔ کے" — پھر یہ طے ہو گیا۔ اب میرے انتظامات کمکل ہو جانے کے بعد ہم معاہدے کی تاریخ نکس کریں گے۔ اور اس معاہدے کے اوتا ایس گفتگوں بعد یہ مشن کمکل کر دیا جائے گا۔ تمہیں اب ریڈ کال دی جائے گی۔ اور تم نے مخصوص پواست پہ پہنچ کر مشن کا چارج سنبھال لیتا ہے اور" — نمبرون نے کہا۔ "یہ بس۔ میں تیار ہوں اور" — ماستر نے کہا۔ اور دوسری طرف سے اور ایسٹ ال کے الفاظ سنتے ہی ماستر نے ٹرانسیمیٹر آٹ کر کے ایک لمبا سانس لیا۔ اس کے ذہن میں یہ مشن اپنی تمام تربوں کیوں کے ساتھ اپھر رہا تھا۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ اس مشن کے مکمل ہونے سے واقعی پاکیشیا جمیشہ جمیشہ کے لئے صفحو ہستی سے نابود ہو کر رہ جائے گا اور کم از کم اس کے اندازے

ٹرکوں پر موجود لوگ بے حد ہو شیراد اور چالاک ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ ہر طرح سے بجردار بھی رہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو معمولی سائنسک بھی پڑ گیا تو پھر یہ مشن یقیناً ختم ہو جائے گا اور" — نمبرون نے جواب دیا۔

"آپ بے نکر رہیں بس۔ آپ جانتے تو ہیں کہ میں ان کی زبان بالکل ان کے مخصوص لہجے کے مطابق بول سکتا ہوں۔ اور جہاں تک ان کے میک اپ کا تعلق ہے۔ مجھ سے اچھا میک اپ کون کر سکتا ہے اور" — ماستر نے کہا۔

"ماں۔ ہم جانتے ہیں کہ ان معاملات میں تم دا قعی ماستر ہو۔ اس لئے تو اس اہم ترمیم مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا گیا ہے۔ بس تم نے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ یہ مشن کسی طرح بھی لیک آٹ نہ ہو نے پائے۔ خاص طور پر پاکیشی سیکرٹ سروس کو تو کسی صورت بھی اس کی بھنک نہ پڑے اور" — نمبرون نے جواب دیا۔

"میری طرف سے تابے نکر رہیں بس۔ البتہ ایک بات ہے۔ آپ نے اس ٹرانسیمیٹر کے ذریعے یہو ہی تفصیل سے یہ مشن بتا دیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کال ہی ٹریس کر لی جائے۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسیمیٹر ہے۔ اور اس کی کال چیک نہیں ہو سکتی۔ لیکن پھر بھی اس کا امکان تو بہر حال رہ جاتا ہے اور" — ماستر نے اپنے ذہن میں اپھرنے والا خدشہ ظاہر کر کر دیا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

کے مطابق اس مشن کے مکمل ہوئے سے پاکیشیاں کے دارالعلوم کی تمام عوادتوں کے ساتھ ساتھ تین چار لاکھ افراد لازم امور کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ اور یہ سو چھتے ہی اس نے بے اختیار بھر جھری لی۔ اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”یہ مشن ہر صورت میں مکمل کر دیں گا۔ ہر صورت میں اس مشن کی تکمیل کے بعد ماسٹر کا نام دنیا بھر کے سپرائیجنٹوں کے لئے ایک مثال بن جائے گا۔ میں ہیرد آف دی ولڈ بن جاؤں گا۔ گریٹ ہیرد“۔ ماسٹر نے بڑا بڑا تے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا در دارے کی طرف بڑھ گیا۔

**عمران** کا رد ڈالتا ہوا پس پلازہ کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ پس پلازہ کی شاندار عمارت کے سامنے پہنچ کر اس نے ایک لمحہ کے لئے اپنی کاررو دکی اور پھر اس کا رخ پلازہ کے نیچے بنی ہوئی مخصوص پارکنگ کی طرف کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ پارکنگ میں پہنچ چکا تھا۔ پارکنگ میں مخصوص جگہ پہ کاررو دک کر وہ پہنچے اور اتو اس کی نظر میں ایک سائیڈ پر کھڑی ہوئی نیلی پلے ماڈل پر پڑیں۔ اور اس نے بے اختیار ہونٹ پہنچ لئے۔

پارکنگ سے نکل کر وہ لمحہ کے ذریعے چند ہی لمحوں میں چھٹی منزل پہنچ گیا۔ جہاں ایجاز انٹر پر ائزر کا دفتر تھا۔ یہ دفتر چار بڑے بڑے کھروں پر مشتمل تھا۔ اور دیگر موجود سٹاف کی تعداد دیکھ کر ہی انہا زہ ہوتا تھا کہ کار و بار واقعی عروج پر ہے۔ ایک کھمرے کے باہر ایجاز احمد چیرین کی نیم پیٹ موجود تھی۔ اور

# Scanned & PDF COPY By RFI

"مکال ہے۔ اتنی جلدی نام بھی بدل لئے۔ ابھی سلام تو دصول کیا ہے تم دونوں نے"۔ عمران نے چیرت بھرے ہے میں کہ۔

"دیکھو مسٹر" چارے پاس تم جیسے احمدوں کے ساتھ سر کھانے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم یہاں سے مل جاؤ۔" — دربان نے باقاعدہ غصے کا انطباق کرتے ہوئے کہا۔ شاید اس کا یہ لمحہ اس لئے ہو گی تھا کہ اس نے سمجھ دیا تھا کہ عمران کوئی معزز آدمی نہیں ہے۔ بلکہ کوئی احمد سانوجوان ہے۔

"اچھا تو تمہارے پاس سر ہے۔ جسے تم کھپا سکتے ہو۔ دیری گہ۔ واقعی اس ملک میں ہے روزگاری انتہا پر پہنچ گئی ہے کہ جن کے پاس سر ہیں وہ دروازے کے باہر دربان بناؤ کہ سمجھا دیتے گئے ہیں۔ دیے کا بہت کوتاڈ ریہ تمہارے اعجائز صاحب کے پاس سرتے"۔ — عمران نے بڑے سرگوشیاں سے ہلکے میں کہا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو۔ جاؤ۔ فتح ہو جاؤ۔ بنخانے کہاں سے آ جاتے ہیں مینہ اٹھائے"۔ — اس بار دربان نے سارے تکلفات بالائے طاق رکھ دیئے تھے۔ لیکن دوسرا لمحے را بہاری زذردار تھیڑا دربان کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھی۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور دربان تھپٹ کھا کر چھتیا ہوا کم از کم چار فٹ دور فرش ہوئے کہا۔

دروازے کے باہر ایک کی بجائے دربان نیٹھے ہوئے تھے۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اوے دروازے کی طرف آتے دیکھ کر دونوں دربان اپنے سٹولوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے جسم کی لخت مستعہ ہو گئے تھے۔ اور ان کی سخت نظریں عمران پر جمعی ہوئی تھیں۔

"التَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" — عمران نے قریب جا کر بڑے معصوم سے لمحے میں باقاعدہ ٹاکرائھا کہ انہیں سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر میک اپ ہونے کے باوجود حادثت کا آبشار پوری رفتار سے بہنا شروع ہو گیا تھا۔

"وَعَلَيْکُمُ التَّلَامُ، فَرَأَيْتَ" — ایک دربان نے انتہائی کرخت اور سپاٹ ہلکے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جب کہ درسان دربان خاموش کھڑا رہا۔

"فرماتے ہیں بھی ذرا چھری تھے دم تو لے لو۔ اور چھری بھی ایک انہیں بلکہ دو ہیں۔ ہاں یہ بتاؤ کہ کس سے فرماؤں رحمت اللہ سے برکت افستے" — عمران نے پکیں جمپکا تھے ہوئے احمدانہ ہلکے میں کہا۔

"کیا مطلب" — کون برکت اللہ اور کون رحمت اللہ رہا اس نام کے افراد نہیں رہتے۔ آپ جا سکتے ہیں" — اسی دربان نے پہلے سے بھی زیادہ سخت ہلکے میں جواب دیتے

# Scanned & PDF COPY By RFI

پہ جا گرا تھا۔

”بُتمِيز— تمہیں اخلاق بھی کسی نے نہیں سکھایا۔“

عمران نے غرأتے ہوئے کہا، دراصل اس دربان نے لفظ دفع استعمال کر دیا تھا اور عمران اور چائے جو کچھ بھی بدداشت کر جائے لیکن بداغلaci اس سے کبھی بدداشت نہ ہو سکتی تھی۔ دوسرا دربان اپنے ساتھی کی پنج اور اس سے اچھل کو گرتے دیکھ کر بے اختیار دو قدم پیچے ہٹتا گیا، عمران کے چہرے پر یک لمحت ایسے تاثرات اپنے تھے کہ وہ خوف زدہ ہو گیا تھا۔

راہبہ ارمی میں گزرنے والے دوسرے افراد تیزی سے ان کے گرد اکٹھے ہوتے گئے۔

”کیا بات ہے—“ اچانک بھرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوب صورت غیر ملکی لڑکی نے باہر نکلتے ہوئے چیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”بھھے آفت جان کہتے ہیں۔ اعجاز میںے اندھا۔“ عمران نے اس غیر ملکی لڑکی سے مخاطب ہو کر انہی تسلیمانہ لبھ میں کہا۔ اور وہ لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

”ادھ۔“ میں سر۔ میں سر۔ موجود ہیں سر۔ لیکن یہ جھگڑا۔“ غیر ملکی لڑکی عمران کے لبھ سے ہی گھبرا گئی تھی۔

”ان چڑپا سیوں کو بھرتی کرتے وقت ان کا پیمانہ اخلاق بھی۔“

چیک کر لیا کرد۔“— عمران نے اُسی طرح غرأتے ہوئے

کہا اور تیزی سے دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ دھ

دربان جو تھی پر کھا کر گمرا تھا۔ گال پر ہاتھ کے آہستہ آہستہ اٹھ رہے تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے دماغ میں تابے توکیا پوری کہکشاں چکنے لگی ہو۔

”ارے جناب۔ ایک منٹ۔ میں بس سے پوچھ لول۔“

آپ نے وقت لیا ہے سر۔“— لڑکی نے اس طرح عمران کو سیدھا اعجاز کے اندر دنی کھرے کے دردانے کی طرف بڑھتے دیکھ کر بوكھلاتے ہوئے انداز میں اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں بھی تمیز سکھانی پڑے گی۔ محترمہ۔ میں نے بتایا ہے کہ میرا نام آفت جان ہے۔ اور آفت کبھی وقت لے کر نہیں آیا کرتی۔“— عمران نے مرکبہ انہی سخت لبھ میں کہا۔ اور دوسرے لبھے وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک دسیخ دعا یعنی کھڑا۔ جوانہ تھی شاندار اور قیمتی فرنچیز سے سجا ہوا تھا۔ مہاگنی کی بڑی شاندار اور پُر رعب میز کے پیچے بلے قد اور بھاری جسم کا اعجاز بیٹھا کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا۔ عمران کے اس طرح اندر داخل ہونے پر وہ بڑی طرح چونک پڑا۔

”سر۔ سر۔“ یہ آفت جان ہیں میرے زبردستی اندھی۔ اسی لمحے غیر ملکی لڑکی نے جوشایہ اعجاز کی سیکرٹری مھی دردانے

# Scanned & PDF COPY By RFI

پڑا۔

"ماستر کون ماستر پہلے آپ اپنا تعارف کوایں۔"  
اعجاز کے ہبھے میں ایسی یہر ت حقی جیسے اُسے اچانک اپنے  
سامنے بھوت نظر آگیا ہو۔

"اس کا مطلب ہے ماستر نے تھیں میرے متعلق کچھ نہیں  
تبایا ورنہ تم یہ کوڈ نام سنتے ہی میرے استقبال کے لئے سر کے  
بل چلتے ہوئے دروازے تک آتے" — عمران کا ہجہ اور  
زیادہ کرخت ہو گیا۔

"جج—جج—جی۔ مجھے تو علوم نہیں ہے" — اعجاز  
و اتنی اب یوری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"اوہ نازنس" — اُسے یہاں آ کر آخر کیا ہو گیا ہے کیا وہ  
بالکل سی الحق بھوگیا ہے۔ بات کہ ادا اس سے" — عمران نے  
غراٹے ہوئے کہا۔

"ماستر سے" — لیکن۔ مجھے تو....." — اعجاز نے  
بچکھا تے ہوئے کہا۔

"تم اس سے بھی بڑے اہم ثابت ہو رہے ہے ہو۔ حالانکہ ماستر  
مہتراری بڑی تعریف کرتا رہتا ہے۔ میری اس سے بات کرو۔"  
میرے پاس وقت نہیں ہے۔ — عمران نے کاٹ کھانے  
دارے ہبھے میں کہا۔

"لیکن جناب آپ یہ کون" — اعجاز نے سنبھلتے ہوئے  
پوچھا۔

میں منودار ہوتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں بولنا  
شروع کر دیا۔ عمران اس دران بڑےطمینان سے میز کے  
سامنے رکھی ہوئی کہسی پر بیٹھ پچا کھا۔

"تم جاؤ" — اعجاز نے رسیور رکھتے ہوئے سیکورٹی  
سے کہا اور پھر عمران سے منی طلب ہو گیا۔  
"آپ کو اس طرح وقت لئے بغیر انہر نہیں آنا جا ہیئے تھا۔  
بہر حال فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" — اعجاز نے  
انتہائی روکھے ہبھے میں کہا۔

"کیا تم نے میرا نام نہیں سنا۔ ایک بار پھر دہرا دوں میرا نام  
آفت جان ہے آفت جان" — عمران نے انتہائی سنجیدہ  
ہبھے میں کہا۔ اس کے پھرے پر چنانوں کی سی سنجیدگی ابھر آئی  
لکھی اور آنکھوں سے سرد ہبری اور قدرے سفاکی کے تاثرات ہمایاں  
ہو گئے تھے۔

"آفت جان" — یہ کیا نام ہے۔ میرا خال ہے یہ نام  
کسی عورت کا تو ہو سکتا ہے" — اعجاز نے ابھے ہوئے  
ہبھے میں کہا۔

"اعجاز بھی عورتوں کا نام ہوتا ہے۔ جیسے اعجاز فاطمہ وغیرہ وغیرہ  
اس لئے تم اس زنانہ مردانہ میکر کو پھوڑو۔ سیدھی طرح بات کرو۔  
میرا وقت تم سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ماستر کیا کہ رہا ہے۔ اس  
کی کارکردگی انتہائی ناقص جاہی سے" — عمران نے ہونٹ  
چھاتے ہوئے کہا اور اعجاز ماستر کا نام سن کر بڑی طرح چونک

# Scanned & PDF COPY By RFI

مشن کے بارے میں نہیں بتایا" — انجاز نے بُکھلا کر جواب دیا۔

"ہو نہہ — اس لئے ماسٹر کی کارکردگی زیاد جا رہی ہے۔ وہ پنے خاص آدمیوں پر بھی اعتبار نہیں کر رہا۔ اس طرح تو کام آگے نہیں بڑھ سکتا" — عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔  
"آپ کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے ہے شاید۔ لیکن آپ تو مقامی ہیں" انجاز نے کہا۔

"تو کیا ماسٹر یہاں کے ایک اہم کے باوجود چیز کا میک اپ کر سکتا ہے۔ تو میں لیکوڑا کا سپر چیف مقامی میک اپ میں نہیں آ سکتا" — عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس نے جان بوجھ کر دوسراہ کی اس خفیہ تنظیم لیکوڑا کا نام لے دیا تھا جس سے ماسٹر کا تعلق تھا۔ تاکہ انجاز مزید کھل کر بات کر سکے۔  
"ادہ ادہ سر آپ سپر چیف ہیں۔ ادہ سوری سر بمحض علم نہ تھا سر" — انجاز لیکوڑا کا نام سننے ہی اور زیادہ بھیڑ بن گیا۔

"ہو نہہ — تو ماسٹر نے واقعی تھیں اصل مشن کے متعلق کچھ نہیں بتایا۔ دیوبھی بیٹھ شو۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ اب تک اصل مشن کمکن ہونے کے قریب ہو گا۔ لیکن یہاں تو سرے سے اس کے متعلق کام ہی نہیں ہوا۔ مجھے ماسٹر کو معطل کرنا پڑے گا۔ تھا رہی رپورٹ بتا رہی ہے کہ ماسٹر یہاں آ کر وہ ماسٹر نہیں رہا۔ وہ کُسٹم ہو گیا ہے۔ اور کم ازکم ان حالات میں یہ غلط اور کُسٹم بُداشت نہیں کی جا

"ادہ نا نس — میں کہہ رہا ہوں اس سے بات کر کے ہی ہے متعلق پوچھ لو۔ میرے پاس وقت نہیں ہے اور تم بکواس کئے جائے ہو" — عمران نے اور زیادہ کم ختہ ہے جسے میں کہا۔  
"وہ مجھ سے خود بات کرتے ہیں۔ میرے پاس ان کا نمبر نہیں ہے" — انجاز نے جواب دیا۔

"گڑ — میں یہی بات سننا چاہتا تھا۔ اگر تم ماسٹر سے بات کر لیتے تو اب تک مردہ ہو چکے ہوتے۔ مشن کی کیا رپورٹ ہے" عمران نے فدائی پنیرہ بدلتے ہوئے کہا۔

"مشن — کی — مشن تو ٹھیک جا رہا ہے۔ کمرشل مارکیٹ میں کامیاب دھماکے ہو گئے ہیں۔ ابھی میں اُسی کی رپورٹ سن رہا تھا" انجاز کے منہ سے خود بخود الفاظ نکلتے گئے۔

"اس کا مطلب ہے جا پہنچنے اپنا مشن کا میابی سے مکمل کر لیا ہے۔ دیر می گڑ۔ لیکن اصل مشن پر کیا کام ہوا ہے۔ اس کی رپورٹ دو" — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بالکل سر — لیکن آپ کس مشن کی بات کر رہے ہیں۔" انجاز کا لہجہ کاک بخت ہو گیا۔ جا بو کے ریفرنس نے شاید اس کے تمام ٹسکوں ختم کر دیتے تھے۔

"تو تمہیں اب تک اصل مشن کا علم ہی نہیں ہے" — عمران نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اُسے انجاز کی لا علمی پر ہیرت ہو رہی ہو۔

"ج — ج — میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے تو ماسٹرنے اور کسی

# Scanned & PDF COPY By RFI

آتے ہی اس احمد علی عمران کے بادوچی کامیک اپ کیوں کیا تھا۔

عمران نے کہا

"اوہ سر۔ میں بتاتا ہوں کہ۔ مجھے معلوم ہے سہ۔ ماسٹر کو جیسے ہی اطلاع ملی کہ علی عمران کو ہمیشہ کوارٹر لایا جا رہا ہے۔

انہوں نے اس عمران کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے فرمی طور پر اس کے بادوچی کامیک اپ کر لیا۔ ماسٹر کا کہنا تھا کہ عمران بھی ان کی طرح میک اپ میں ماہر ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ اصل عمران نہ ہے۔ اور اس نے اپنے میک اپ میں کوئی دوسرا آدمی بھیج دیا ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے بادوچی کامیک اپ کو لیا تاکہ عمران کے تاثرات سے انہیں معلوم ہو جائے کہ اس نے والا اصل عمران ہے یا نہیں۔ اور ماسٹر نے بتایا کہ ان کا یہ صرہ بے حد کامیاب رہا۔ عمران کے چہرے اور آنکھوں کے تاثرات نے بتا دیا تھا کہ وہ واقعی اصل عمران ہے۔ یکونجہ اپنے بادوچی کو اچانک سامنے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جوتا ثرات ابھرے گئے۔ اس کی حقیقت بتادی۔

بتاتے ہوئے کہا۔

"یکن اُسے اتنی جلدی عمران کے بادوچی کی شکل صورت اور قدر قائمت کا کیسے علم ہو گی۔"

عمران نے کہا۔

"ان کے پاس عمران کے متعلق مکمل فائل موجود ہے۔ جواب۔ یہ نے خود دیکھی ہے۔ اس فائل میں عمران کے بادوچی کا فوٹو بھی ہے۔"

اعجاز نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

سکتی۔" — عمران نے کہا۔

"سے سے سے۔" — سر۔ ہو سکتا ہے بس ماسبہ نے دانتہ مجھے نہ بتایا ہو سر۔" — اعجاز اب واقعی کمبل طور پر رعب میں آچکا تھا۔

"نہیں۔ میں نے جب اُسے آرڈر دیتے تھے کہ وہ مہماں ہی مدد سے اصل مشن کو آگے بڑھائے تو اس نے اب تک نہیں اعتماد میں کیوں نہیں لیا۔ ٹھیک ہے اب ماسٹر کی بجائے نہیں چیف بنانا ہو گا۔ تم کام کے آدمی ہو۔ تم نے جس طرح کپڑا مار کیٹیں دھماکہ اور آتشزدگی کرانی ہے۔ وہ مہماں کا رکورڈ گی کا اچھا ثبوت ہے۔ ہمیں شخصیتیں نہیں چاہیں۔ کام چاہیے۔"

عمران نے ایک اور پتہ پھیٹکتے ہوئے کہا۔

چہاں کی روپرٹ پونک عمران کو معلوم تھی راس لئے اس نے جان بوجھ کہی یہ بات کی تھی۔

"اوہ سر۔" — یقین کی یوسر۔ وہ آدمی بس الافقاً کا ر سے نکل گیا۔ درنہ سر۔ اس کا خاتمہ بھی یقینی تھا۔ دیسے میں نے بس ماسٹر سے کہا تھا کہ اسے یہیں گولی مار دیتے ہیں۔ یکن بس ماسٹر سنجانے یہاں کے لوگوں کو کیوں ڈھیل دے رہا ہے سر۔ پہنچے ہی انہوں نے یہاں کے سب سے خطرناک آدمی پر قابو پانے کے باوجود اُسے چھوڑ دیا۔" — اعجاز نے کہا۔

"وہ ضروری تھا۔ مجھے ماسٹر نے تفصیلی روپرٹ دے دی ہے۔ یکن میں اس کی اس بات سے مطمئن نہیں ہوا کہ آخر ماسٹر نے یہاں

# Scanned & PDF COPY By RFI

اور کریٹل دبکر اس نے دبادہ نمبر ملانے شروع کر دیئے۔ اور ظاہر ہے یہ نمبر بھی عمران کے ہاتھے میں محفوظ ہو گئے۔

”یہ افراد ہاؤس“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”میں انجاز بول رہا ہو۔ بس سے بات کراؤ۔ اٹ اڈ ایم جنپی“

اججاز نے کہا۔

”باس موجود نہیں ہیں۔ جب بھی آئیں گے تم سے خود بات کر لیں گے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ انجاز نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب جب ماسٹر کا فون آئے تو اُسے بتا دینا کہ آفت بجان یہاں پہنچ پکا ہے۔ پھر وہ خود ہی مجہ سے رابطہ کرے گا۔“ عمران نے کہی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”جی۔ بہت بہت شکریہ۔“ انجاز نے سر ملانے ہوئے کہا۔ اور وہ بھی احتراماً کہی سے اٹھنے لگا۔

”مکلفات کی ضرورت نہیں ہے۔“ عمران نے خٹک لایج میں کہا۔ اور مٹکر تیز تیز قدم اٹھانا۔ سیر و فی در داڑے کی طرف بڑھ گی۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کارپائنس میلانہ کی پارکنگ سے نکل کر تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ کچھ آگے جا کر اس نے ایک پیکا بوجہ کے سامنے کار روکی۔ اور پھر نیچے اتر کر بوجہ میں داخل

اب کم از کم اس کے ذہن میں موجود یہ خلش ختم ہو گئی تھی۔

”اب مجھے فوری طور پر ماسٹر سے بات کرنی ہو گی۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔“ عمران نے سر ملانے ہوئے کہا۔

”سر۔ مجھے واضح طور پر تو معلوم نہیں۔ البتہ ایک طریقہ ہے شاید وہ مل جائیں۔ ایک منٹ۔“ انجاز نے کہا۔ اور جلدی سے پیز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کیا۔ اور پھر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں اس کی انگلی پر جبی ہوئیں۔ وہ یہ نمبر اپنے ہاتھ میں محفوظ کرتا جا رہا تھا۔

”یہ اٹاپ میں سیکنگ“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”ٹاپ میں۔ میں انجاز بول رہا ہو۔ بس ماسٹر کے متعلق معلوم ہے کہ اس وقت وہ کہاں ہوں گے۔ مجھے ان سے ایک ایم جنپی بات کرنی ہے۔“ انجاز نے قدرتے سکھانہ لہجے میں کہا۔

”باس ماسٹر۔ افراد ہاؤس میں ہیں جناب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں کچھ خاص آدمیوں کو ہلکٹ کر لوں۔ ایک اہم مشن میں ضرورت پڑنے والی ہے۔ انہوں نے اس مشن کی کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بعد میں بات کریں گے۔“ ٹاپ میں نے جواب دیا۔

”ہو ہنس۔ ٹھیک ہے۔ تھیک یو۔“ انجاز نے کہا۔

# Scanned & PDF COPY By RFI

بولا تھا۔

"سہ — یہ نمبر گولڈن بار کا ہے" — آپ سریٹ نے فوراً اسی جواب دیا۔

"او۔ کے — اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اٹ ازٹاپ سیکرٹ" — عمران نے سخت لہجے میں کہا۔  
"میں سمجھتا ہوں سہ۔ آپ بے نکر ہیں سہ" — آپ سریٹ نے فوراً اسی جواب دیا۔  
اور عمران نے گذشتہ کہہ کر کہیل دبادیا۔ اب اس نے جیب سے کے نکال کر ڈالے اور ایک شو کا نمبر لگھا دیا۔

"ایک شو" — دوسری طرف سے بیک زیر و کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ظاہر" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او۔ عمران صاحب۔ ابھی سہ سلطان کا فون آیا ہے۔  
دارالحکومت میں انتہائی خوف ناک دھماکے کئے گئے ہیں۔ ابھی گرین کمرش مارکیٹ میں دو دھماکے ہوتے ہیں۔ جن سے بے پناہ جانی نقصان ہوا ہے۔ سہ سلطان کہہ رہے تھے کہ صدی محملکت نے ان دھماکوں کا سراخ لکانے کے لئے کیس ایکٹو کو رویز کرنے کی سفارش کی ہے" — بیک زیر و نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سہ سلطان کو کہہ دیا کہ یہ وہ نکھلی کام سیکرٹ

ہو گیا۔ اس نے رسید را لٹھا کر انکو اپنی کے نمبر ڈائل کئے۔

"انکو اپنی پلیز" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آپ سریٹ کی آواز سنائی دی۔

"اسٹینٹ ڈائریکٹ انسٹیل جس" — عمران نے تکمیلہ لہجے میں کہا۔

"او۔ یہ سہ۔ حکم سہ" — دوسری طرف سے آپ سریٹ نے بوکھلا لئے ہوئے انداز میں کہا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو۔ اور اس کا تفصیلی پتہ بتاؤ" — عمران نے اُسی طرح تکمیلہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے الفڑھا دس دالا نمبر دہرا دیا۔ کیونکہ اس سے یقین تھا کہ الفڑھا دس کو ڈنام ہو گا۔

"ایک منٹ ہو لٹھ آن کیجیے سہ۔ میں بتاتا ہوں سہ" — دوسری طرف سے مودود باتہ لہجے میں کہا گیا۔

"سہ۔ یہ نمبر ڈاکٹر صدیقی کا ہے۔ ان کی رہائش گاہ کا پتہ جناب تھری تھری میں ایونیورسٹی کا رہا" — آپ سریٹ نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے درست پتہ بتایا ہے" — عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یہ سہ۔ میں نے اپھی طرح چیک کیا ہے" — آپ سریٹ نے مودود باتہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے — اب دوسری نمبر نوٹ کرو۔ اور اس کا پتہ بتاؤ" — عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے وہ نمبر بتا دیا جس پر کوئی ٹاپ میں

# Scanned & PDF COPY By RFI

چل سکا۔ میں نے نمبر ز کے ذریعے کھڑکیں کو بھی چک کرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن گرین کھڑکیں مارکیٹ کا تو میرے ذہن میں آئیں یا بھی نہ تھا۔ — بلیک زیر و نے جواب دیا۔

”اچھا۔ اب تم میری بات غور سے سن لو۔ پرانی بیانات میں انجاز کی مکمل نگرانی کرو۔ اس کا شیلی فون بھی چک ہونا چاہیے۔ میں ابھی اس سے مل کر آیا ہوں۔ اس کے ذریعے میں نے کچھ کلیو ڈھانچوں کو لئے ہیں۔ پہلے میرا پہلے دگر امام تھا کہ انجاز کا خاتمہ کر دوں گا لیکن اب میں نے سوچا ہے کہ انجاز شاید آئندہ بھی کام دے۔ اس لئے میں نے فی الحال اُسے پہنچا دیا ہے۔ لیکن اس کی مکمل نگرانی کی اشہد فردرت ہے۔ — عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی احکامات دے دیتا ہوں۔“  
بلیک زیر و نے جواب دیا۔ اور عمران نے ہاتھ پڑھا کر کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا۔ اور پھر کے ڈال کر دوبارہ ٹائیگر کے نمبر ڈائل کئے۔  
”یہ“ — رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول دے ہوں۔“ — عمران نے سخت بیجے میں کہا۔  
”یہ بس“ — ٹائیگر نے ہوڈ بانہ بیجے میں کہا۔

”ٹاپ میں کو جانتے ہو۔“ — عمران نے پوچھا۔  
”ٹاپ میں — اوه۔ یہ بس۔ گولڈن بار کے جیکی کو اکثر اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔“ — ٹائیگر نے فرداحی جواب دیا۔

سروس کی لائن کا نہیں ہے۔ اس لئے ہم باقاعدہ طور پر یہ کیس نہیں لے رہے۔ لیکن ہم پہلے ہی اس کیس پر کام کر رہے ہیں۔“  
عمران نے جواب دیا۔

”لیکن جناب اگر ہم باقاعدہ یہ کیس لے لیں تو کیا ہرج ہے۔ سرسلطان بے حد اصرار کر رہے تھے۔“ — بلیک زیر و نے کہا۔

”تم انہیں بتا دینا کہ باقاعدہ کیس لینے کی صورت میں مجرم ہو شیا رہو جائیں گے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ ان مجرموں نے یہاں بے حد دسیع جاں بیپلا رکھا ہے۔ اور اعظم کی مثال تو تمہارے سامنے ہے۔ ہمارے پاس باقاعدہ کیس آتے ہی انہیں علم ہو جائے گا۔ اور وہ اور زیادہ الیٹ ہو جائیں گے۔ اب جب کہ انہیں معلوم ہے کہ سکرٹ سروس اس کیس میں حرکت میں نہیں ہے۔ تو وہ سطمئن رہیں گے۔“ — عمران نے انتہائی سنبھیڈگی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سے۔ یہ سمجھ گیا ہوں۔“ میں سرسلطان سے بات کم کے انہیں سمجھا دیتا ہوں۔ — بلیک زیر و نے جواب دیا۔

”لیکن ان دھماکوں کا مطلب ہے کہ تم جیگر اور اس جابر کو کو رہنہیں کر سکے۔“ — عمران نے سخت بیجے میں کہا۔

”اوہ۔ یہ سے جیگر کو رکر لیا گیا تھا۔ لیکن اس نے رلتے میں ہی زہر میا کیسول چاکر نو دکشی کر لی۔ اس لئے جابر کا بیتہ نہیں

# Scanned & PDF COPY By RFI

ان سے مخاطب ہو کر اس طرح پوچھا جیسے عام راجہن جس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پڑھتے ہیں۔

"وہی دھماکے بے بنگالے اس ملک کا کیا ہو گا۔ یہاں تو نہ کمرشل مار کیتیں بھی ہیں اور نہ لوگوں کے گھر۔ ابھی تھوڑی دیر پڑھے یہاں کی ایک کوٹھی میں دھماکہ ہوا ہے۔ پوری کوٹھی تباہ ہو گئی ہے"

ایک آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔  
"کوٹھی میں دھماکہ کونسی کوٹھی میں" — عمران نے چونکہ کروچھا۔

"کسی ڈائٹریٹری کی کوٹھی تباہ ہے ہیں۔ ڈائٹریٹری صاحب تو ملک سے باہر ہیں ان کے ملازم وغیرہ رہتے ہیں اس کوٹھی میں" — دوسرے آدمی نے کہا۔ اور عمران نے سر بلدا دیا۔ اور وہ دنہاں کیفے میں داخل ہو گئے۔

عمران لے بے اختیار ہوئے پھیپھی لئے۔ اس کا مطلب تھا کہ ماسٹر بہت ہوشیار اور چالاک آدمی ہے۔ عمران کاہیں بیٹھا اور اس نے کار دا پس مونا۔ اب اُسے اعجاز کی بھی فکر لگ گئی تھی۔ اس نے کافی آگے چاکہ ایک بار پھر کار ایک پیک بوکہ کے سامنے روکی اور نیچے آئ کہ اس نے انکو اتری آپریٹر سے پہنس پلازہ میں اعجاز انٹری پاٹھو کے فون نمبر معلوم کئے۔ یمنہ بزر پلازہ کی میں ایکس چنج کے ساتھ مفتاک تھے۔ عمران نے ایکس چنج کے نمبر ڈائل کئے اور دنہاں سے آپریٹر کے بولتے ہی اس نے اعجاز انٹری پاٹھو کے ملک اعجاز سے بات کرنے

"گدھ — تم نے ٹاپ میں کی مکمل نگرانی کرنی ہے مجرموں نے اس کے ذریعے کوئی اہم کام لینا ہے۔ اُسے آدمی ٹکٹ کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ تم نے اس کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ اُسے بالکل پتا نہ چلے۔ اور اصل مشہدی سامنے آ جائے کہ مجرم اس سے کیا کام لینا چاہتے ہیں" — عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔  
"یہ بارس میں کروں گا" — ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے اد۔ کے کہہ کر رسیور کھا اور پھر بوقتہ سے نکل کر کار میں بیٹھا۔ اور دوسرے لمحے کا رتیزی سے گارڈن ہاؤسنگ کی طرف بڑھ گئی۔ گارڈن ہاؤسنگ شہر کے شمالی حصے میں ایک نئی کاؤنٹری چونکہ عمران اس وقت اس سے خاصے فاصلے پر تھا۔ اس لئے گارڈن ہاؤسنگ کے ایمی یے میں داخل ہونے تک اُس سے طویل چکر کاٹ کر جانا پڑا۔ لیکن جیسے ہی دہ گارڈن ہاؤسنگ میں داخل ہوا۔ دہاں پولیس کی گاڑیوں اور ایمبویس کاروں کو حرکت میں دیکھ کر وہ چونکہ پڑا۔ عمران نے کار ایک کیفے کے سامنے روک دی۔ کیونکہ آگے پولیس نے ناکہ بندھی کر کھیتھی۔ عمران کار سے نیچے اترا۔ تو اُسی لمحے دا فراد آپس میں باتیں کرتے ہوتے کہفے میں داخل ہونے کے لئے اس کے قریب سے گردتے ہیں۔

"جناب۔ یہ پولیس یہاں کیوں موجود ہے" — عمران نے

عمران سیووریٹیز ایک جنگل بیویٹر ہائٹس

# المرط کمپ

(حصہ دوم)

صفت۔ مظہر گھیر ایم۔ اے

- جب شیطان صفت مارٹا پہ خوفناک میں کامیاب ہو گیا تو پھر۔؟
- کیا ماسٹر المرٹ کمپ تباہ کر کے پاکیٹیا کے لاکھوں کروڑوں افساد کو موت کے گھاٹ آثار دینے میں کامیاب ہو گیا۔؟
- کیا اس بار عمران اور پاکیٹیا سیکرٹ سروس، پاکیٹیا کو اس خوفناک تباہی سے بچانے میں ناکام رہے یا۔؟
- وہ لمجھ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظرؤں کے سامنے دار الحکومت تباہ ہو رہا تھا۔ ہزاروں افراد کے ہمبوں کے پہنچے آزار ہے تھے۔ سینکڑوں بڑی بڑی بلندگیں ریست کے ڈیپروں میں تبدیل ہوتی جا رہی ہیں۔
- کیا عمران بے لبی سے اس تباہی کو صفت دیکھتا ہی رہ گیا یا۔؟
- کیا ماسٹر کے مقابلے میں عمران بکمل اور پر شکست کھا گیا یا۔؟
- میزائلوں کے خوفناک دھماکوں میں ڈوبی ہوتی اتنی چیزوں۔ پھر کتنے اور کتنے ہوتے لالعدا انسانی اعضاء۔ سیکیوں اور کراہوں میں ڈوبی ہوتی ایک ایسی کہانی جس کا ہر لفظ آپ کے ذہن پر امنت لقوش چھوڑ جاتے گا۔

## یوسف برادر پاک گیٹ ملٹان

کی خواہش ظاہر کی۔  
 ”اوہ جناب وہ تو ابھی چند منٹ پہلے ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کے دفتر میں بھم کا دھماکہ ہوا ہے۔ خاصاً جانی نقضان ہوا ہے۔“  
 دوسری طرف سے گمراہتے ہوتے ہجھے میں کہا گیا۔  
 ”اوہ۔ کب کی بات ہے۔“ — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ابھی پانچ چھنٹ منٹ پہلے جناب۔ اب پولیس والے کارروائی کر رہی ہے۔ آپ کوں صاحب ہیں اور کہاں سے بول رہے ہیں۔ آپ پیڑنے پوکا کر پوچھا۔

”میں گریٹ لیٹھ سے بول رہا ہوں۔“ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور بوٹھ سے باہر آگیا۔ ماسٹر اس کی توقع سے بھی کہیں زیادہ تیز ثابت ہو رہا تھا۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے ہر وہ آتمار مٹا تا جارہا تھا۔ جس سے اس کے متعلق کوئی کلمہ ملتا تھا۔ اور اب اُس سے یقین تھا کہ گولڈن بار کا جکی ہی ٹائیکر کو زندہ نہ ملے گا۔ پناپنے اس نے کار دا پس دانش منزل کی طرف موڑ دی۔ وہ اب الہیمناں سے بیٹھ کر اس ماسٹر کو بلتے باہر مکانے کی کوئی جامع منصوبہ بندی کرنا چاہتا تھا۔

## ختم شد